



پنجاب صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس منعقدہ دو شنبہ مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۸۸ء

صفحہ نمبر	متم درجیات	نمبر شمار
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	(۱)
۶	وقفہ سوالات - مجیدہ فہرت میں درج نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -	(۲)
۸۳	رضعت کی ذمہ داریاں -	(۳)
۸۴	تھارک التواغ -	(۴)
	(ان منجانب ملک شہر یوسف اچکنہ می - کوڑے میں بجلی کی تاریگد نے سے ایک ریلوے کے کی ہلاکت - (روایت کی گئی)	
	(ان شہر کی بارونقشا ہراہ پڑاٹھ مارکیٹ میں بم کے دھماکے سے دو افراد کی ہلاکت (منجانب تھارک التواغ)	
۹۶	خوراک و ذراعت اور لائبریری مجلسی قائمہ ہوائے ہاؤس کمیٹی کی تشکیل	(۵)
۹۶	سر فیصل احمد یار چاک پشیا کردہ تھارک التواغ پر بحث -	(۶)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

گیارواں اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بدھ دو شنبہ مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۷۲ء
بوقت گیارہ بجے صبح زیر صدارت جناب محمد سوری خانے کا کراؤ
اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

ان

مولانا عبد المتین اخوندزادہ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسُ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِّينَ وَالْحِسَابَ ۗ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ أَلْبَعُونَ ۗ إِنَّ فِي خَلْقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ آيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ -
صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ ۗ

ترجمہ ، ارشاد باری تعالیٰ ہے سورج اور اس کی حملہ ت اور ذرات چاند جو اس کے بعد ضیاء گزرتا ہے روز
روشنی جو رات کی تاریکی کا پردہ چاک کر دیتا ہے۔ رات حرمت جو ان کی روشنی کو جکالتی ہے۔ آسمان اور اس کا عجیب و
غریب بناوٹ زمین اور اس کا حیرت انگیز پھیلاؤ ان سب کے بعد روح انسانی جس میں اس کے بنانے والے نے
موزوں فطرت رکھی اس پر نیز شرکی رسوم کو کھول دیا ہے لپٹا کامیاب وہ ہے جس نے اپنی فطرت کو باز رکھا اور نامراد وہ
ہے جس نے اس کو ضائع کر دیا قرآنی مجید کی آیات میں مقصد زندگی کو سمجھنے کے لئے عجائبات کائنات پر غور کرنے
کی دعوت دی گئی ہے تاکہ اس طرح سے انسان اپنی زندگی کو یا مقصد اور متوازن بنائے۔
وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاءُ

وقفہ سوالات

مسٹر اسپیکر: - اب وقفہ سوالات ہے پچاسواں سوال ملک محمد یوسف اچکزئی صاحب کا ہے۔ وہ اپنا سوال دریافت فرمائیں۔

س۔ ۲۰۔ ملک محمد یوسف اچکزئی:

کیا وزیر اطلاعات و نشریات اندازہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

کیا یہ درست ہے کہ سونہ ۸۷-۹-۱۹۸۷ کو گلستان میں وزیر اعلیٰ کی صدارت میں منعقد ہونے والے جلسہ کا تفصیلی کوریج پی۔ ٹی۔ وی نہ کر ٹی وی نے نشر نہیں کیا اسکی وجوہات کیا ہیں؟

میر عبد الباقی جمالی۔ وزیر اطلاعات و نشریات۔

پاکستان ٹیلی ویژن کا۔ پریزنٹ کاتعلق وفاقی حکومت سے ہے اور کورٹ سنٹر کو حکومت کی پالیسی سے متعلق جملہ ہدایات وفاقی حکومت سے موصول ہوتی ہیں تاہم صوبائی حکومت کی طرف سے بھی وقتاً فوقتاً مناسب کارروائی کے لیے ہدایات جالی کی جاتی ہیں۔ سوال مذکورہ کے بارے میں مرکزی حکومت کی جانب سے موصول شدہ جواب درج ذیل ہے۔

یہ کہنا نہیں کہ پاکستان ٹیلی ویژن نے جناب وزیر اعلیٰ بلوچستان کے مذکورہ جلسہ کو مناسب تشہیر نہیں کی۔

اگر اس مسئلہ کو فنی لفظ نظر سے دیکھا جائے تو اس کے دو پہلو واضح طور پر توجہ طلب ہیں۔

۱۔ خبر کو نشر کرتے وقت اس کے فنی پہلو یعنی اس کے اختصار اور جامعیت کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو خبر موثر نہیں ہو سکتی۔

۲۔ ٹیلی ویژن پر خبروں کا بیٹن ایک محدود و زمانہ پر مشتمل ہے اس میں مختلف خبریں اپنی اہمیت اور افادیت کے اعتبار سے شامل کی جاتی ہیں اس مقررہ دائرہ میں کوئی بھی واقعہ اپنی تمام تفصیلات کے ساتھ شامل نہیں کیا جاسکتا۔

اب رہا سوال جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کے مذکورہ جلسہ کا تشہیر کا تو پاکستان ٹیلی ویژن کے کوئٹہ منظر نے خبروں کے مقامی بیٹن میں تقریباً ایک منٹ کی فلم دیکھا جس میں وزیر اعلیٰ کے علاوہ ممبر صوبائی اسمبلی ملک محمد یوسف اچکزئی، صوبائی اسمبلی کے اسپیکر ملک سرور خان، کانگریس اور صوبائی وزیر آبپاشی سردار یعقوب نامرہ بھی مقررین میں شامل تھے۔

اسی رات قومی نشریاتی رابطہ پر خبر نامرہ میں بھی جناب وزیر اعلیٰ کے جلسہ کی فلم بھی دکھائی گئی۔ اب اگر مندرجہ بالا حقائق کو دیکھا جائے تو پاکستان ٹیلی ویژن کے کوئٹہ سنٹر نے اپنی خبروں کے بیٹن میں جناب وزیر اعلیٰ کے جلسہ کی خبر اسکی تمام تر ضروری تفصیلات کے ساتھ جامع طور پر نشر کی پھر اس جلسہ کی فلم پورے قومی نشریاتی رابطہ پر خبر نامرہ میں نشر ہوئی۔ ہمارے نزدیک جناب وزیر اعلیٰ کے جلسہ کا تشہیر نہایت مناسب اور اپنی تمام فنی لوازمات کے ساتھ لگی۔

اگر معزز رکن کی مراد مناسب تشہیر سے یہ ہے کہ اس جلسہ کو اپنی تمام تر تفصیلات و جزویات کے ساتھ پورے نشر کیا جائے تو ایسا کرنا پاکستان ٹیلی ویژن کے لیے ممکن نہیں ہیں۔

یہ تو ہوا مرکزی ذرائع، اطلاعات و نشریات کی طرف سے جواب تام اگر اس سلسلے میں صوبائی اسمبلی یہ محسوس کرتی ہے کہ جواب تسلی بخش نہیں ہے تو قائد ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب کے توسط سے مرکزی حکومت کو راکین اسمبلی کے تاثرات سے آگاہ کیا جاسکتا ہے۔

ملک محمد یوسف اچکزئی ۱۔ (ضمنی سوال) جناب والا! میں آپ کے توسط سے ضمنی سوال

کرتا ہوں میں ٹی وی نشریات کے بارے میں یہ نہیں کہتا کہ ساری کوریج میری شائع ہو جائے بلکہ اسکے

برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ دوسرے صوبوں میں عوامی نمائندوں کی زیادہ کوئی کمی نہیں ہے۔ جناب والا! دوسرے صوبوں میں تو چیرمین ڈسٹرکٹ کونسل تک بھی کوئی کمی نہیں آتی ہے۔ لیکن یہاں تو ہمارے ایم پی اے کی کوئی کمی نہیں دیتے ہیں جب ہم ان سے رابطہ قائم کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ یہ مرکزی حکومت کا محکمہ ہے جبکہ پاکستان تو ایک ہے کوئی معاملہ چلے گا صوبائی ہو یا سنٹر کا ملک تو ایک ہے۔ دوسری طرف دیکھیں جب یہاں ہنگامہ ہو جاتا ہے تو ذمہ داری صوبائی حکومت کی کہلاتی ہے۔ اور جب کوئی کمی کی بات ہوتی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ سنٹر کا معاملہ ہے میں نے اپنے سوال میں اٹھائیس ستمبر ۱۹۸۶ء کا ذکر کیا ہوا ہے اس سلسلے میں میں جناب وزیر اعلیٰ اور محمد سرور خان کاکڑ اسپیکر شامل تھے خبروں میں اس کی کوئی کمی نہیں ہوئی ہے اگر ہوئی ہے تو میرے سارے سوالات غلط ہونگے یہ جواب صحیح نہیں دیا گیا ہے غلط ہے یہاں پرٹی وٹل میں جو افسران ہیں ان کا ہمارے ساتھ کوئی رابطہ اور دلچسپی نہیں ہے لہذا میری تجویز ہے کہ بلوچستان میں ٹی وی کے محکمے میں بلوچستان کے لوگوں کو رکھا جائے تاکہ وہ ان سے یعنی بلوچستان کے عوام سے بھی رابطہ رکھ سکیں۔

وزیر اطلاعات و نشریات :-

جناب والا! یہ بات تو ٹھیک ہے جانتک امن و امان کا تعلق ہے وہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے ہم سے جتنا بھی ہو سکا ہم ٹی وی والوں کو کہیں گے کہ ہمارے عوامی نمائندوں کی زیادہ کمی ہے۔ دیکھئے اور جیسا کہ معزز ممبر فرمایا ہے میں کہ دوسرے صوبوں میں چیرمین بھی کوئی کمی نہیں آتی ہے ان کو ہم اپنی طرف سے کہیں گے کہ سب کو ٹی وی کوئی کمی نہیں ہے۔ انہوں نے اٹھائیس ستمبر ۱۹۸۶ء کے جلسے کی کوریج کا ذکر کیا ہے میرے ساتھ معزز رکن چلیں ہم ان کا ریکارڈ دیکھ لیتے ہیں کہ آیا انہوں نے پروگرام دیا ہے یا نہیں دیا پھر اسکے بعد کچھ کیا جائے گا۔

میر عبد الکریم نوشیروانی :- (ضمنی سوال) جناب والا! کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ جو

پروگرام ایم پی اے فنڈز کی اسکیموں کے ٹی ڈی پروگرام قدم بقدم نشر ہمدے ہیں انہیں ایک ترمیم کی بجائے وقفہ
دو تہے دو یا تین ماہ بعد دکھایا جائے۔ میرے خیال میں یہ زیادہ بہتر ہوگا۔

وزیر اطلاعات و نشریات :- جناب والا! ٹی ڈی نشریات کا نام صرف ادارہ ہے اس

میں خبریں اور دیگر اہم پروگرام ہوتے ہیں۔ اس فہرست میں آپ دیکھیں کہ انہوں نے ایک پروگرام یکم جون ۱۹۸۷ء
دو ستر اسی تالیق ۱۹۸۷ء کو دکھایا اور اب یہ مسلسل دکھائے جا رہے ہیں۔ اس میں ایم پی اے حضرات کی اسکیمات اور
حکومت کے ترقیاتی پروگرام بھی ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر پروگرام بھی مرکزی حکومت طرف سے دکھائے جاسکتے ہیں
ہم یہ کوشش کریں گے کہ خازن زیادہ دکھائیں۔

میر عبد الکریم نوشیروانی :- جناب والا! میں تو جنرل بات کی تھی خازن کے لئے

تو نہیں کہا تھا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ پاکستان کے عوام کو علم ہو کہ بلوچستان اور پاکستان میں کیا ترقیاتی کام
کیئے جا رہے ہیں۔ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایم پی اے حضرات کو جو ترقیاتی فنڈز دیئے جا رہے ہیں کہ وہ شہرت
ہے۔

مسٹر اسپیکر :- ٹی ڈی پر خازن کو دکھانے کا زیادہ موقع دیا جائے۔

میر عبد الکریم نوشیروانی :- (رضمنی سوال) جناب والا! جب ہم عوامی دورے

کرتے ہیں اس میں جلسے بھی ہوتے ہیں ٹی ڈی امیری ایک بھلک دکھاتے ہیں اگر اسے ایک یا دو منٹ دکھائیں
تو اس میں کیا حرج ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایم پی اے حضرات کو ایک یا دو منٹ دکھاسکتے ہیں۔

وزیر اطلاعات و نشریات :- جناب والا! میں سفارت کے ساتھ کہوں گا کہ آپ کو ٹی وی پر لانا ہمارے لئے بڑا مشکل ہے۔ کیونکہ آپ ایسی زبردست تقریر کرتے ہیں ایک تو اسپیکر پھٹے گا دوسرا ہے دوسرا ٹی وی فوکس کم ہو جاتا ہے یہ آپ کے رعب سے۔

میر عبد الکریم نوشیروانی :- جناب والا! میرے منہ سے آئی زوردار آواز نہیں نکلتی جس سے اسپیکر پھٹ جائے۔ اگر اسپیکر پھٹ بھی جائے تو آپ دوسرا خرید سکتے ہیں آپ کے پاس کافی فنڈز موجود ہیں۔

وزیر اطلاعات و نشریات :- حاضر جناب! جیسے آپ فرما رہے ہیں۔

ملک محمد یوسف اچکزئی :- جناب اسپیکر قدم بہ قدم ایک اچھا پروگرام ہے۔ چونکہ یہ صوبائی پروگرام ہے آپ اس کا وقت بڑھائیں۔ یہ ہو بھی سکتا ہے کہ یہ ترقیاتی پروگراموں کو مرکزی لیول پر رکھائے جائیں۔ کیونکہ یہ صوبہ کے ترقیاتی پروگرام ہیں لہذا ان کا وقت بڑھایا جائے۔ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ قدم بہ قدم کے جو پروڈیوسر اور دیگر افسران ہیں انہیں آپ ہدایت کریں کہ صوبہ بلوچستان کے دور دراز کے علاقوں میں بھی جایا کریں۔ تاکہ وہاں کے لوگوں کی مشکلات بھی ہمارے سامنے آئی چائیں۔

وزیر اطلاعات و نشریات :- جناب والا! میں یہ کہوں گا کہ آپ کی سنجیدہ نہایت عمدہ ہے اس کے لئے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ ہمارے ساتھ ایک ٹینگ کریں ہمیں اپنی تجاویز سے نوازیں۔ ہم اپنی طرف سے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں گے کہ آپ کی خدمت کریں۔

مسٹر اسپیکر - بلوچستان میں دو ہی تو ہمارے صاحبان ہیں ایک نوشیروانی صاحب اور دوسرے یوسف اچکزئی صاحب یہ دونوں اچھے ہیں اور انہیں دکھانا بھی ضروری ہے۔

مسٹر اسپیکر - اچھا سوال بھی ملک محمد یوسف اچکزئی صاحب کا ہے۔

ب. ۲۱۰۔ ملک محمد یوسف اچکزئی۔

کیا وزیر کھیل و ثقافت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پی۔ ٹی۔ وی کوئٹہ سے ایک پروگرام قدم بہ قدم نشر کیا جا رہا ہے۔
 (ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ پروگرام میں اب تک کن کن علاقوں کے ترقیاتی کاموں کو دکھایا گیا ہے تفصیل دیجائے۔

وزیر اطلاعات و نشریات۔

- ۱۔ یہ درست ہے کہ پی۔ ٹی۔ وی کوئٹہ سے ایک پروگرام قدم بہ قدم نشر کیا جا رہا ہے۔
 ۲۔ مذکورہ پروگرام میں اب تک جن علاقوں کے ترقیاتی کاموں کو جن تاریخوں میں دکھایا جا رہا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ پشین کو۔ ۸۷-۷-۶

۲۔ مسترنگ کو۔ ۸۷-۷-۱۳

۳۔ نوشکی کو۔ ۸۷-۸-۳

۴۔ قلات کو۔ ۸۷-۸-۱۰

۵۔ مچھ کو۔ ۸۷-۸-۲۳

۶۔ مستونگ کو۔ ۸۷-۸-۱۳

۷۔ زیارت کو۔ ۸۷-۹-۳

۸۔ خاران کو۔ ۸۷-۹-۱۴

۹۔ خضدار کو۔ ۸۷-۹-۲۱

۱۰۔ دکی کو۔ ۸۷-۹-۲۸

۱۱۔ ڈھاڈر کو۔ ۸۷-۱۰-۸

۱۲۔ قلات کو۔ ۸۷-۱۰-۱۵

۱۳۔ مسلم باغ کو۔ ۸۷-۱۰-۸

۱۴۔ اوتھل کو۔ ۸۷-۱۱-۱۳

۱۵۔ بیلکر۔ ۸۷-۱۱-۱۹ کی تاریخوں میں دکھایا گیا تھا ان علاقوں میں جن ترقیاتی کاموں کو دکھایا گیا ہے ان کی تفصیل یوں ہے۔

۱۔ شعبہ تعلیم۔

ان علاقوں کی رپورٹوں میں جن ترقیاتی کاموں کو دیکھا یا جا رہا ہے۔ ان تعلیمی سیکٹرز نئی روشنی سے سکول۔ فنی تربیتی مراکز۔ مدرسہ جات اور تعلیم نسواں وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔

۲۔ پینے کا پانی۔

ایریگیشن اور ندراعت کے شعبے میں ایم پی اے ایم۔ این۔ اے اور سینٹروں کی سکیموں کو دکھایا گیا۔

بلوچستان کے دیہی علاقوں طبی سہولتوں کے سلسلے میں بنیاد کی طبی یونٹوں اور دیہی طبی مراکز ڈسپنسریوں اور دوسری طبی سہولتوں کو دکھایا گیا۔

۳۔ شعبہ مواصلات۔

سڑکوں، پلوں مواصلات اور گلیوں کی ترقیاتی سکیموں کو دکھایا گیا بجلی کی ترسیل دیہی علاقوں میں روشنی مہیا کرنے اور زراعتی کاموں کو دکھایا گیا۔

۴۔ پانچ نکاتی پروگرام۔

پانچ نکاتی پروگرام کے تحت سات مراکز سکیم کے شعبہ میں سکیم کے نفاذ کو صوبے کے دور دراز علاقوں میں دکھایا گیا جس کے ذریعے پانچ ہزار ۵۰۰۰ افراد کو کم ترقی والے علاقوں میں سہولتیں مہیا کرتے ہوئے دکھایا گیا۔

۵۔ بے روزگاری۔

بے روزگاری کے سلسلے صوبے کے بے روزگار افراد کو روزگار کے مواقع فراہم ہوتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

۶۔ میر عبدالکریم نوشیروانی۔

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ صوبہ بلوچستان کے زمینداروں کے ذمہ تقاویٰ/مالیہ کے کل کتنے رقم کتنے عرصے سے واجب الادا ہے نیز ان زمینداروں سے وصول کی گئی تقاویٰ/مالیہ کی تحصیل/ضلع دار تفصیل بھی دیجائے

تفصیل قرضہ جات تقاوی

<u>نمبر شمار</u>	<u>نام ضلع</u>	<u>کل مطالبہ تقاوی رالیہ</u>	<u>بقایا رقم واجب الادا</u>	<u>کل وصولی</u>
۱۔ کوئٹہ ڈویژن۔				
۱۔	ضلع کوئٹہ	۲۶۲۷۱۹۸-۹۰	۲۱۷۳۶۸۹-۳۳	۳۵۳,۳۰۹-۵۶
۲۔	ضلع پشین	۲۸۷۲۴۵۸۸۵-۹۳	۲۷۷۹۲,۰۳۸-۴۱	۳۲,۸۲۷-۵۳
۳۔	ضلع چاغی	۱۹,۹۵,۶۹۲-۱۷	۱۹,۸۵,۶۳۵-۱۷	۱۰,۰۵۷-۰۰
	ٹوٹل :	۹۳,۲۸۱,۳۷۷-۰۱	۸۹,۰۵۱,۳۶۲-۹۲	۳۰۹,۱۱۳-۰۹

۲۔ قلات ڈویژن۔

۱۔	ضلع خضدار	۱۸,۳۲,۱۹۸-۷۹	۱۷,۱۶۳,۴۷۷-۹۰	۱,۷۸,۰۷۲-۸۹
۲۔	ضلع قلات	۳۶۵,۳۱,۸۹۳-۸۳	۳۵۱,۳۱,۲۶۷-۷۳	۸۳,۱۳۷-۱۱
۳۔	ضلع خاران	۷,۵۸,۷۶۵-۵۹	۳,۱۵,۵۱,۶۶۱-۷۸	۳,۱۰,۳۱۱-۰۳
۴۔	ضلع لس بیلہ	۵,۲۱,۷۲۵-۳۳	—	۵,۲۱,۷۲۵-۳۳
	ٹوٹل -	۷۷,۲۷,۷۰۲-۵۵	۶۵,۰۲,۰۶۷-۴۱	۱۱,۸۶,۹۹۷-۱۳

۳۔ سبئی ڈوٹیشن۔

۵۱۷۴۰۲۳۳-۲۵	۲۰۰۸۰۶۲۹-۲۸	۷۱۸۲۱۸۶۲-۷۳	۱۔ ڈیرہ جگٹی اکیسی
—	۱۵۱۰۰۱۹۷۲-۴۰	۱۵۱۰۰۱۹۷۲-۴۰	۲۔ کربلا اکیسی
۶۱۶۲۹-۷۳	۲۰۰۲۸۱۵۱۰-۴۳	۲۰۰۳۵۱۱۲۱-۰۴	۳۔ ضلع سبئی
۵۸۸-۲۰	۵۷-۸۵۱-۲۹	۵۸۰۲۳۵-۸۹	۴۔ ضلع زیارت
۳,۷۹,۶۹۴-۷۰	۲۰۰۰۷۱۹-۵۸	۲۳,۸۰۰۲۱۶-۲۸	ٹوٹل -

۴۔ مکران ڈوٹیشن۔

۲۹۱۹۷۲-۷۰	۱۱۹۲۱۳۷۸-۲۱	۲۰۲۲۶۲۵۱-۲۱	۱۔ ضلع پنجگور
۲۰۹۵۲-۱۰	۳۱۲۰۱۹۰۹-۱۳	۳۰۲۵۵۸۶۱-۳۳	۲۔ ضلع تربت
۲۲۰۵۲۲-۳۰	۱۵۱۶۹۱-۴۰	۲۰۶۲۱۲-۹۰	۳۔ ضلع گوادر
۹۵۰۲۲۹-۱۰	۵۱۲۱۹۷۵,۵۲	۶۱۱۰۰۲۲۷,۶۲	ٹوٹل -

۵۔ نصیر آباد ڈوٹیشن۔

—	۲۷۱۸۱۶۶۷-۶۵	۲۷۱۸۱۶۶۷-۶۵	۱۔ ضلع نصیر آباد
—	۲۲۱۵۲۱۱۱۰-۵۷	۲۲۱۵۲۱۱۱۰-۵۷	۲۔ ضلع تمبو
—	۵۸۱۳۲۱۱۸۲-۲۷	۵۸۱۳۲۱۱۸۲-۲۷	۳۔ ضلع کچی
—	۱۱۲۸۱۶۵۰۹۶۲-۶۹	۱۱۲۸۱۶۵۰۹۶۲-۶۹	ٹوٹل -

۶۔ ژوب ڈوٹرن۔

—	۲۶۱۹۳۱۵۱۰-۲۶	۲۶۱۹۳۱۵۱۰-۲۶	۱۔ ضلع لورائی
۲۵۱۲۰۱۰۳۹-۳۲	۵۹۱۲۰۱۰۶۲۲۵	۸۱۵۰۱۱۲۳-۵۷	۲۔ ضلع ژوب
۲۵۰۲۰۰۰۳۹-۳۲	۱۰۳۱۲۳۱۵۸۲۷۱	۱۱۲۸۱۲۳۱۵۸۲۷۱-۳	سب ڈوٹل۔
۲۶۱۶۹۰۳۹-۲۵	۲۱۳۱۰۹۸۱۲۱۵-۸۵	۲۱۶۸۱۶۷۱۵۲۲-۲۰	کل ڈوٹل =

میر عبد الکریم نوشیروانی :- (ضمنی سوال) جناب والا! اول تو یہ کہ وزیر میر سرف صاحب

نے میرے سوال نمبر ۷ کا جواب درست نہیں دیا۔ میں نے سوال کیا ہے کہ کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے۔ کہ صوبہ پنجستان میں زمینداروں کے ذمہ تقاضا مالہ کل کتنے عرصے سے واجب الادا ہے زمینداروں کے ذمہ کتنی رقم ہے مجھے لسٹ فراہم کریں۔ اس میں زمینداروں کو یہ بھی لکھنا ہے کہ آپ نے مجھے ضلع دار تفصیل دی ہے مجھے زمینداروں کی لسٹ فراہم کیجائے۔ لیکن کن کے ذمہ کتنی رقم واجب الادا ہے۔

وزیر مال :- جناب والا! آپ مہربانی فرما کر میرے دفتر میں تشریف لائیں میں پورا دفتر آپ کے سامنے رکھ دوں گا۔

مسٹر اسپیکر :- آپ تشریف رکھیں میں نوشیروانی صاحب سے یہ کہوں گا کہ اگر وہ اپنے ضلع کے متعلق لسٹ مانگنا چاہیں تو اس کیلئے وہ اگلے سیشن میں سوال کریں۔ اس طرح اگر آپ پورے پنجستان کے بارے میں تفصیل معلوم کریں گے تو یہ الف لیلیٰ کی داستان بن جائے گی۔ میں یہ کہوں گا کہ آپ اپنے ضلع کے بارے میں سوال کریں۔

میر عبد الکریم نوشیروانی :- جناب والا! مجھے اس سوال کا جواب صحیح نہیں ملا۔ اگر مجھے ضلع کا سوال کرنا ہوتا تو میں بھی اپنے ضلع کے زمینداروں کی لسٹ مانگتا کہ کن پر کتنی رقم واجب الادا ہے۔

وزیر مال :- جناب والا! یہ لسٹ ضلع اراوڑ ڈویژن کی ہے۔ اس میں تقاوی لینے والے زمیندار ہیں۔

میر عبد الکریم نوشیروانی :- جناب والا! سوال کا جواب دیکھیں کیا وہ ڈویژن دار یا ڈسٹرکٹ دار ہے۔؟

مسٹر اسپیکر :- میں یہ کہوں گا کہ آپ اسمبلی کے قواعد و انضباط کا رپڑھیں۔ اگر آپ اس طرح کے سوال کرتے رہے تو پھر اس قسم کے سوالوں کو اسمبلی میں پیش کرنے کی اجازت نہیں دوں گا۔ اب تک تو میں یہ رعایت ممبران کو دیتا رہا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ ہمارے ممبران کو کچھ تجربہ ہو جائے مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ تمام سو بے کی کتابیں آپکے سامنے رکھی جائیں۔ آپ کا جو مقصد ہو اس سے متعلق آپ سوال کریں تاکہ آپ کے لیے وہی اعداد و شمار جمع کئے جائیں

میر عبد الکریم نوشیروانی :- جناب والا! ہم ممبر ہیں یہی حق حاصل ہے اگر ہم پورے سو بے کے متعلق سوال پوچھنا چاہیں تو پوچھ سکتے ہیں۔ یہ کوئی جرم تو نہیں ہے۔

مسٹر اسپیکر:- اسپیکر کہ یہ اختیار حاصل کہ وہ پرے سے صوبے کے متعلق معلومات فراہم کرنے کی اجازت دیتا ہے یا نہیں۔ اب تک تو میں نے یہ اجازت دی ہے۔ گویا یہ ضروری نہیں ہے کہ تمام صوبے کے زمینداروں کی لسٹ آپ کے سامنے ہو اس سے آپ کو کیا فائدہ ہے۔؟

میر عبدالکریم نوشیروانی:- جناب والا! میں صوبے سے متعلق نہیں پوچھنا چاہتا مگر میرے حلقہ کے متعلق تو مجھے بتائیں کہ کن کن پر تقاضا کی بقایا ہے۔

مسٹر اسپیکر:- آپ خاران کے متعلق فریض سوال کریں۔ تو آپ کو جواب دے دیا جائے گا۔ اور کوئی ضمنی سوال۔؟

حاجی ظریف خان مندوخیل:- (ضمنی سوال) میں اسپیکر صاحب کی اجازت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ قحط زدہ کن علاقوں کو قرار دیا گیا ہے ان میں بعض علاقے قحط زدہ ہیں بعض آفت زدہ ان دونوں میں کیا فرق ہے؟

مسٹر اسپیکر:- آپ فریض سوال کریں۔ یہ سوال آپ کو اس وقت کرنا چاہیے تھا۔

حاجی ظریف خان مندوخیل:- جناب والا! مجھے اس وقت پتہ نہیں تھا اور میں کراچی میں تھا۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی :- جناب والا! کیا باقی ضلعوں کے بارے میں ڈپٹی کمشنر نے اپنی تجویز نہیں دی۔ کیا آپ نے اسلئے نہیں کہا یا وہاں پر بارشیں بہت زیادہ ہوئی ہیں۔ جب کہ ٹرڈوب میں تین چار سال سے بارش نہیں ہوئی ہے۔؟

وزیر مال :- جناب والا! یہ جو علاقے آفت زدہ قرار دیئے گئے تھے انہیں پانچ یا بیس لاکھ روپے دیئے گئے ہیں۔ اور باقی ضلعوں کو دو دو لاکھ روپے دیئے گئے ہیں۔ یہ بات سچی ہے کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کی رپورٹوں سے اگر آپ ذاتی طورہ نہ دیکھیں تو اس میں میل قصور ہے، ہی نہیں۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی :- (رضنی سوال) جناب والا! یہ اضلاع کب سے آفت زدہ ہوئے ہیں؟ کیا آئندہ سال آپ دوسرے ضلعوں کو بھی موقع دیں گے۔ یعنی یہ چھ ضلعے جو اپنے آفت زدہ قرار دیئے ہیں یہ کتنے سال کے لئے آفت زدہ ہیں۔

وزیر مال :- جناب والا! یہ ایک سال کے لئے آفت زدہ قرار دیئے جاتے ہیں۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی :- اس سال ٹرڈوب کے لیے کوئی تجویز ہے؟

وزیر مال :- آپ ہیں بھوایں۔

حاجی عید محمد خان نوتین زئی :- جناب والا! اپنے ان چھ ضلعوں کو آفت زدہ قرار

دیا ہے چاغی میں چھ سات سال سے بارشیں نہیں ہوئی ہیں کیا وہ علاقے کو آبی پانی سے محروم ہے علاقے کے لوگ پانی کافی ڈرام ساٹھ روپے خرید رہے ہیں یہ علاقہ کتنا بڑا ہے اس علاقے میں پانی موجود ہے وہ علاقہ آفت زدہ ہے۔ یہ حق ہمارا ہے کہ ہم اس علاقے کو آبی پانی سے محروم نہ رکھیں۔

وزیر مال - جناب والا! یہ بات ٹھیک ہے۔ واقعہ خٹک سے ملے ہوئے پورے کمنشنر سے

منگوائیں گے ہم آپ کی خدمت کیوں نہ کریں جو آپ کا حق بنتا ہے۔ میں آج ہی بارشوں کی خبر آپ کو بتا رہا ہوں۔ جہاں جہاں ایسے حالات ہیں اس کی رپورٹیں ہمیں بھیجیں۔

حاجی ظریف خان مندوخیل - جناب وزیر مال

کر رہا تھا۔ میرے خیال میں کمنشنر صاحبان سے رپورٹیں منگوانے کی بجائے اسی علاقے کو قحط زدہ قرار دینے کے لئے اس ایوان میں بات کی جائے تو زیادہ بہتر ہوگی کیونکہ ہر ایوانی اس کی فہم و شعور ہے کہ اس کے علاقے کو قحط زدہ قرار دیا جائے۔ اور علاقہ پروجیکٹ ایریا بھی قرار دیا جائے۔ اب اگر کوئی کمنشنر اپنے دفتر میں بیٹھ کر کسی علاقے کے بارش میں رپورٹ لکھتا ہے۔ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ علاقہ قحط زدہ ہے یا نہیں اور اگر ایک ممبر جو اس علاقے سے تعلق رکھتا ہے اس سے معلوم نہیں ہے یہ کیسی بات ہے۔ یہ بوجھستان کا سب سے بڑا ایوان ہے یہاں ہر فیصلہ ہو گا وہ سب سے بہتر ہو گا۔

میر عبد الکریم نوشیروانی - (ضمنی سوال) جناب والا! میرے علاقے میں

فرمایا کہ کمنشنر کے آرڈرز میں اگر وہ دیکھنا چاہتے ہیں تو میں پورے ایوان کو اپنا علاقہ بتاتا ہوں۔ اس کے بارے میں دیکھیں جہاں چھ سات سال سے بارش نہیں ہوئی ہے۔ جو اتھو پیا کا نقشہ پیش کر رہے۔ لوگ سڑک سے دور سے ہیں جس کی وجہ سے لوگ نقل مکان کر رہے ہیں۔ آپ تو بار ڈرائیو میں رہتے ہیں آپ کیا بات کر رہے ہیں؟

مسٹر اسپیکر :- یہ آپ کا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر مال :- جناب والا! اسمبلی با اختیار ہے وہ جو بھی فیصلہ کرے بے اختیار ہے۔

مسٹر اسپیکر :- آپ یہ بتائیں کہ آفت زردہ قرار دینے کے لئے کیا طریقہ کار ہے۔ آپ اس کی وضاحت فرمائیں۔

وزیر مال :- جناب والا! آفت زردہ قرار دینے کے لئے رولز موجود ہیں۔

حاجی محمد شاہ مردان زلی :- جناب والا! انہوں نے فرمایا تھا کہ بارشوں کی وجہ سے ہمارے اتنے بکرے بہر گئے اب وہ کہتے ہیں کہ قحط زردہ ہو گیا۔

وزیر مال :- جناب والا! جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ اس کے لئے رولز موجود ہیں اگر آپ میرے دفتر تشریف لے آئیں تو میں آپ کو رولز پڑھ کر سناتاؤں گا۔ واقعی قحط سال ہے اور پورا ملک قحط سال کی زد میں ہے۔ ویسے بھی وفاقی وزیر نے فرمایا ہے کہ ملک میں اس سال پچیس فیصد گندم کی پیداوار کم ہوگی۔ وہ تو بلا کم ہوگی یہاں تو ہوگی ہی نہیں۔ اگر یہ ہاؤس اس پر کوئی فیصلہ کرتا ہے تو ہم اس کے پابند ہیں۔

حاجی ظریف خان مندوخیل :- جناب اسپیکر! نوشیروانی صاحب نے

ہمارے علاقے کے متعلق فرمایا میں یہاں یہ بتانا ضرور کی سمجھتا ہوں کہ ۱۸۸۴ء سے آج تک ہم روڈ

ٹھیک صرف اس لئے نہیں دے رہے ہیں کہ ہمارا علاقہ پیدا کنشی قحط زدہ ہے۔

وزیر مال :- جناب والا! ٹرونگے دو لاکھ روپے دیئے گئے ہیں مزید تین لاکھ روپے بھیجوائے جا رہے ہیں اس طرح اس علاقے کے لئے پانچ لاکھ روپے ہو گئے ہیں حالانکہ وہ قحط زدہ علاقہ نہیں ہے۔

میر عبد الکریم نوشیروانی :- جناب والا! آپکے علاقے میں تو دس لاکھ مہاجرین موجود ہیں آپکو تو مہاجرین نے قحط زدہ قرار دیا ہے۔ ہم نے تو نہیں دیا۔ ہم تو خدائی قحط زدہ ہیں۔

حاجی ظریف خان مندوخیل :- جناب والا! ایک دو سال کے لئے مہاجرین کو آپ رکھ لیں آپ بھی اپنے علاقے میں ان کو جگہ دیں۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی :- جناب والا! اس مسئلہ کے لئے میری تجویز ہے کہ اس سال آپ نے چھ اضلاع کو قحط زدہ قرار دیا ہے۔ اس کے بعد دوسرے ضلعوں کو قحط زدہ قرار دیں جیسے ژوب، نورالائی، پیش پمن اور کچی وغیرہ۔

وزیر مال :- جناب والا! اگر ایسے حالات ہوئے تو بالکل قرار دیں گے۔ مگر اس کیلئے بھی رولز اینڈ ریگولیشن ہوتے ہیں۔ کمشنر صاحبان سے رپورٹیں منگوائی جاتی ہیں ایسا نہیں ہوتا کہ میرے یہاں بیٹھ کر کہہ دوں فلاں علاقہ قحط زدہ ہے۔ آپ بھی اپنے علاقے کے لئے رپورٹ دیں تاکہ فیصلہ کرنے میں سہولت ہو۔

حاجی محمد شاہ مروان زئی :- جناب والا! میرا آپکو پورٹ منگوا دوں گا۔ اور آپ کہیں لوں، آپ کے دفتر میں جا کر ہوجاؤں۔

وزیر مال :- جناب والا! آپ میرے دفتر میں تشریف لائیں۔

میر عبد الکریم نوشیروانی :- جناب اسپیکر! ایک منٹ اور چاہوں گا۔ جناب والا! ہم بلوچستان صوبائی اسمبلی کے ممبروں اس لحاظ سے ہم عرف خاندان اور مکران کے متعلق نہ سوچیں بلکہ پورے بلوچستان کے لئے سوچیں کیونکہ بلوچستان کا ہر ضلع آپ کی کا ضلع ہے۔ اگر پانچ یا چھ ضلعوں کو قومی ذرہ قرار دے دیا تو کونسی بات ہوگی

وزیر اعلیٰ :- جناب والا! مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بات کچھ اور ہوتی ہے بحث کسی اور موقع پر چلی جاتی ہے۔ میں اسس ایوان کی توجہ آپ کی توسط سے اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ معزز ممبران کو لفظ قحط ذرہ اور آفت ذرہ کا علم ہونا چاہیے۔ جن اضلاع کو یہاں قحط ذرہ قرار دیا گیا ہے اس کے لئے میں معزز ممبران کو دور کی دعوت دیتا ہوں۔ یہاں میں نے سس میڈیا کا ذکر اس لئے نہیں کیا کیونکہ وہ میرا علاقہ ہے۔ لیکن میں معزز اراکین کو وہاں آنے کی دعوت دیتا ہوں کہ وہاں کے علاقے کی کیا حالت ہے۔ اور وہاں کے لوگوں کی جیسی حالت ہے اس کے باوجود لسبیلہ کے عوام نے کبھی واویلا نہیں کیا، ہم نے اپنی زندگی میں کبھی واویلا کو استعمال نہیں کیا۔ کیونکہ ہمیں یقین کافی ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی مہربانی نہیں ہوتی انسان کچھ نہیں کر سکتا۔ لیکن میں آپ لوگوں کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں نے سس میڈیا کے متعلق کبھی نہیں سوچا۔ ہمیں یہ نہیں سمجھنا

چاہیے کہ خاندان میں کیا ہے۔ ثرو میں کیا ہے۔ جہاں کہیں بھی اس قسم کے حالات ہوں حکومت وہاں مڑو یا اپنا اولین فرض سمجھے گی۔ میں ایوان کو یہ بھی یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری نظر میں تمام اضلاع برابر ہیں ویسے اگر اس کا ہم تفصیل جائزہ لیں تو ہر ضلع کی صورت حال مختلف ہوتی ہے۔ اس کی نوعیت مختلف ہوتی ہے وہاں کے لوگوں کا روزگار مختلف ہوتا ہے۔ ان میں ایسے بھی علاقے ہیں جس میں لوگوں کو اللہ نے بغیر کسی محنت کے روزگار دے رکھا ہے لیکن اس میں کچھ ایسے بھی اضلاع ہیں کہ اگر وہاں کے لوگ محنت بھی کریں تو جب تک اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت اور فضل و کرم نہ کرے انہیں روزگار میسر نہیں آتا۔ میں اس ایوان کو یہ یقین دلاؤں گا کہ جہاں کہیں بھی لوگوں کو پریشانی ہے اور وہ قحط سالی کی زد میں ہیں ہماری حکومت اپنے محدود وسائل کے باوجود ان کی پوری مدد کرے گی۔

مسٹر اسپیکر ۱۔ اگلا سوال میر عبد الکریم نوشیروانی کا ہے۔ وہ اپنا سوال دریافت کریں۔

*** ۱۹۷۷۔ میر عبد الکریم نوشیروانی۔**

کیا وزیر کھیل و ثقافت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
سال ۱۹۸۶ء کے دوران مختلف کھیلوں کے لیے کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے اسباب تک کھیلوں پر کتنا روپیہ خرچ کیا جا چکا ہے ضلع وار تفصیل دیکھائے۔

وزیر کھیل و ثقافت۔

حکومت بلوچستان کی طرف سے کھیلوں کی ترقی و ترویج کے لیے بلوچستان سپورٹس کنٹرول بورڈ کو ۸۷۔۱۹۸۷ء کے مالی سال کیلئے اٹھارہ لاکھ روپے کی گرانٹ دی گئی۔ مختلف کھیلوں پر سال کے دوران چودہ لاکھ اسی ہزار چھ سو چھیانوے روپے تین پیسے خرچ کئے گئے جس کی تفصیل ذیل ہے۔ یہ رقم کھیلوں کی سربانی تنظیموں کی دسالت سے خرچ کی گئی ۸۷۔۱۹۸۶ء میں اضلاع کے لیے خصوصی گرانٹ حکومت نے

منظور نہیں ہیں۔

۱۹۸۶-۸۷ کے مالی سال کے دوران صوبہ بلوچستان میں مختلف کھیلوں پر خرچ کی گئی رقم

کی تفصیل :-

رقم	کھیل	نمبر شمار
۱۵۰۰۰۰/-	ہاکی	- ۱
۳۰۱۱۵۲/-	فٹ بال	- ۲
۴۹۵۰۰/-	دھن سپورٹس	- ۳
۳۱۹۶۳۳/-	کرکٹ	- ۴
۵۲۵۵۲/۳۰	اتھلیٹکس	- ۵
۵۰۰۰۰/-	ویٹ لفٹنگ	- ۶
۳۰۰۰۰/-	باڈی بیلڈنگ	- ۷
۱۰۰۰۰/-	ٹیبل ٹینس	- ۸
۳۵۰۰۰/-	بیڈ میٹن	- ۹
۵۰۰۰۰/-	لائٹن	- ۱۰
۵۱۰۰۰/-	باکسنگ	- ۱۱
۳۷۰۰۰/-	سکواٹس سیکشن	- ۱۲
۴۶۲۵۰/-	باسکٹ بال	- ۱۳
۷۰۰۰/-	پولو	- ۱۴
۱۴۰۰۰/-	جوڈو کراٹے	- ۱۵
۱۸۷۵۶/-	والی بال	- ۱۶
۳۸۲۰۰/-	اولمپک	- ۱۷

۳	۲	۱
۱۱۲۰۰/-	کرکٹ کوچنگ سکول	-۱۸
۱۴۰۰۰/-	سائیکلنگ	-۱۹
۳۵۰۰۰/-	چیس ر شطرنج	-۲۰
۱۴۰۰۰/-	ریننگ کشتی	-۲۱
۳۶۰۰۰/-	شورنگ بال	-۲۲
۷۰۰۰/-	کبڈی	-۲۳
۷۰۰۰/-	ٹیک وانڈو	-۲۴
۵۳۰۰۰/-	گلف کلب	-۲۵
۷۰۰۰/-	بلرڈ اور سنو کر	-۲۶
۱۰۰۰۰/-	مادرننگ (کوہ پیمائی)	-۲۷
۷۰۰۰/-	بیس بال	-۲۸
۱۳۵۹۶۹۶/۳۰	ٹوٹل -	

میر عبدالغفور بلوچ :- (رضمنی سوال) جناب اسپیکر! ۸۷-۱۹۸۶ء کے مالی سال کیلئے اٹھارہ لاکھ روپے گرانٹ دی گئی تھی مگر ۸۷-۱۹۸۶ء میں کوئی خصوصی گرانٹ نہیں دی گئی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر کھیل و ثقافت :- اس کے لئے محکمہ پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ سے پیسے نہیں ملے

اس لئے خرچ بھی نہیں ہوئے۔ کسی ضلع کو خصوصی گرانٹ بھی اس لئے نہیں دی گئی کہ پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ سے پیسے نہیں ملے ہیں۔

میر عبد الکریم نوشیروانی :- (ضمنی سوال) وزیر موصوف نے اٹھارہ لاکھ صرف کوٹہ پر اپر کے کھیلوں پر خرچ کیے کیا کوٹہ ہی حقدار ہے؟ کیا باہر کے اضلاع اس کے حقدار نہیں ہیں؟

وزیر کھیل و ثقافت :-

جناب اسپیکر! پورا جواب ہم دیتے ہیں جیسا انہوں نے پوچھا ہے کہ پوری تفصیل دیکھنے میں پڑھ رہا تھا لیکن انہوں نے فرمایا کہ پڑھ لیا۔ تاہم ہم پاپولیشن کی بنیاد پر پچیس لاکھ روپے اضلاع کو دیتے ہیں۔ آپ چاہیں تو دیکھ سکتے ہیں۔ جناب والا! پچھلے سال یہ رقم ضلعوں کے لئے نہیں مل سکی۔ اس لئے نہیں بھیجی گئی۔ کوٹہ کو اٹھارہ لاکھ روپے ملے اس لئے کہ زیادہ تر گیمز اور فٹ بال ہوتے ہیں۔ یہ گرانٹ متعلقہ ایسوسی ایشنز کے توسط سے دو قسطوں میں دیتے ہیں۔ ایک قسط جولائی میں اور دوسری دسمبر کے مہینے میں دیکھائی ہے یہ پیسہ ہم ان دو مہینوں میں ریلیز کرتے ہیں تاکہ ایک طرف تو کھیل صحیح معنوں میں ہوں اور دوسری جانب پیسہ بھی ضائع نہ جائے۔ چودہ لاکھ اٹھ ہزار روپے کی رقم بچ جاتی ہے۔ یہ رقم اسٹاف کو چیز وغیرہ کی تنخواہیں ہوتی ہیں اسکے علاوہ ہم پرانے کھلاڑیوں کو دیتے ہیں اور جو کھلاڑی ہمارے صوبے کیلئے اعزاز اور میڈل لاتے ہیں انکو بھی دیئے جاتے ہیں۔ جناب والا! اس کے علاوہ ہمارے چودہ اور سولہ سال کے نوجوان بچے جو صوبہ سے باہر اسلام آباد لاہور وغیرہ گیمز میں شمولیت کے لئے جاتے ہیں ان پر یہ رقم خرچ ہوتی ہے اگر آپ تفصیل چاہتے ہیں تو آپ کو مل جائے گی ایک ایک آنہ کی تفصیل آپ کو مل جائے گی۔ ضلعوں کو جو ہم دیتے ہیں وہ تفصیل بھی موجود ہے۔ چونکہ صرف ایک ہی کاپی چھپ چکی ہے اس لئے آپکو فراہم نہیں

گیم ہے لیکن آجکل تو دفتروں میں بھی کرکٹ ہے چھ پہینے دیکھیں دفتروں میں بھی کرکٹ چلتی رہتی ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ اس گیم پر بوجھستان میں پابندی لگادی جائے۔

وزیر کھیل وثقافت :-

جناب اسپیکر! ممبر موصوف کی بات صحیح ہے کہ کرکٹ دفتروں میں بھی لگی رہتی ہے لیکن جناب والا! یہ ایک انٹرنیشنل گیم ہے اس سے بین الاقوامی مقام ہو چکے ہیں۔ لوگ اسے پسند کرتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر - ایک انٹرنیشنل گیم اندرونی علاقوں میں اور خاران میں بھی کرا دیں۔ خاران ضلع کو بھی اسکا موقع دیں۔

وزیر کھیل وثقافت :- جناب اسپیکر! ہم پاپولیشن بنیادوں پر کراتے ہیں۔

میر عبد الکریم نوشیروانی - جناب والا! متعلقہ مسٹر صاحب۔۔۔۔۔ سے میں گزارش کرونگا کہ کیا انہوں نے گزشتہ تین سالوں میں خاران دیکھا ہے مجھ وہ صرف اتنا بتا دیں کہ خاران کس طرف ہے؟

وزیر کھیل وثقافت - آپ کی بات صحیح ہے لیکن آپ وہاں پر ڈیڑھ سی کے ساتھ مل کر کھیل منعقد کروائیں آپ کو کس نے روکا ہے میں نے پہلے کہہ دیا ہے کہ ہم پاپولیشن بنیاد پر رقم بھجوتے ہیں اور پیسے اصناع میں تقسیم کر دیتے ہیں۔

میر عبد الکریم نوشیروانی - جناب اسپیکر! وزیر موصوف صرف خاران کے پارلیمنٹ بلادیں اگر وہ کہتے ہیں کہ پارلیمنٹ کی بنیاد پر ہے۔

وزیر کھیل و ثقافت - جناب والا! ہم نصیر آباد سے چار گمبزی ہیں کسی کے حلقے کی آبادی سات لاکھ کسی کی اسی ہزار یا کسی کی ایک لاکھ ہوگی۔ - - - - -

میر عبد الکریم نوشیروانی؛ - ٹھیک ہے اگر آپ نے نصیر آباد کے ہر گاؤں کو کانٹریٹیوٹوئیسی بنایا ہے اس لیے نصیر آباد کے چار ایم پی اے ہیں۔ ہمارے چار سب ڈویژن ہیں جن کا ایک ایم پی اے ہے۔

وزیر کھیل و ثقافت - چار سب ڈویژن میں آپ تو اتنے بڑے آدمی ہیں کہ چار سب ڈویژن کے مالک ہیں بلاشبہ آپ خوش قسمت ہیں۔

میر عبد الکریم نوشیروانی - جناب اسپیکر! ایٹمی میں کہتا ہوں کہ ہمارے ساتھ انصاف کیا جائے جتنا خرچ کوٹھ میں ہو وہاں بھی کیا جائے۔

مسٹر اسپیکر - جہاں تک عبد الکریم نوشیروانی صاحب کی بات ہے تو میں بھی ایک وضاحت چاہوں گا اتنے زیادہ فنڈز ملتے ہیں۔ کیا یہ گیمز ڈسٹرکٹ یا ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں نہیں ہو سکتے۔ کیا آپ نے یہاں کچھ دیا ہے؟

وزیر کھیل و ثقافت -

جناب اسپیکر! میں عرض کروں کہ ہم پاپولیشن کی بنیاد پر
 سمجھتے ہیں۔ اس کی تفصیل میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کوشٹ کے لئے پانچ لاکھ ساٹھ ہزار، پشین کے لئے
 ایک لاکھ اٹھاسی ہزار، لورالائی کے لئے ایک کچھتر ہزار، روب کیلئے ایک لاکھ تریالیس ہزار چاغی کیلئے
 چھتر سٹھ ہزار۔۔۔۔۔

میر عبد الکریم نوشیروانی -

رپورٹ آف آرڈر جناب اسپیکر! آپ انڈیا
 لگائیں کہ چاغی جو بارڈر ایریا ہے وہاں صرف چھتر سٹھ ہزار روپے دیئے گئے۔

وزیر کھیل و ثقافت -

میں نے پہلے عرض کیا ہم پاپولیشن بنیاد پر دیتے ہیں اس کے
 علاوہ اگر اسمبلی کے پاس کوئی اور فارمولا ہے اور ہم سے کہے کہ ہم مساوی طور پر تقسیم کریں تو ہم وہ
 فارمولا اپنانے کے لئے تیار ہیں ہم وہ بھی دے سکتے ہیں۔ جناب والا تو میں تفصیل پڑھ رہا تھا
 سٹی کے لئے نوے ہزار، نصیر آباد اور تھو کیلئے مشترکہ طور پر دو لاکھ دو ہزار، کوہلو کے لئے آٹھ لاکھ
 ہزار ڈیڑھ لاکھ کے لئے چوالیس ہزار کیلئے ایک لاکھ پوہتر ہزار قلات کے لئے ایک لاکھ چھیالیس
 ہزار خضدار کے لئے ایک لاکھ چھیالیس ہزار خاران کے لئے باون ہزار لسبیلہ کے لئے ننانوے
 ہزار تربت کے لئے ایک لاکھ بیاسی ہزار، پنجگور کے لئے نوے ہزار، گوادر کے لئے چھیالیس ہزار۔
 جناب والا اپوری تفصیل میں پڑھ دی ہے۔

میر عبد الکریم نوشیروانی -

جناب اسپیکر! اب انصاف کا ترازو
 آپ کے سامنے ہے۔ خاران کے لئے باون ہزار۔ یعنی خاران ڈسٹرکٹ کو گزشتہ تین سالوں کے

دوران یہ پیسے دینے گئے ہیں۔ کیا کھیل صرف کونٹ میں ہوتے ہیں۔ جناب والا! وہاں بھی تو
فٹ بال ہاکی، والی بال کھیلی جاتی ہے۔

وزیر کھیل و ثقافت - جناب والا! میں تو عرض کر رہا ہوں آپ اسمبلی میں بیٹھے ہوئے

ہیں آپ جیسا فارمولا بنائیں گے ہم اسکو اڈاپٹ کریں گے۔۔۔۔۔

میر عبد الکریم نوشیروانی - جناب اسپیکر! میں کہتا ہوں مساوات ہونی چاہیے۔

یہیں کہ ایک کو دو لاکھ تیس ہزار اور دوسرے کو باون ہزار دیتے ہو۔۔۔۔۔

مسٹر اسپیکر! - نوشیروانی صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

وزیر کھیل و ثقافت - جناب والا! اگر اسمبلی کوئی نوٹورا فارمولا اڈاپٹ کرتی ہے

تو مجھے کوئی اعتراض نہیں اگر آپ کا حکم ہے کہ زیادہ دیں تو میں دیکھتا ہوں اگر میرے پاس کوئی
بجت ہے تو میں کہوں گا کہ یہ خاران کو دیریں۔

ملک محمد یوسف اچکزئی - جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے یہ کہنا چاہتا ہوں

کہ جیسا وزیر موصوف فرما رہے ہیں وہاں تقسیم ایم پی اے صاحبان کے مشورے سے ہوتی
ہے۔ ہم ایم پی اے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں لیکن آج تک پتہ نہیں کہ ہمارے ضلع میں کون
تقسیم کر رہا ہے لہذا آپ اسکے لیے ایک آرڈر نکالیں کہ وہاں پر ایم پی اے صاحبان کی شمولیت
لازمی ہوگی خواہ وہ ایک ہوں، دو یا تین ایم پی اے ہوں۔

وزیر کھیل وثقافت ۱۔ جناب والا! ہم نے اس سلسلے میں آرڈرز ڈی

سی صاحبان کو بھیج دیئے ہیں اگر آپ حکم کریں گے تو میں آپکو بھی خط لکھ دوں گا بہر حال ہم نے آنکو لکھا ہے کہ ایم پی اے صاحبان کے ساتھ مل کر وہ یہ فنڈز خرچ کر سکتے ہیں اس کی ایک کاپی میں آپکو بھی بھجوا دوں گا۔ میں بالکل حاضر ہوں۔

ملک محمد یوسف اچکزئی۔ جناب اسپیکر! جب ایک ذمہ دار ایم پی اے اسمبلی

میں یہ کہہ رہا ہے تو اس کی بات کو صحیح سمجھا چاہیے۔ آپ بے شک میرے حوالے سے آنکو لکھیں۔
کا بھی تک یہ کیوں نہیں ہوا۔

مسٹر اسپیکر ۱۔ میرے خیال میں آپ اسکی انکوائری کر وائیں کہ جس ڈی سی نے ایم پی اے کی تجویز کے بغیر یہ فنڈز تقسیم کیئے ہیں۔

میری دوسری تجویز یہ ہے کہ اس معاملے کو ہاؤس کی سلیکٹ کمیٹی پر ائے کھیل و سیاحت کے سپرد کر دیتے ہیں ہم یہ تمام باتیں اسکے سپرد کر دیتے ہیں تاکہ وہ اپنی سفارشات پیش کرے۔

وزیر کھیل وثقافت ۱۔ جیسے آپ فرمائیں آپکی مرضی۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔
یسے لئے یہ کوئی پرہیز نہیں کہ اسی کمیٹی کے پاس بھیجیں۔

میر عبد الکریم نوشیروانی ۱۔ جناب اسپیکر! کوئٹہ تو ہمارا دارالخلافہ ہے ہم بھی جاتے ہیں یہاں کھیل ہوں مگر باقی علاقے بھی حق دار ہیں آج کے بعد آپ باقی علاقوں کا بھی خیال کھین ادرجب نیا بجٹ آئے ہر ضلع کو برابر کا حق دیں۔

وزیر مال :- جناب والا ابھی تفصیل ہے اگر آپ کہیں تو ہم چار ہزار نام لکھ کر لائیں ہمارے
کی فہرست میرے ساتھ ہے جس وقت چاہیں لے لیں۔

سردار چاکر خان ڈومکی :- ناموں کی فہرست بعد میں لے لوں گا۔

مسٹر اسپیکر :- میر صاحب اچھا جواب ادا صورا ہے انہوں نے باقی داروں کے نام پوچھے
ہیں۔ کیا سردار صاحب آپ باقی داروں کے نام لینا چاہتے ہیں۔؟

سردار چاکر خان ڈومکی :- میں نے اپنے سوال میں تفصیل پوچھی ہے ٹھیک ہے
مجھے نام دے دیں۔

وزیر مال :- یہ ناموں کی فہرست ہے لے لیں عشر پیرا اور پیر صول کیا جاتا ہے باقی
ہبیاز کی تفصیل اس میں لکھی ہوئی ہے۔

مسٹر اسپیکر :- اگلا سوال

۵۹۔ سردار چاکر خان ڈومکی

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گذشتہ جون اسمبلی اجلاس میں جناب وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا تھا کہ بلوچستان

سٹراسپیکر :- میں اس مسئلہ کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرتا ہوں آپ اس کے ساتھ بیٹھ کر مل کر رپورٹ بنائیں اور پھر اڈس میں رپورٹ پیش کر دیں گے۔
اگلا سوال میر جاگر خان ڈوکی صاحب کا ہے۔

۵۸۔ سردار چاکر خان ڈوکی :

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
پٹ فیڈر نہر سے کل کس قدر رقبہ اراضی میراب ہو رہی ہے اور اس سے گذشتہ تین سالوں میں کتنا مالیم/آبیانہ اور عشر وصول ہوا ہے اگر باقی دارین تو باقی داران کی تفصیل دی جائے۔

وزیر مال -

جہاں تک سوال نمبر ۵۸ کا تعلق ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ پٹ فیڈر نہر سے کل ۹۰۸۱ ایکڑ اراضی میراب ہو رہی ہے جہاں تک مالیم، آبیانہ اور عشر کی وصولی کا تعلق ہے تو کمشنر نصیر آباد ڈویژن نے اللہ فرہم کی ہے کہ کل رقم آبیانہ مبلغ ۳۰۰/۳۰۰۰۰۰۰۰ بنے ہیں اور دیگر وصولیات مبلغ ۳۰۰/۳۰۰۰۰۰۰۰ بنے ہیں جہاں تک باقی داران کا تعلق ہے انکی تعداد ۳۰۹ ہیں۔

سردار چاکر خان ڈوکی :- جناب والا! میرے سوال کا جواب اچھوڑ دیا گیا ہے میں نے باقی داران کی تفصیل پوچھی ہے تعداد نہیں پوچھی ہے۔

میں قحط خشک سالی کی وجہ سے عشرہ مالیه معاف کر دیا جائے گا۔ اور دیگر واجبات بھی معاف
تصور ہونگے۔

(ب) اگر جزو دافع کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ بالا اعلان پر اب تک عمل درآمد نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر مال۔

جہاں تک سوال نمبر ۵۹ کے تعلق سے جناب وزیر اعلیٰ نے بلوچستان کے درج ذیل چھ ضلع

جات کو خشک سالی کی وجہ سے قحط زدہ علاقے قرار دینے کا حکم صادر فرمایا تھا۔

۱۔ کوہلو۔

۲۔ ڈیرہ بگٹی۔

۳۔ خاران۔

۴۔ قلات۔

۵۔ خضدار۔

۶۔ لس بیلہ۔

جہاں تک سوال مذکورہ کے آخری حصے یعنی عشرہ مالیه و دیگر واجبات کے معافی کا تعلق ہے اس

بارے میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مذکورہ چھ ضلع جات کے آفت زدہ علاقہ قرار دینے کے سلسلے

میں جس نوٹیفیکیشن کا اجراء ہوا تھا اس میں قدرتی آفات ایکٹ کے سین منشا کی مطابقت مذکورہ

بقایا جات کا مخصوص میعاد کے لئے التوا کا ذکر بھی موجود ہے۔

سردار چاکر خان ڈومکی (ضمنی سوال) جناب والا! کیا یہ درست ہے کہ ان چھ اضلاع

کے علاوہ باقی اضلاع میں بھی بارشیں نہیں ہو رہی ہیں۔

وزیر مال - جب کوئی علاقہ قحط زدہ قرار دیا جاتا ہے تو اس کے متعلق ڈپٹی کمشنر سے رپورٹیں منگوائی جاتی ہیں کمشنر اپنی رپورٹ دیتے ہیں بعض اضلاع میں کاربزیں ہوتی ہیں اور کہیں دیگر وسائل آمدنی ہوتے ہیں کہیں نہری پانی ہے اور کہیں ڈیمز ہیں ان سے پانی میسر ہوتا ہے مگر ان اضلاع کو ڈپٹی کمشنر اور کمشنر کی رپورٹوں پر اور ایم پی اسے حضرات کے مطالبے پر قحط زدہ قرار دیا جاتا ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ واقعی وہاں قحط سالی ہوئی ہے۔

دیگر اضلاع کے متعلق یہ کہنا کہ وہ بھی کافی خشک سالی کا شکار ہیں درست ہیں لیکن انکو کچھ نہ کچھ آمدنی آتی ہے انکی رپورٹیں ہمارے پاس نہیں آئی ہیں اگر ان کی رپورٹیں آجاتیں تو ان کو بھی قحط زدہ قرار دیا جاتا جہاں تک نصیر آباد کا تعلق ہے وہاں ضلع کچھ میں بقایا جات ۸۸ تک روک دیئے گئے ہیں تاکہ لوگوں سے کو تکلیف نہ ہو۔

سردار چاکرخان ڈومکی :- (ضمنی سوال) جناب والا! وزیر صاحب فرماتے ہیں کہ کچھ کے بقایا جات ہم نے روک دیئے ہیں جب کہ روکے نہیں بلکہ وصول کئے گئے ہیں۔

ملک گل زمان خان کاسی :- جناب والا! کیا ضلع کوٹلہ بھی خشک سالی کا شکار ہے یا نہیں اس کے متعلق وزیر صاحب بتائیں۔

مسٹر اسپیکر :- کوٹلہ تو خشک سالی کا شکار نہیں ہے۔

وزیر مال :- اس سوال کا جواب ہدیات کے وزیر صاحب دے سکتے ہیں ان سے پوچھ لیں تو بہتر ہے۔

وزیر مال :-

جناب والا! اس کے ساتھ ساتھ میں یہ گزارش بھی کر دوں گا کہ مولانا صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں لہذا۔ اسمبلی میں دعا کی جائے تاکہ قحط سال دور ہو جائے۔

سردار نواب خان ترین :- (رہنسی سوال) جناب اسپیکر! عشر تو ایک مذہبی فریضہ ہے

یہ کیسے معاف ہو سکتا ہے؟

وزیر اعلیٰ :-

جناب والا! یہ صحیح ہے کہ عشر کی معافی نہیں ہوتی ہے لیکن میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں اگر فضل ہوگی ہی نہیں تو عشر کیسے لیا جائے گا۔ ظاہر ہے عشر ہوگا تو لیا جائے گا۔

مسٹر اسپیکر :-

اب متعلقہ رکن اپنا سوال دریافت کریں۔

وزیر اعلیٰ :-

جناب والا! میں اپنے اسمبلی کے تمام معزز ممبران کی توجہ اسمبلی کے قواعد و ضوابط ۱۹۶۶ء کی طرف دلاتا ہوں اور ممبران فرما کر وہ ان قواعد و ضوابط کو پڑھیں، اور قاعدہ بیالیس اور تالیس جو سوالات کے متعلق ہیں وہ ان کو بغور پڑھیں جب پڑھیں گے تو انکو بخوبی علم ہو جائے گا کہ کس نوعیت کا سوال کیا جاتا ہے اور ضمنی کس انداز سے کیا جاتا ہے اگر یہ معزز اراکین پڑھیں تو انہیں سوالات پیش کرنے میں وقت نہیں ہوگی۔ میں ان کی توجہ ان قواعد کی طرف دلاتا ہوں جیسا کہ لکھا گیا ہے۔

42. A question addressed to a Minister must relate to the public affairs with which he is officially connected or a matter of administration for which he is responsible;
43. For order that a question may be admissible, it shall satisfy the following conditions namely :-

- (a) It shall not bring in any name or statement not strictly necessary to make the question intelligible;
- (b) If it contains a statement, the minister shall make himself responsible for the accuracy of the statement;
- (c) It shall not contain arguments, interferences, ironical expressions, imputations, epithets or defamatory statements;
- (d) It shall not be of excessive length;

ترجمہ بالا اسوالات کے متعلق اسمبلی کے قواعد میں وضاحت دے دی گئی ہے اگر تمام ارکان بغور مطالعہ کریں تو بڑی آسانی رہے گی۔

مسٹر اسپیکر۔ بھائی آپ قواعد پڑھا کریں اور پراچ صاحب سے کہیں گے کہ اسمبلی اجلاس کے بعد آدھ گھنٹہ ہمیں یہ قواعد پڑھایا کریں

ب: ۵۶۶۔ میر عبد الکریم نوشیروانی۔

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کم مہم مطلع فرمائیں گے کہ
حکمر مواصلات و تعمیرات کی طرف سے تعمیراتی کام صوبہ میں کہاں کہاں ہو رہے ہیں نیز مکمل زیر تعمیر کاموں
کی تفصیل بتائی جائے۔ اور یہ کام کن ٹھیکیداروں کو دیا گیا ہے انکے نام بھی بتائے جائیں۔

ڈاکٹر محمد حیدر بلوچ۔ وزیر مواصلات و تعمیرات۔

کنسٹرکشن ڈویژن I کوئٹہ مندرجہ ذیل کام اس مالی سال ۱۹۸۷-۸۸ میں ہو رہا ہے۔

نمبر شمار کام کا نام	تفصیل	ٹھیکیدار کا نام
۱۔ اسمبلی بلڈنگ کوئٹہ	(i) تعمیر دیوار اسمبلی بلڈنگ اور M.P.A ہوسٹل بلڈنگ کے درمیان تھیمین	حاجی داد خان اینڈ سنز گورنمنٹ کنزرویٹو اسکول
		سسرٹ میکانکی روڈ کوئٹہ۔
	۲۰۰۰/۳۳۰۲۔ روپے	
	(ii) تہہ خانے کو مکمل کرنا بمونڈنگ پلاسٹر، دائرنگ لکڑی کا پارٹیشن	میر قلم خان ٹھیکیدار کوئٹہ۔
	۲۰۰۰/۳۳۰۲۔ روپے	
	(iii) ۳۰۰ گیلن کا ہیوی ڈیوٹی گیزر	میسرز قادر یہ انجینئرنگ ورکس چیکل روڈ کوئٹہ
	کافراہم کرنا تھیمین ۲۰۰۰/۳۳۰۲۔ روپے	
۲۔ معذور افراد کے لئے (i) تعمیر پبلسٹر		شیخ فتح خان ٹھیکیدار کوئٹہ۔
	مصنوعی اعضا تیار کرنے کے لئے (ii) تعمیر پبلنگ	
	اور انکارائش کا منصوبہ تھیمین ۲۰۰۰/۳۳۰۲۔ روپے	

مہینتیس سسرکل کوئٹہ؛

موجودہ سال میں محکمہ ہیلتھ کے لئے جناح روڈ پر ہیلتھ ڈائریکٹوریٹ بنایا جا رہا ہے اس ضمن میں مبلغ ۲۰۰۰/۳۳۰۲۔ روپے موصول ہوئے اور مبلغ ۲۰۰۰/۳۳۰۲۔ روپے اس کام پر خرچ کر دیئے گئے ہیں اور یہ کام رضا محمد گورنمنٹ ٹھیکیدار کو دیا گیا ہے۔

بی اینڈ آر ڈوئٹرن۔

۱۔ پراونشل بی اینڈ آر ڈوئٹرن کوئٹہ محکمہ موصلاات و تعمیرات صوبہ بلوچستان میں مندرجہ ذیل زیر تعمیر مقامی

کام ہو رہے ہیں اور ٹھیکیداروں کے نام بھی درج ذیل ہیں۔

- ۱- حاجی غلام حیدر گورنمنٹ کنڈیکٹر کوئٹہ۔
- ایپرومنٹ اور سٹرنکچرنگ کوئٹہ نمبر ۱۵۔ ۱۳ لاکھ ۱۰۰۰ روپے
- ۲- ہندسین مسعود بلڈرائیجیٹر بوجھستان کوئٹہ۔
- تعمیر آف پبل ۱۲۰ فٹ سپین لورنالہ (LORA) ہندس (B.M.C) بروڈی روڈ کوئٹہ
- کل لاگت ۳۳،۲۰،۰۰۰ روپے
- ۳- ایم ایس برج کنٹرکشن کمپنی کوئٹہ۔
- تعمیر آف پبل ۱۰۰ فٹ سپین کرک نالہ کرک روڈ کالی کرک۔ کل لاگت ۲۹،۲۲،۰۰۰ روپے۔

پراجیکٹ ڈویژن کوئٹہ۔

زیر تعمیر کاموں کی فہرست بوٹھیکیداروں کے نام کے درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	کام نام	ٹھیکیدار کا نام
۱-	بوجھستان ہائی کورٹ بلڈنگ کوئٹہ	میسرز عبدالغنی خان اینڈ کمپنی کوئٹہ
۲-	سرکاری ملازمین کے رہائشی مکانات کی تعمیر اور آرائشی چمن روڈ کوئٹہ۔	(۱) میسرز بہرام کنٹرکشن کمپنی کوئٹہ (۲) میسرز شیخ محمد طاہر خان اینڈ کمپنی کوئٹہ (۳) میسرز خلیجی برادرز کوئٹہ (۴) میسرز گل شاہ خان ایٹھ برادرز کوئٹہ
۳-	۱۔ ٹی۔ آئی۔ بی۔ ۳۰ کمروں کے ہاسٹل کی تعمیر۔	میسرز شمس کنٹرکشن کمپنی کوئٹہ۔
۴-	محکمہ زراعت کیلئے رہائشی وغیر رہائشی بلڈنگ کی تعمیر ران باغ کوئٹہ (ورلڈ بینک)	میسرز خلیجی برادرز کوئٹہ

- | ۳ | ۲ | ۱ |
|--------------------------------------|---|---|
| میسرز حاجی جلال الدین حاجی غلام محمد | ۵ - گرید ۲۲-۳۰ ہنگوں کی تعمیر کوٹھ | |
| میسرز عبدالشکور ساکڑ | ۶ - محکمہ پولیس کے رہائشی دفینس رہائشی بلڈنگ
(Telecommunication) کی تعمیر کوٹھ | |
| میسرز حاجی جلال دین حاجی غلام محمد | ۷ - سول ڈیفنس میں رہائشی دفینس رہائشی
بلڈنگ کی تعمیر کوٹھ | |

ٹھیکیداروں کے نام

ایکسین بی اینڈ آر سٹی

مال سال ۸۸-۸۷ میں ضلع سبی میں زیر تعمیر
ترقیاتی کام ہو رہے ہیں اور جن ٹھیکیداروں کو بیٹے
گئے ہیں انکی تفصیل درج ذیل ہے -

- | | |
|---|--|
| ۱ - سول ہسپتال سبی میں کام ہو رہا ہے اور سیکیم تین سالہ ہے - (میسرز احمد خان - عبدالرحمن) | |
| ۲ - روڈ ہیلتھ سنٹر احمدون گوگی روڈ پر کام جاری ہے - حاجی احمد جان | |
| ۳ - سرکٹ ہاؤس سبی کا کام ہو رہا ہے - ملک محمد انور | |
| ۴ - لونی - آرڈر ٹرک روڈ پر کام ہو رہا ہے
۴ موٹے جان | |
| ۵ - انسپیکشن ہنگو سبی پر کام ہو رہا ہے - محمد کریم | |
| ۶ - سبی لونی روڈ پر کام ہو رہا ہے - (ربہادر خان - محمد حسن) | |
| ۷ - سبی مل روڈ پر کام ہو رہا ہے - محمد اعظم | |
| ۸ - کچھ - شاہرگ - ہرنائی روڈ پر محکمانہ
کام ہو رہا ہے - | |

سرکل خضدار

کام کی تفصیل	مقام	تخمینہ لاگت	ٹھیکیدار کا نام	کیفیت
ایگریکلچر سیکٹر -				
۱۔ تعمیر کوآرڈر گریڈ ۱۱۔۱۳۔۱۱ برائے اے پی او خضدار		۳،۱۰،۰۰۰/-	عبدالرشید ڈگری غلام نبی ڈٹھ	کام مکمل ہو چکا ہے
				لیکن ٹھیکیدار کو ادائیگی
				مبلغ ۴۰۰۰ نہیں ہو سکتا ہے
۲۔ ایضاً	ایضاً خاران	۳،۱۰،۰۰۰/-	خدیوہ ٹھیکیدار	مبلغ ۱۰،۰۰۰/- روپے
				درکار ہیں۔
۳۔ ایضاً	ایضاً برائے EADO خاران	۳،۱۰،۰۰۰/-	خدیوہ ٹھیکیدار	مبلغ ۱۰،۰۰۰/- روپے

۴۔ لائیو سٹاک

۱۔ تعمیر شفا خانہ حیوانات تین عدد مسترنگ	قالت	۵۰،۰۰۰/- روپے	نیشنل ٹرانسپل کھیتی قلات	اب تک مبلغ ۶ لاکھ روپے
	سنگد چپر		خان محمد	تینوں جگہوں کے شفا خانوں
				پر خرچ ہوئے ہیں اور لیا
				لاکھ روپے مکمل کرنے کیلئے
				ضرورت ہے۔
۲۔ تو ضلع ڈیری فارم اور راشی مکانات	قالت	۶۲،۵۰،۰۰۰/-	نیشنل کنزرویشن کھیتی قلات	تاحال مبلغ ۲۷،۲۰،۰۰۰/- روپے
	برائے عمل			خرچ ہوئے ہیں اور کام
				جاری ہے۔

۱ ۲ ۳ ۴ ۵

۳- تعمیر ہسپتال برائے حیوانات اور

رہائشی مکانات برائے عملہ

قلات - /۱۷۸۸۱۰۰۰۰ نیشنل کنسٹرکشن کمپنی قلات پھلے والی سال تک ۸۶۶۰۰۰ روپے

خروج ہوئے موجودہ مالی سال میں فنڈ

موصول نہیں ہوئے۔

پی پی اینڈ ایچ سیکٹر -

کام کی تفصیل	مقام	تخمینہ لاگت	ٹھیکیدار کا نام	کیفیت
۱- تعمیر بنگلہ گریڈ ۱۸-۱۹	خضدار	۹,۲۲۰,۰۰۰/-	میر حسن خان	کام مکمل ہو چکا ہے اور ٹھیکیدار کو تاحال ۷,۰۰,۰۰۰ روپے ملے ہیں مبلغ - /۲۲۲۰,۰۰۰ روپے برائے ایک ہی ضرورت ہے

۲- تعمیر رہائشی مکانات برائے ملازمین

(i) ۱۸-۱۹ بنگلہ دو عدد

(ii) ۱۰-۵ گریڈ کوارٹرز ۵ عدد

(iii) گریڈ ۱-۵ بنگلہ ۲ عدد

(iv) گریڈ ۲-۱ کوارٹرز ۱۰ عدد

خضدار - /۵۰,۰۰,۰۰۰ روپے آغاز کار کنسٹرکشن سکیم کو مکمل کرنے کے لیے

مبلغ دس لاکھ روپے

کی ضرورت ہے

مبلغ - /۴۸,۰۰,۰۰۰ روپے

ابتداءً خرچ ہوئے ہیں اور بقایا

۱۲,۵۰,۰۰۰ روپے کیلئے

ڈیمانڈ موجودہ مالی سال میں کروایا گیا

کام تکمیل جاری کر دیئے گئے ہیں

مستونگ - /۴۸,۰۰,۰۰۰ روپے محمد یار

۳- تعمیر رہائشی اور غیر رہائشی مکانات

کھڑک پور مستونگ - /۲۸,۰۰,۰۰۰

کھڑک پور مستونگ - /۲۸,۰۰,۰۰۰

کھڑک پور مستونگ - /۲۸,۰۰,۰۰۰

۳- تعمیر کوارٹرز گریڈ ۲-۱ برائے

علی جیل محکمہ

۵	۴	۳	۲	۱
---	---	---	---	---

صحت کا سیکٹر -

- ۱۔ تعمیراتی کمروں کے مکانات برائے کاریز نوآباد
 عملہ محکمہ صحت مستونگ ۱۰۰۰۰۰۰۰/- روپے خورشید احمد
 طبی مرکز جاری کر دیئے گئے ہیں
- ۲۔ میڈیکل آفس کے لئے تین کمروں کے مکان ملتان
 اور سول ڈسپنسری کی تعمیر مستونگ ۱۰۰۰۰۰۰۰/- روپے حاجی غلام اکبر سول ہسپتال
 کام بنیاد سے شروع ہے۔
- ۳۔ تعمیراتی مرکز صحت اور رہائشی مکانات برائے ملتان
 مستونگ ۲۱۰۱۸۱۰۰۰/- روپے عبدالغنی نق لاگو
 پچھلے مالی سال میں ۱۰۰۰۰۰۰/- روپے خرچ ہوئے ہیں اور مزید کام باقی
 ہے اور مزید کام باقی
- ۴۔ تعمیراتی ہیلتھ یونٹ گدڑ قلات ۶۰۰۰۰۰۰/- روپے نور احمد ٹھیکیدار
 مبلغ ۶ لاکھ سکھل کرنے کیلئے
 ضرورت ہے۔
- ۵۔ میڈیکل آفس کے لئے تین کمروں کے مکان کی تعمیر
 ملتان ۱۰۰۰۰۰۰/- روپے ایکریل ٹھیکیدار
 مبلغ ایک لاکھ روپے خرچ
 ہوئے ہیں مزید ۳ لاکھ روپے
 درکار ہیں۔

تعلیمی سیکٹر -

- ۱۔ تعمیراتی سائنس بیورو سائنس بیورو اور تھل
 اور کلاؤڈ اور مسجید برائے ضلع لسبیلہ ۱۳۰۹۲۰۰۰/- روپے لدرھارام
 دو سو طلباء۔
- گذشتہ مالی سال ۸۷-۸۶ میں
 مبلغ ۹۰۱۶۰۰۰/- روپے خرچ
 ہوئے ہیں موجودہ مالی سال میں
 ۲۰۷۶۰۰۰/- روپے درکار
 ہیں۔

- ۳- بڑے بڑے ٹیج ورک (W-۲۵) " " (تین گروپ) محمد علی بخش [۲۰۸۵۱۰۰۰/۲۰۸۵۱۰۰۰] ورک کام کو مکمل کرنے کے لیے ہیں
- ۴- امپورٹڈ ایکڈمشنگ لکپاس لوشنگ روڈ " " حاجی اللہ بخش کام جاری ہے۔
- ۵- تعمیر ۲x۱۰۰ سپین بیلڈ کنسٹرکشن ضلع لسبیلہ - ۱۹۱۰۰۰۰۰/ حاجی ظفر محمد انڈیا کپنی مزید ۹،۳۴۱،۰۰۱ روپے کام کو مکمل کرنے کے لیے ضرورت ہے۔

ایس۔ ای۔ تربت۔

رواں مالی سال ۸۸-۸۷ میں ۶ سکیم اس وقت زیر تعمیر ہیں محکمہ حیوانات، محکمہ مال اور محکمہ صحت ۳ اور مرصعات و تعمیرات دارالحکومت تفصیل درج ذیل ہے۔

محکمہ حیوانات۔

ذیری فارم تربت اس کی کل لاگت ۶۰ لاکھ ۵۰ ہزار ہے رواں مالی سال کیلئے ۸ لاکھ رقم فراہم کی گئی ہے۔ اس سے دو عدد کوارٹر گریڈ ۱۷-۱۵-۱۰-۱۵-۱۰-۱۵ تعمیر کئے جائیں گے کام میرنڈر زمان ٹھیکیدار کو میڈرکے بعد دیا گیا ہے۔ اب تک اس سکیم پر کوئی خرچہ نہیں ہوا ہے گذشتہ سال ۳۳ لاکھ خرچ ہوئے ہیں۔

محکمہ مال۔

سرکٹ ۶ ڈس تربت۔ کل لاگت ۶۲ لاکھ ہے گذشتہ سال ۳۸ لاکھ کا خرچہ زمینی منزل کی ابتدائی تعمیر خرچہ ہوا ہے رواں مالی سال میں ۱۳ لاکھ ۱۳ ہزار روپے فراہم کئے گئے ہیں ان میں سے زمینی منزل کا تکمیل پہلی منزل کی تعمیر بوجہ چار کوارٹر گریڈ ۳-۱ کی تعمیر و تکمیل و چار دیواری کا تعمیر سال ۸۸-۸۷ میں ۶ لاکھ ۳۳ ہزار خرچہ ہوا ہے کل ۳۳ لاکھ ۳۳ ہزار کا خرچہ ہو چکا ہے مگر عملہ کی کمی کو کام دیا گیا ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵
۱۰ -	اپروومنٹ لیاری لاکھاروڈ	۱۱۱۲۱۳۰۰۰۰/-	۱۱۱۲۱۳۰۰۰۰/-	کام جاری ہے
۱۱ -	اپروومنٹ لیاری اور ماٹھ روڈ	۱۱۱۲۱۳۰۰۰۰/-	۱۱۱۲۱۳۰۰۰۰/-	کام جاری ہے
				بھگول رعلی محمد حاجی خاں امرڈ خالقداد
۱۲ -	اپروومنٹ کانٹراکٹراج روڈ	۵۴۱۹۴۰۰۰/-	۵۴۱۹۴۰۰۰/-	کام جاری ہے
۱۳ -	تعمیر پادھل لاکھاروڈ	۴۶۱۰۰۱۰۰۰/-	۴۶۱۰۰۱۰۰۰/-	کام جاری ہے
				ایم ایل چندا، ایل ایم سنگھ محمد صدیق کام ٹھیکیدار کے تین گروپ حوالہ کر دیا گیا۔
۱۴ -	شنگل روڈ میران پیرام گھوٹ	۱۳۱۳۹۱۰۰۰/-	۱۳۱۳۹۱۰۰۰/-	کام جاری ہے
۱۵ -	ایجنڈ شنگل وندر سوسانی روڈ	۱۰۰۰۰۰۰۰/-	۱۰۰۰۰۰۰۰/-	کام جاری ہے
	اپر ٹری سکول باگورجک ڈیپازٹ ورک	۵۱۰۰۰۰۰۰/-	۵۱۰۰۰۰۰۰/-	کام جاری ہے
	مشکے	۵۱۰۰۰۰۰۰/-	۵۱۰۰۰۰۰۰/-	کام جاری ہے
	مشکے	۵۱۰۰۰۰۰۰/-	۵۱۰۰۰۰۰۰/-	کام جاری ہے
	حاجی شہر	۵۰۰۰۰۰۰۰/-	۵۰۰۰۰۰۰۰/-	کام جاری ہے
	ضلع خضدار	۵۰۰۰۰۰۰۰/-	۵۰۰۰۰۰۰۰/-	کام جاری ہے
	پرائمری سکول ٹوڈنڈا گورجک ڈیپازٹ عملی	۱۱۰۰۰۰۰۰/-	۱۱۰۰۰۰۰۰/-	کام جاری ہے
	مڈل سکول ٹوبائی سکول پروار	۵۰۰۰۰۰۰۰/-	۵۰۰۰۰۰۰۰/-	کام جاری ہے
	تعمیر تین کمرے مڈل سکول لنہار	۲۰۰۰۰۰۰۰/-	۲۰۰۰۰۰۰۰/-	کام جاری ہے
	اپروومنٹ/ایکڈ شنگل کوٹ خضدار			کام جاری ہے
	کراچی روڈ (روڈھ سیکشن)			کام جاری ہے
۲۰ -	قلات انجیراہ سیکشن (۲۵)	۲۹۰۳۰۰۰۰۰/-	۲۹۰۳۰۰۰۰۰/-	کام جاری ہے
				مبلغ ۲۰ لاکھ روپے ۳ فٹ محمد تین گروپ) خرچ ہو چکے ہیں

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ لاگت
۱-	تعمیر ڈپنٹری و کوارٹر گریڈ ۱-۲ بمقام کلیرا	۳,۱۰۰,۰۰۰/- روپے
۲-	پرائمری اسکول کا درجہ بڑھا کر ٹول اسٹینڈرڈ تک لانا بمقام کلیرا	۳,۱۵۰,۰۰۰/- روپے
۳-	تعمیر ڈپنٹری و کوارٹر گریڈ ۱-۳ بمقام ولی دربار	۳,۱۰۰,۰۰۰/- روپے
۴-	پرائمری اسکول کا درجہ بڑھا کر ٹول اسٹینڈرڈ تک لانا بمقام پیرکوہ	۳,۱۵۰,۰۰۰/- روپے
۵-	سولہ بازار روڈ کو اینٹوں سے پکا کرنا۔	۲,۰۰,۰۰,۰۰۰/- روپے

چونکہ سال ۱۹۶۹ء میں کوٹلیکھنسی کو پراجیکٹ ایریا کا درجہ دیا گیا ہے اس لیے محکمہ مواصلات و تعمیرات اپنے ماتحت محکمے کو کوٹلیکھنسی میں کسی بھی ترقیاتی منصوبے کے لئے براہ راست قدم نہیں کرتی محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے محکمے کے توسط سے تمام فنڈز پراجیکٹ ڈائریکٹر کو دیے جاتے ہیں جو بعد متعلقہ محکمے کے ضلعی سربراہوں کو اگلے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت پراجیکٹ ڈائریکٹر ترسیل کرتا ہے موجودہ مالی سال کیلئے تاحال ADP کا فیصلہ تعطل میں ہے لہذا محکمے پاس ردار سال کا کوئی بھی ترقیاتی منصوبہ زیر تعمیر نہیں ہے۔

ایکسین نصیر آباد۔

Treasury Office

درائیں بارے تحریر خدمت ہے کہ نصیر آباد ڈویژن میں مندرجہ ذیل کام ہو رہے ہیں۔

ڈیرہ مراد جمالی میں - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷
Bungalow for Treasury Staff
یہ کام بھی ڈیرہ مراد جمالی میں ہو رہا ہے
Sohbat-Pur Hair din Road
اور یہ کام صحبت پور ڈویژن میں ہو رہا ہے
Usta Mohd Head Bage

محکمہ صحت :

۱۔ ڈاکٹر کوادر ٹرلو مند تخمینہ ۳ لاکھ ۹۱ ہزار گذشتہ سال ۳ لاکھ خرچ ہو چکا ہے اس سال ایک لاکھ ۹۱ ہزار سکیم کی تکمیل کا اٹا ہے ابھی تک خرچ نہیں ہے سکیم مالی سال مکمل ہو جائیگا محمد انور ٹھیکیدار کام کر رہا ہے۔

۲۔ لیڈی ڈاکٹر کوادر ٹرادر مارہ سے یہ سکیم ۵ لاکھ کا ہے ۳ لاکھ گذشتہ سال خرچ ہو چکے ہیں اس سال ۸۸-۸۷ میں مزید ۲ لاکھ رقم برائے تکمیل سکیم فراہم کئے گئے ہیں مسٹر داد بخش ٹھیکیدار کام کر رہے ہیں

۳۔ رورل ہیلتھ سنٹر ٹپ۔ لاگت ۷۵ ہزار فراہم کیا گیا ہے جس سے رہائشی مکانات گریڈ ۱۵-۱۱ گریڈ ۱۲-۱۱ اور گریڈ ۱۰-۵ تعمیر ہونے میں محمد انور ٹھیکیدار کو دیا گیا ہے اس سال کوئی خرچ نہیں ہوا ہے۔ کام جاری ہے۔

محکمہ مواصلات و تعمیرات - تعمیر شنگل روڈ کلاٹک تا مینو بازار اس سکیم کیلئے رواں مال سال

۸۸-۸۷ لاکھ ۵۰ ہزار مہیا کئے گئے ہیں۔ کام مسٹر محمود ٹھیکیدار کو ٹینڈر کے بعد دیا گیا۔

ایکسین کوہلو -

سال ۱۹۷۹ء سے ڈیرہ بگٹی ایجنسی پولی کورپوریشن کو پراجیکٹ ایریا کا درجہ حاصل ہے ضلعی سطح پر تمام دفاتر محکمہ پراجیکٹ ڈائریکٹر کے زیر نگرانی کام کرتے ہیں وہ ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات بوجپستان سے براہ راست کسی مد میں کوئی بھی فنڈ برائے ترقیات موصول نہیں ہوتا بلکہ فنڈ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے توسط سے پراجیکٹ ڈائریکٹر کو ملتا ہے اور پراجیکٹ ڈائریکٹر اس فنڈ کی ترسیل مختلف محکموں کو ان کے مرتب شدہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کرتا ہے۔

سال رواں کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت مندرجہ ذیل اسکیمات منظور ہوئے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات - معزز رکن مجھے یہ بتائیں کہ یہ کہاں لکھا ہے۔

میر عبد الکریم نوشیروانی :- صفحہ نمبر ۱۰ دیکھیں ایک کروڑ اٹھ لاکھ
کا حساب نہیں دیا گیا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات :- کدھر ہے صفحہ نمبر پر؟

مسٹر اسپیکر :- صفحہ نمبر پر تو کوئی اور سوال ہے۔

میر عبد الکریم نوشیروانی :- جناب والا! آپ دیکھیں تہ خانے اور گیزر کے بارے
میں صرف سات لاکھ بارہ ہزار روپے میں ایک ایک کروڑ کا حساب نہیں دیا گیا۔

مسٹر اسپیکر - نوشیروانی صاحب! آپ اپنا ضمنی سوال واضح کریں۔ ڈاکٹر صاحب آپ میٹھ جائیں

میر عبد الکریم نوشیروانی :- جناب والا! میں ایک کروڑ اٹھ لاکھ کا حساب
چاہتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر - کہاں پر ہے یہ ایک کروڑ کا حساب؟

اور یہ کام اوستہ محمد میں ہو رہا ہے۔ جن ٹھیکیداروں کو یہ کام دئے گئے ہیں انکے نام درج ذیل ہیں۔

گل محمد Treasury Office

Bungalow G-15-17) سکندر خان ۱۵-۱۷

Bungalow G-15-18) اللہ بخش ۱۵-۱۷

Sohbat-Pur Hair din Road سردار خان کھور

ammaal Bage Road غلام سردار لال

ترقیاتی کاموں کے علاوہ تھانے زراعت کے توسیع کے لئے رقم دی تھی وہ مالی سال میں توسیع پر خرچ کر دی گئی ہے۔

ان فنڈز کو زراعت کا توسیع پر خرچ کیا گیا اور ان سے گذشتہ مالی سال سے کوئی فنڈز

نہیں بچا۔

(نوٹ: فہرست انگریزی ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے)

وزیر مواصلات و تعمیرات

:- میرے معزز میر نے ایسا سوال پوچھا ہے جسکی مجھے

سمجھ نہیں آئی تاہم میں نے اس کا لکھا ہوا جواب پڑھ دیا ہے۔ اگر وہ ضمنی سوال کرتا چاہیں تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

میر عبد الکریم نوشیروانی ۱- جناب اسپیکر! منظر صاحب نے کہا کہ میری سمجھ

یہاں کا سوال نہیں آتا اور یہ سوال انکی سمجھ سے باہر ہے لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ یہاں دیا ہوا ہے سات کروڑ بارہ لاکھ خرچ ہوئے لیکن باقی ایک کروڑ اسی لاکھ اٹھائیس ہزار کا حصہ نہیں دیا گیا۔

ڈاکٹر محمد حیدر بلوچ وزیر مواصلات۔

مینٹنس سرکل کوٹ

گذشتہ سال ضلعی جیل کوٹ کے ملازمین از گریڈ ایک تا چار ۴-۱۱ اور گیارہ تا چودہ ۱۴-۱۱ کے لئے رہائشی و غیر رہائشی سہولتوں کی فراہمی پر مبلغ = ۱۳,۲۸,۱۳۳ روپے تھے جو کہ تمام مذکورہ کاموں پر خرچ کئے گئے۔
مبلغ = ۱۳,۱۰,۸۱۲ روپے پہلے دیئے گئے تھے جو کہ تمام مندرجہ بالا کاموں پر خرچ کر دیئے گئے اور کوٹ رقم نہیں بچی۔

پراجیکٹ ڈویژن کوٹ

تمام کام۔ علاوہ ایم پی اے فنڈ کے زیر تعمیر ہیں۔

جزوب، تفصیل درج ذیل ہے

نمبر شمار	کام کا نام	فنڈ	خرچ
۱-	بلوچستان ہائی کورٹ بلڈنگ کوٹ	۷۰,۱۰,۱۰۰۰/=	۷۰,۱۰,۱۰۰۰/=
۲-	سرکاری ملازمین کے لئے رہائشی مکانات		
۳-	کے تعمیراتی اور کالونی چین روڈ کوٹ	۱۱۰,۰۰,۱۰۰۰/=	۱,۵۵,۰۰,۰۰۰/=
۳-	اے ٹی آئی میں ۳ کمروں کے ہاسٹل کی تعمیر بلجی	۱۵,۰۰,۰۰۰/=	۱۵,۰۰,۰۰۰/=
۴-	محکمہ زراعت کے لئے رہائشی و غیر رہائشی		
	بلڈنگ کی تعمیر رانی باغ، ورلڈ بینک	۳۰,۴۰,۰۰۰/=	۳۰,۴۰,۰۰۰/=
۵-	گریڈ ۲۰-۲۲ بنگلوں کی تعمیر کوٹ	۴,۰۰,۰۰۰/=	۴,۰۰,۰۰۰/=

ایکسین بی اینڈ آر کوئٹہ

۱۹۹۱ گذشتہ سال ایم۔ پی۔ اے فنڈ کے علاوہ دوسرے مدوں میں بھی مندرجہ ذیل کاموں کے لئے دفتر کے مرتب شدہ تخمینہ جات کے مطابق فنڈ مہیا کیے گئے تھے۔

- ۱۔ تعمیر بی بمقام سسنگلی روڈ کل لاگت ۱۷۲۲۲۰۰۰ روپے۔
- ۲۔ سول سٹیشن کوئٹہ کے روڈوں کو مضبوط اور چوڑا کرنا کل لاگت ۷۷۹۷۱۰۰ روپے
- ۳۔ تعمیر ڈاکٹر کوہاٹر ۲ کمرے بمقام پنجپائی کل لاگت ۳۰۰۰۰۰ روپے

چونکہ فنڈ مرتب شدہ تخمینہ جات کے تحت مہیا کیے گئے تھے اس لئے ان میں بچت کی گنجائش نہیں تھی۔

ایکسین کنسٹرکشن کوئٹہ

(الف) گذشتہ مالی سال میں ترقیاتی کاموں کے سلسلے میں A-P-۳ فنڈ کے علاوہ فنڈ ملے ہیں۔

(ب) گذشتہ مالی سال کے فنڈ کی تفصیل اور خرچہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	کام کا نام	فنڈ برائے ۱۹۸۷-۸۸ء	خرچہ برائے ۸۸-۸۹ء	بقایا جات
۱۔	اسمبلی بلڈنگ کوئٹہ	۲۲۶۶۷۱ روپے	۱۱۵۱۱۵۱ روپے	۲۶۸۸۵۱ روپے
۲۔	مرمت بلڈنگ برائے مندرجہ ذیل کوئٹہ	۲۴۴۰۰۰ روپے	۲۴۴۰۰۰ روپے	
۳۔	مرمت جنرل اسمبلی بلڈنگ کوئٹہ	۲۴۳۰۰ روپے	۲۴۳۰۰ روپے	
۴۔	فیس برائے ڈیزائن چھت اسمبلی			
	بلڈنگ کوئٹہ	۲۹۰۰۰ روپے	۲۹۰۰۰ روپے	

ایکسین سٹی۔

- ۱۔ گذشتہ مالی سال ۸۴-۱۹۸۶ء میں ترقیاتی کاموں کے سلسلے میں ایم پی اے فنڈ کے علاوہ بھی محکمہ مواصلات و تعمیرات کی طرف سے بھی فنڈ ملتا رہتا ہے۔
- ۲۔ گذشتہ مالی سال ۸۴-۱۹۸۶ء میں درج ذیل کام ہوئے ہیں جنکی تفصیل حسب ذیل ہے۔
 - ۱۔ سبھی شاہرگ روڈ کی تعمیر۔ اس روڈ پر تمام فنڈ خرچ ہوا۔ کوئی فنڈ نہیں بچا یا گیا اور باقی فنڈ ملنے پر شروع ہوگا۔
 - ۲۔ کچھ۔ شاہرگ۔ ہرنائی روڈ پر کٹنگ۔ پلاٹسنگ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔
 - ۳۔ سول ہسپتال سبھی میں کام ہو رہا ہے اور ری سکیم تین مرحلہ ہے۔
 - ۴۔ کوئٹہ زیارت روڈ پر کام مکمل ہوا (رگروپ چار)
 - ۵۔ " " " " " " (رگروپ تیسرا)
 - ۶۔ " " " " " " (رگروپ دوسرا)
 - ۷۔ " " " " " " (رگروپ اول)
 - ۸۔ کچھ۔ شاہرگ۔ ہرنائی روڈ پر کٹنگ۔ پلاٹسنگ کا کام مکمل ہوا۔
 - ۹۔ " " " " " " " " " " " "
 - ۱۰۔ " " " " " " " " " " " "
 - ۱۱۔ رولر میلتھ سنٹر احمد ون زیارت روڈ پر کام مکمل ہوا۔
 - ۱۲۔ سول ہسپتال سبھی میں کام ہو رہا ہے۔
 - ۱۳۔ ہرنائی۔ شہر روڈ پر کلوارٹ اور بروج کا کام مکمل ہوا۔
 - ۱۴۔ کوئٹہ۔ زیارت روڈ پر کلوارٹ کا کام مکمل ہوا۔
 - ۱۵۔ کوئٹہ زیارت روڈ سے واچ پونک روڈ بنا یا گیا۔ اور کام مکمل ہوا۔

ایس۔ ای۔ تربت۔

گذشتہ ملا سال ۸۴-۱۹۸۶ء کی MAP ۸۱۶۵ فٹ کے علاوہ کل ۹ ترقیاتی سکیم زیر تعمیر مکران سسرکل میں تھے۔ ان میں سے محکمہ حیوانات ۲، ماہی گیری ۱، محکمہ مال ۲، محکمہ صحت ۳، اور محکمہ مہمصلات و تعمیرات ۱۔ انکی الگ تفصیل درج ذیل ہے۔ محکمہ حیوانات ڈیری فارم تربت تخمینہ ۶۰ لاکھ ۱۰ ہزار ہے۔ اس اسکیم پر ۲۳ لاکھ سالانہ خرچ ہے ڈیری فارم بلڈنگ کی تعمیر پر اور ۱۰ لاکھ مالی سال ۸۴-۱۹۸۶ء کو فراہم کیا گیا تھا جو کہ خرچ ہو چکا ہے کل خرچ ۳۳ لاکھ ہے ڈیری فارم کا بلڈنگ کی چھت پر ٹینکی زمین دوز ٹینکی آب رسائی کی لائن وغیرہ۔ مویشیوں کے چارہ ڈالنے کے کنڈوں کی تعمیر ۳۶ عدد دودھ نکالنے کے کمرے ۴ دو عدد کوارٹر برائے طائزین

۲۔ پولٹری فارم پسلی۔ لاگت ۱۸ لاکھ ۳۵۔ ہزار اس اسکیم پر گذشتہ سال ۱۳ لاکھ ۳۵۔ ہزار خرچ پولٹری کی بلڈنگ بمعہ کوارٹر ۲۔ کی تکمیل مالی سال ۸۴-۱۹۸۶ء کو مزید گریڈ ۱۵ کا ایک کمرہ بنا ہے کل خرچ ۱۸ لاکھ ۳۵ ہزار ہوا ہے سکیم مکمل ہے۔

محکمہ ماہی گیری۔ (فشریزہ)

۲۵،۷۸۰۰۰ ہے سابقہ خرچ ۱۰،۲۹۰۰۰ ہے مالی سال ۸۴-۸۶ میں ۱۵،۳۹۰۰۰ فنڈ مہیا کیے گئے تھے جن سے مکانات گریڈ ۱۴-۱۵-۲ گریڈ ۱۰-۵-۳ اور گریڈ ۲-۱-۲ مکمل کئے گئے ہیں کل خرچ ۲۵،۷۸۰۰۰ ہوئے ہیں۔

محکمہ مال۔ سرکٹ ہاؤس تربت۔ لاگت ۶۲ لاکھ ۴ سابقہ خرچ ۵ لاکھ ہے اس مال سال ۸۴-۱۹۸۶ء میں مزید ۳۳ لاکھ کا خرچ ہو چکا ہے مزید گریڈ ۲-۱ کے ۲ کوارٹر بھی تعمیر ہو چکے ہیں سکیم جاری ہے اب تک ۲۸ لاکھ خرچ ہو چکا ہے۔

محکمہ صحت - (۱۱) رورل ہیلتھ سٹرمنڈ - اس سکیم کا تخمینہ (۲۰۱۰/۱۱) ہے اس سے مال

سال ۸۶-۸۷ کو ایک لیڈی ڈاکٹر کا بنگلہ اور ہسپتال کی چار دیواری پر ۸ لاکھ ۳۰ ہزار خرچ ہو چکے ہیں -
 ۲۱ ہیلتھ سٹرمنڈ - لاگت / ۵۱۰۰۰ ۲۳۱۷ سے مالی سال ۸۷-۸۶ کو ۷ لاکھ ملے تھے جو کہ ہیلتھ سٹر
 کی عمارت پر خرچ ہوئے ہیں - باقی سکیم دوسرے سال تک جاری ہے -

۳- ڈاکٹر کو ارٹر -

بلور منڈ لاگت / ۲۹۱۰۰۰۰ ہے مالی سال ۸۷-۸۶ کو ۳۰۰،۰۰۰ ملے تھے جو کہ خرچ ہو چکے ہیں
 سکیم دوسرے سال تک جاری ہے -

لیڈی ڈاکٹر کو ارٹر -

اور ماٹروہ - اسکی لاگت ۵ لاکھ ہے مالی سال ۸۷-۸۶ کو ۳ لاکھ ملے تھے جو کہ بلڈنگ کی تعمیر پر خرچ ہو چکے ہیں
 سکیم اگلے سال تک جاری ہے محکمہ مواعصلا ت و تعمیرات تعمیرات کو رانا لا اس پل کا لاگت بغیر ملحقہ سڑک
 (APPROACH ROAD) ۲۱۰،۰۰۰ ملین ہے پل مکمل ہے اس پر مالی سال ۸۷-۸۶ کو ۲۲ لاکھ ۱۰ ہزار خرچ ہوئے ہیں
 (Approach Road) کے لیے مزید ۳۶ لاکھ درکار ہیں جو کہ گورنمنٹ نے ابھی تک نہیں
 کئے ہیں -

ایس ای خضدار

ترقیاتی کام

نمبر شمار	کام کا نام	گذشتہ مالی سال ۱۹۸۲-۸۳ میں جو رقم مختص کی گئی ہے	جو رقم خرچ کی گئی	جو رقم پائی گئی ہے	کیفیت
اینگریٹیکل سیکٹر					
۱۔ تعمیر کوآرڈرنگ ڈپارٹمنٹ ۱۲-۱۱-۱۱					
	لیبر پی او۔ خضدار	۳۱۶۰۰۰۰/-	۳۱۶۰۰۰/-	—	کام مکمل ہے لیکن ٹھیکیدار مبلغ ۳۰۰۰۰/- بقایا جات ہے ہنزلا لائسنس کی جلد از جلد کیا جائے۔
۲۔	ایضاً۔ ایضاً خانانہ	۱۹۲۰۰۰/-	۱۱۹۲۰۰۰/-	—	ایضاً ۱۸۰۰۰/- اور ۱۰۰۰۰/-
۳۔	ایضاً۔ ایضاً ۵-۵-۸	۳۱۶۲۰۰۰/-	۲۱۶۲۰۰۰/-	—	بقایا جات ہیں۔
لائسٹ اسٹاک					
۱۔	تعمیر شفا خانہ جرنات خضدار	۳۱۹۳۰۰۰/-	۳۰۹۳۰۰۰/-	—	کام مکمل ہے۔
۲۔	ایضاً۔ قلات	۱۲۰۳۸۰۰۰/-	۱۳۰۳۸۰۰۰/-	—	"
۳۔	ریستونگ	۹۰۳۶۰۰۰/-	۹۰۳۶۰۰۰/-	—	کام مکمل کر نیکیے ۱۱۰۰۰/-
۴۔	تعمیر ہسپتال بسہ جرنات قلات	۸۶۳۶۰۰۰/-	۸۱۲۶۰۰۰/-	—	
۵۔	تعمیر شفا خانہ جرنات قلات ریستونگ منگوچر	۶۱۰۰۰۰۰/-	۶۱۰۰۰۰۰/-	—	کام مکمل کرنے کے لئے ۱۱۵۰۰۰۰/- اور ضرورت ہے

پی پی اینڈ ایچ سیٹر

۱۔ تعمیر رہائشی مکانات خضدار		
۲۔ آئی ایضادے رفرورڈنگ نیشنل ہائی وے۔	۳۷۶۵۱۰۰۰/-	۳۷۶۵۱۰۰۰/-
۳۔ مرمت عام و خاص جہازے بڈنگ۔	۳۲۱۵۵۱۰۰/-	۳۲۱۵۵۱۰۰/-
۴۔ ایفٹا سول بڈنگ۔	۴۱۵۰۰۰۰/-	۴۱۵۰۰۰۰/-
۵۔ ایگرو پکچر بڈنگ۔	۲۷۳۱۵۰۰/-	۲۷۳۱۵۰۰/-
۶۔ جیل بڈنگ۔	۵۱۲۶۰۰۰/-	۵۱۲۶۰۰۰/-

ایکسین بی اینڈ آر کوہلو۔

الف) سال ۱۹۷۹ع کے پورا سیمینٹیشن ڈیپارٹمنٹ کی ایفٹا کو پراجیکٹ ایریا کا درجہ حاصل ہے اور تمام تر مکانات دو پراجیکٹ ڈائریکٹریٹ کو لو کے زیر نگرانی کام کر رہے ہیں یہاں درج ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات براہ راست کسی بھی مدین کسی بھی ترقیاتی منصوبے کیلئے فنڈ مہیا نہیں کرتی بلکہ فنڈ سوبائی محکمہ منصوبہ بندی و ترقیاتی بوجھستان کے توسط سے پراجیکٹ ڈائریکٹریٹ کو دیئے جاتے ہیں اور پراجیکٹ ڈائریکٹریٹ کی ترسیل مختلف محکموں کو ان کے مرتب شدہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کی مطابق کرتا ہے گذشتہ سال تک محکمہ مواصلات تعمیرات پراجیکٹ ڈائریکٹریٹ کے توسط سے جو فنڈ مہیا کئے گئے ہیں ان کی تفصیل جزیب ۲۲ میں درج ہے۔

ب) پراجیکٹ ڈائریکٹریٹ سے جو بھی فنڈ موصول ہوا ہے اس میں کوئی بھی رقم سرکار کو واپس نہیں کی گئی ہے کیونکہ یہ رقم ان منصوبوں کے لئے ناکافی تھی اور موجودہ مال سال میں ان منصوبوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ رقم مختص کی گئی ہے جو منصوبے گذشتہ سال سے رو بہ عمل ہیں ان کی تفصیل ذیل میں ہے۔

نمبر شمار	کام کا نام	فند	غزج
۱-	ڈی ایف اور رہائش گاہ کی تعمیر	۲,۵۱,۰۰۰/-	۲,۱۳,۰۰۰/-
۲-	پولیسٹل ایکٹ دفتر کی تعمیر	۹۱,۰۰۰/-	۷۸,۳۰۰/-
۳-	مشترکہ دفتر کی چھت کی دوبارہ تعمیر	۳,۰۰,۰۰۰/-	۲,۹۶,۰۰۰/-
۴-	پی اے بنگلہ کی سڑک کی پختگی اور حد بندی دیوار کی تعمیر	۳,۰۰,۰۰۰/-	۳,۱۶,۵۰۰/-
۵-	۵ اکڑ پھولیاں کی رہائش گاہ اور زمین کروں پر مشتمل دفتر کی تعمیر	۲,۱۵,۰۰۰/-	۲,۱۵,۰۰۰/-
۶-	مست توکل بابا کے لنگر خانے کی تعمیر	۲,۰۰,۰۰۰/-	۱,۹۹,۰۰۰/-
۷-	ٹڈل سکول کوڑھٹے شہر کی عمارت کی درستگی	۸,۰۰,۰۰۰/-	۷,۵۱,۰۰۰/-
۸-	انٹر کالج کی حد بندی دیوار کی تعمیر	۳,۰۰,۰۰۰/-	۱,۹۷,۰۰۰/-
۹-	کوٹوالی سبھی میں کچھ سڑکوں کی درستگی	۳,۲۰,۰۰۰/-	۲,۱۹,۰۰۰/-
	(i) بنگلہ گریڈ ۱۹-۱۸ = دو عدد		
	(ii) کوڑھٹے ۱۰-۵ = دو عدد		
	(iii) بنگلہ ۱۷-۵ = ۲		
	(iv) کوڑھٹے ۲-۱ = ۱۰		
	۲- تعمیر بنگلہ گریڈ ۱۹-۱۸ خضہ اور برائے		
	(پی ایٹھ ڈی پارٹمنٹ)	۷,۰۰,۰۰۰/-	۷,۰۰,۰۰۰/-
۳-	تعمیر رہائشی مکانات - کھڈ کچر (مترنگ)	۱۶,۴۸,۰۰۰/-	۱۶,۴۸,۰۰۰/-

نمبر شمار	کام کا نام	گذشتہ مالی ۱۹۸۶-۸۷	جو رقم خرچ کی گئی	جو رقم بچا گیا ہے	کیفیت
	تعلیمی سیکٹر -				

۱- تعمیر سٹینس بیبارٹری سائینس

۹۱۱۶۰۰۰/-	۹۱۱۶۰۰۰/-	روم سٹور کوارٹرز اور مسجد
		برائے طلبہ اور تھل -

ٹرانسپورٹ اور مواصلات -

۱۰۰۰۰۰۰/-	۱۰۰۰۰۰۰/-	۱) خضدار - کرن بھٹو کوٹ روڈ
۲۶۰۰۰/-	۲۶۰۰۰/-	۲) تعمیر پبلک ٹرانزپورٹ سٹیشن
۲۶۰۰۰/-	۲۶۰۰۰/-	۳) حب دیو پٹی روڈ
۳۰۰۰۰/-	۳۰۰۰۰/-	۴) اپرومنٹ لیاری لاکھڑ روڈ
۲۰۲۰۸۰۰۰/-	۲۰۲۰۸۰۰۰/-	۵) اپرومنٹ لیاری اڈھاڑ روڈ

نیشنل ہائی وے (آر سی روڈ) (A-D-P) روڈ

			۱- اپرومنٹ ایکسپریس کوٹ خضدار
۷۰۵۰۰۰/-	۱۵۰۰۰۰/-	۲۲۰۵۰۰۰/-	کراچی روڈ (روڈ سیکشن)
			۲- ایضاً - قلات - خضدار
۲۶۴۵۰۰۰/-	۱۸۰۰۰۰۰/-	۲۲۰۵۰۰۰/-	سیکشن (۲۵-۸۱)
			۳- ایضاً لکپاس نوشکی روڈ -
۵۰۰۰۰۰/-	۲۱۰۵۸۰۰۰/-	۲۶۰۵۹۰۰۰/-	(۲۰-۷)

غیر ترقیاتی کام۔

اند مرمت عام و خاص راعون روڈز) - ۱،۳۰،۸۲۶،۱۰۰/- - ۱،۳۰،۸۲۶،۱۰۰/-
 (ا)۔ ایضاً راعے تھری روڈز) - ۸،۰۰،۰۰۰/- - ۸،۰۰،۰۰۰/-

نوٹ: انگریزی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:۔ (ضمنی سوال) جناب والا! جب جنرل شریک مرمت پیمپس ہزار روپے خرچ کر دیتے ہیں تو میں ان کے متعلق ضمنی سوال کیا کروں یہ اسمبلی ہے اس پر کروڑوں روپے خرچ کئے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:۔ جناب والا! یہ تو جنرل شریک پر منحصر ہے کہ وہ کس نوعیت کا ہے ایک جنرل شریک قیمت چار ہزار روپے بھی ہوتی ہے اور کئی جنرل شریک مہنگے ہوتے ہیں دیکھا جاتا ہے کہ جنرل شریکس نوعیت کا ہے اور اس میں کتنا کام ہوا ہے اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے جتنا خرچ ہوا ہے وہ آپ کو بتا دیا گیا ہے اگر آپ کو شک ہے تو جنرل شریک اسمبلی بلڈنگ میں لگا ہوا ہے آپ جا کر اس کو دیکھ لیں اور مجھے بتادیں کہ اس میں کیا کام ہوا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:۔ جناب والا! جنرل شریک کو تو چھوڑو ہوسٹل کی جو انہوں نے چار دیواری بنائی ہے جس پر دو لاکھ سینتالیس ہزار روپے خرچ ہوا ہے اس کی فاؤنڈیشن صرف ڈیڑھ فٹ اینٹ کی ہے اور اوپر گولنگی ہوئی ہے۔ دیوار تو خالی اینٹوں سے بنی ہوئی ہے اس پر اتنے پیسے کیوں خرچ ہوئے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات؛

جناب اسپیکر! یہ تو کوئی بڑی بات نہیں ہے یہ دیوار نزدیک ہے اور موجود ہے آپ اس کو کسی وقت چیک کر سکتے ہیں جہاں تک دو لاکھ روپے کی باؤنڈری وال کا تعلق ہے یہ تو بہت کم ہے میں نے تو بت ہائی اسکل کی چار دیواری کے لئے ایک لاکھ ستر ہزار روپے خرچ کئے ہیں جو میں نے اپنے فنڈ سے دسے ہیں۔ دو لاکھ کی چار دیواری اس بڑی بلڈنگ کے لئے کیا یہ تو موجود ہے آپ اسکو بے شک چیک کریں۔

میر عبد الکریم نوشیروانی؛

جناب والا! میں یہ نہیں کہتا کہ صرف چار دیواری میں نقص ہے آپ نے جو بلڈنگ بنائی ہے وہ بھی کریک ہے اور ایم پی اے ہوٹل جس پر کروڑوں روپے خرچ ہوئے ہیں وہ کریک ہو رہے

وزیر مواصلات و تعمیرات؛

ایم پی اے ہوٹل تو کھڑا ہے ٹھیک ہے اس کو کیا ہو گیا ہے اس میں آپ کو کوئی نقص نظر آتا ہے تو بتادیں ہم درست کر دیں گے کوئی بات نہیں ہے۔

سردار دینار خان کرد؛

جناب اسپیکر! اسمبلی کے متعلق تو یہاں بہت سے سوالات و جوابات ہوئے ہیں لیکن یہاں کی مسجد کا کوئی ذکر نہیں ہے جو مسجد بنائی ہے اس کے خرچ کا کوئی ذکر نہیں ہے

مسٹر اسپیکر؛

مسجد کے لئے بھی ہو رہا ہے اس کیلئے جا صاحب نے دس لاکھ روپے دیئے ہیں انشاء اللہ اس پر کام شروع کریں گے۔

سردار دینار خان کرد؛

جناب والا! میں نے پہلے ایک سوال بھیجا تھا جس کا جواب مجھے اسمبلی میں نہیں ملا ہے میں نے پوچھا ہے کہ پارلیمانی میکرٹری اور مشیر اسمبلی میں سوالات کر سکتے ہیں یہ تو حکومت

کا حصہ ہیں اور تنخواہ لیتے ہیں اس کا تحریری جواب تو آپ نے مجھے دے دیا ہے کیا اس کی کاپی سب کو دے ہے؟

مسٹر اسپیکر :- جہاں تک سوال پوچھنے کا تعلق ہے آپ اسپیکر سے کوئی سوال نہیں کر سکتے ہیں البتہ اسپیکر کے چمبر میں جا کر ان سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں کسی معزز رکن کو ہاؤس میں اسپیکر سے سوال پوچھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

تاہم آپ نے جو اعتراض اٹھایا تھا اس کا جواب آپ کو تحریری دے دیا گیا ہے کہ اسمبلی کے قواعد و انضباط کا رکن رو سے پارلیمانی سیکریٹری اور مشیر پر ایسی کوئی پابندی نہیں ہے کہ وہ سوال نہیں کر سکتے ہیں اور اسمبلی کی بحث میں حصہ لے سکتے ہیں سوالات کر سکتے ہیں اس کے علاوہ تحریک التوا، تحریک استحقاق اور سوالات پیش کر سکتے ہیں یہ انکا حق ہے جہاں تک کا بیٹہ کا تعلق ہے یہ انکی مشترکہ ذمہ داری ہے اور یہ انکی حکومت ہے۔

اس کے علاوہ کا بیٹہ کا کوئی وزیر نہ تحریک التوا پیش کر سکتا ہے اور نہ تحریک استحقاق پیش کر سکتا ہے اور نہ سوال کر سکتا ہے میں نے اس کی وضاحت میں آپ کو خط لکھا تھا اور آپ کا احترام کرتے ہوئے جواب دیا تھا اور آپ سے زبانی گفتگو ہوئی تھی میرے خیال میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اور یہ ہماری چھوٹی سی اسمبلی ہے اگر ہم ان سب لوگوں پر پابندی لگا دیں تو یہاں کوئی بات کرنے والا نہیں ہوگا۔ اس لئے مشیروں اور پارلیمانی سیکریٹری پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

سردار پتار خان کریم
میں نے تو صرف ایک قانونی بات پوچھی تھی کہ یہ لوگ بات کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے ہیں۔ کیا انکو وزیر اعلیٰ کی اجازت ہے۔

مسٹر اسپیکر :- ان کو نہ وزیر اعلیٰ کی اجازت کی ضرورت ہے اور نہ کسی دیگر کی اجازت کی ضرورت ہے وہ اس ہاؤس کے ایک رکن ہیں رکن کی حیثیت سے انکو یہ حق حاصل ہے تاہم میں یہ عرض کرتا ہوں کہ نو مشیروانی صاحب

مجھے چوڑے سوالات کرتے رہتے ہیں ہم انکو آئندہ اجازت نہیں دیں گے وہ مختصر اور جامع سوال کرے جو اڈس میں زیر بحث لانے سے تعلق رکھتا ہو میرے خیال میں سارے بلوچستان کے متعلق سوال کرنا غلط بات ہے جسکے متعلق وہ خود بھی نہیں جانتا ہے کیا ضمنی سوال کروں۔

وزیر اعلیٰ :-

جناب اسپیکر! میں اسکی کچھ وضاحت کروں ہم نے تو اپنی پوری پارلیمنٹری زندگی میں یہ دیکھا ہے کہ کسی وزیر یا مشیر نے تحریک التوا پیش کی ہو یا کوئی سوال پیش کیا ہو یا ایڈوانسز نے کیا ہو لیکن چونکہ جناب اسپیکر صاحب!

آپ نے اجازت دی ہوئی ہے اور یہاں اسمبلی کے قواعد و ضوابط بھی موجود ہیں اگر کسی بھائی کی سمجھ میں قواعد و ضوابط سمجھ نہیں آتے تو انکو سمجھنا چاہیے کہ جو پارلیمنٹری سیکرٹری ہیں مشیر ہیں وہ بھی حکومت کا حصہ ہیں جو مراعات وزیر صاحبان کو ملتی ہوئی ہیں وہی مراعات ایڈوانسز صاحبان کو پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کو ہیں وہ خود حکومت کا حصہ ہیں اور اگر وہ خود حکومت پر تنقید کرتے ہیں تو اسکا مطلب ہے وہ خود اپنے آپ پر تنقید کرتے ہیں اگر یہ بات کسی کی سمجھ میں نہ آئے تو اسکو سمجھنا چاہیے یہ قواعد و ضوابط کا احترام کریں تو یہ بہتر اور مناسب ہوگا۔

میر عبدالحکیم نوشیروانی :-

جناب اسپیکر! میں جام صاحب کا مشکور ہوں لیکن میں تو چاہتا ہوں کہ حکومت کی کارکردگی عوام کے سامنے لاؤں تاکہ ہماری حکومت کی کارکردگی کا سب کو پتہ چلے۔

مسٹر ڈی پی اسپیکر :-

جناب والا! سب غیر متعلقہ باتیں ہو رہی ہیں اب دفعہ سوالات ہے لیکن غیر متعلقہ باتیں چل رہی ہیں۔

میر عبد الکریم نوشیروانی :- جناب والا! میں جاآ صاحب سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ وزیر صاحب کی بات نہ کریں اور اگر وزیر صاحب کو ٹی غلطی کریں تو ہم اسکی نشاندہی کریں کہ آپ غلط کر رہے ہیں اور اگر ہم اپنی حکومت کا چوبیس گھنٹے تعریفیں کریں تو یہ فائدہ نہیں ہے۔

مسٹر اسپیکر :- آپ اپنا تالا خود توڑ دیں اور پارلیمانی سیکرٹری کا عہدہ چھوڑ دیں۔

میر عبد الکریم نوشیروانی :- جناب والا! یہ میرا بنیادی حق ہے میں اسمبلی کا ممبر ہوں اگر آپ چاہتے ہیں تو خوش آمدید۔ بطور ممبر بھی یہ حق ادا کر سکتا ہوں۔

میر عبد الغفور بلوچ :- (ضمنی سوال) جناب والا! اس سوال کے جواب میں ایک جگہ دیا ہوا ہے تعمیر پل اگر کورانالا اس پل پر بائیس لاکھ دس ہزار خرچ ہوا ہے لیکن اپروچ روڈ کیلئے مزید چھتیس لاکھ درکار ہیں جو کہ گورنمنٹ نے ابھی تک مہیا نہیں کیئے ہیں اور اسے ڈی پی سے بھی نکال دیا ہے پل جو تھا بنا ہوا ہے جب تک اپروچ روڈ نہیں ہوگی کام کیسے چلے گا۔ آپ اپروچ روڈ کیلئے پیسے کب دیں گے۔

آغا عبد الظاہر :- جناب والا! سیکرٹری بی اینڈ آر ہاؤس کے فلور پر گھوم رہے ہیں کسی سیکرٹری کو ہاؤس کا فلور کراس کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

مسٹر اسپیکر :- میں سیکرٹری بی اینڈ آر سے کہتا ہوں کہ وہ ہاؤس کے فلور پر نہیں

جاسکتے ہیں۔ لہذا سرکاری افسران کو بھی ہاؤس کے آداب ملحوظ رکھنے چاہئیں۔ اگلا سوال۔

۳۲۲۔ میر عبدالکریم نوشیروانی :-

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطہح فرمائیں گے کہ حکمہ مواصلات و تعمیرات میں انجنیئرز کی تعداد کتنی ہے اور کس سکیل میں ہیں اور کن اضلاع میں تعینات ہیں نیز بی۔ ای کی ڈگریاں نہ رکھنے والے انجنیئرز کے نام نوکل / ڈومیسٹل کی تفصیل دیکھتے

وزیر مواصلات و تعمیرات :-

حکمہ تعمیرات و مواصلات میں کل ایک سو باون ۱۵۲ انجنیئرز ہیں جن کی مکمل تفصیل بیان کی گئی ہے۔

لسٹ آف انجنیئرز محکمہ تعمیرات و مواصلات

نمبر شمار	نام	تعلیمی معیار	عہدہ	گریڈ	موجودہ تعیناتی	نوکل ڈومیسٹل
۱	جناب سلطان حمید ظوی	بی ای سول	سپرنٹنڈنگ انجنیئر	بی۔ ۲	بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کوئٹہ	کوئٹہ
۲	سید اظہر حسین زیدی	" " "	" " "	بی۔ ۱۸	بلوچستان اتھارٹی	ثروپ
۳	جناب شہزاد احمد ملک	" " "	" " "	بی۔ ۱۹	منظور تعیناتی	کوئٹہ
۴	جناب رحیم خان زرگون	" " "	" " "	بی۔ ۲۰	سیکرٹری محکمہ تعمیرات و مواصلات کوئٹہ	
۵	جناب عبدالغفور بلوچ	بی ایس سی (سول)	سپرنٹنڈنگ انجنیئر	بی۔ ۱۹	سپرنٹنڈنگ انجنیئر بی اینڈ آر سرکل نور آباد مکران	
۶	جناب عبدالسمیع مدانی	بی ایس سی (سول)	سپرنٹنڈنگ انجنیئر	بی۔ ۱۹	چیف انجنیئر محکمہ تعمیرات و مواصلات کوئٹہ	
۷	جناب کرم خان بوگرانی	بی ای (سول)	" " "	بی۔ ۱۹	سپرنٹنڈنگ انجنیئر بی اینڈ آر سرکل کوئٹہ	مورلائی
۸	جناب علی احمد بلوچ	" " "	" " "	بی۔ ۱۹	سپرنٹنڈنگ انجنیئر بی اینڈ آر سرکل قلات	مکران
۹	جناب جہانگیر بلوچ	بی ایس سی (سول)	ایگزیکٹو انجنیئر	بی۔ ۱۹	پبلنگ سپرنٹنڈنگ انجنیئر بی اینڈ آر سرکل مکران	سبی

نمبر شمار	نام	تعلیمی معیار	عہدہ	گریڈ	موجودہ تعیناتی	لوکل ڈویژن
۱۰	جناب ناصر علی	بی اے (سول)	سپرٹنڈنٹ انجنیئر	بی-۱۹	سپرٹنڈنٹ انجنیئر بی اینڈ سیل کوئٹہ	کوئٹہ
۱۱	جناب ظہور الحسن	بی ایس (سول)	" " "	بی-۱۹	ڈپٹی سیکریٹری نیشنل ہائی وے بورڈ	کوئٹہ
۱۲	جناب محمد حنیف خان	" " "	" " "	بی-۱۹	سپرٹنڈنٹ انجنیئر بی اینڈ آر سیکرل کوئٹہ	کوئٹہ
۱۳	جناب محمد اسلم لہری	بی اے (سول)	ایگزیکٹو انجنیئر	بی-۱۸	ایگزیکٹو بی اینڈ آر ڈویژن نوشکی	کوئٹہ
۱۴	جناب غلام محمد بلوچ	" "	سپرٹنڈنٹ انجنیئر	بی-۱۹	سپرٹنڈنٹ انجنیئر بی اینڈ آر سیکرل سبی نصیر آباد	
۱۵	جناب زاہد عبدالاحد	" "	" " "	بی-۱۹	سپرٹنڈنٹ انجنیئر سیکرل کوئٹہ	کوئٹہ
-۱۶-						
۱۷	جناب قمر الدین	" " "	" " "	بی-۱۸	ایگزیکٹو انجنیئر بی اینڈ آر ڈویژن ہبلہ	قلات
۱۸	جناب عبدالرشید الحق	" " "	" " "	بی-۱۸	رخصت ہراسے علاج معالجہ بیرون ملک پشین	
۱۹	جناب عنایت اللہ بابھی	" "	سپرٹنڈنٹ انجنیئر	بی-۱۹	سپرٹنڈنٹ انجنیئر بی اینڈ آر سیکرل لورالائی	کوئٹہ
۲۰	جناب محمد اعظم بچان	" "	ایگزیکٹو انجنیئر	بی-۱۸	ایگزیکٹو انجنیئر ٹیکنیکل آفسر صنعت انجنیئر آفس کوئٹہ	کوئٹہ
۲۱	جناب عمر فاروق	" "	ہذا	بی-۱۸	ایگزیکٹو انجنیئر بی اینڈ آر ڈویژن کوئٹہ	کوئٹہ
۲۲	جناب ملا محمد	" "	ہذا	بی-۱۹	ایگزیکٹو انجنیئر انجنیئر بی اینڈ آر ڈویژن اوتھل چانی	
۲۳	جناب سردار محمد	بی ایس (سول)	ہذا	بی-۱۹	ایگزیکٹو انجنیئر بی اینڈ آر ڈویژن ٹروپ	پکھی
۲۴	جناب قاضی امان اللہ	بی اے (سول)	ہذا	بی-۱۹	ایگزیکٹو انجنیئر پروجیکٹ ڈویژن فناری روڈ لورالائی	
۲۵	جناب ارشد مجید	" "	ہذا	بی-۱۹	ایگزیکٹو انجنیئر محکمہ تعمیر	کوئٹہ
۲۶	جناب جاوید ضوی	بی اے (سول)	ہذا	بی-۱۹	ڈپٹی ڈائریکٹر بی اینڈ سیل کوئٹہ	کوئٹہ
۲۷	جناب محمد کلیم ناصر	" "	ہذا	بی-۱۹	ایگزیکٹو انجنیئر بی اینڈ آر ڈویژن قلات لورالائی	
۲۸	جناب کلیم اللہ شیرانی	بی اے (سول)	ایگزیکٹو انجنیئر	بی-۱۸	ایگزیکٹو انجنیئر بی اینڈ آر ڈویژن پکھی ٹروپ	
۲۹	جناب مظفر علی بھگوانی	" "	ہذا	بی-۱۹	منظر برائے تعیناتی	کوئٹہ

نمبر شمار نام	تعلیمی معیار	عہدہ	گریڈ	موجودہ تعیناتی	کوال ڈویژن
۳۰	جناب منگراج	ہذا	بی-۱۸	ایگزیکٹو انجینئر محکمہ لیسر	کچی
۳۱	جناب پیر بخش بلوچ	ہذا	بی-۱۸	ایگزیکٹو انجینئر ایئر آر ڈویژن حضرت کچی	
۳۲	جناب محمد عثمان کامی بی اے ایگزیکٹو	ہذا	بی-۱۸	ایگزیکٹو انجینئر مینٹنس ڈویژن تھری کوئٹہ	
۳۳	جناب مظفر حسین قریشی بی اے (سول)	ہذا	بی-۱۹	ایگزیکٹو انجینئر ایئر آر ڈویژن پشین	کوئٹہ
۳۴	جناب نصیر اللہ	ہذا	بی-۱۷	ایگزیکٹو انجینئر کنسٹرکشن ڈویژن اون کوئٹہ	
۳۵	جناب عبداللہ بلوچ	ہذا	بی-۱۷	ایگزیکٹو انجینئر ایگزیکٹو ایئر ڈویژن کوئٹہ حضرت	
۳۶	جناب غلام نبی بلوچ	ہذا	بی-۱۸	ایگزیکٹو انجینئر پریگریس ایئر پلاننگ کوئٹہ قلات	
۳۷	جناب محمد انور بلوچ	ہذا	بی-۱۸	ٹرینینگ بیرون سک	حضرت
۳۸	جناب نصیر احمد دانی	ہذا	بی-۱۸	ٹرینینگ بیرون سک	کوئٹہ
۳۹	جناب حسین شاہ قریشی	ہذا	بی-۱۹	ایگزیکٹو انجینئر ایئر آر ڈویژن اورانی ٹروپ	
۴۰	جناب رشید احمد بلوچ	ہذا	بی-۱۸	ایگزیکٹو انجینئر ایئر آر ڈویژن کوئٹہ مکران	
۴۱	جناب ضیاء احمد مرزا	ہذا	بی-۱۹	ایگزیکٹو انجینئر پاکستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کوئٹہ	کوئٹہ
۴۲	جناب اللہ ترین	ہذا	بی-۱۸	ایگزیکٹو انجینئر ایئر آر ڈویژن سہ پشین	
۴۳	جناب سلیم رضا	ہذا	بی-۱۸	ایگزیکٹو انجینئر ایئر آر ڈویژن چیمبر	کوئٹہ
۴۴	جناب بشیر احمد بلوچ	ہذا	بی-۱۸	ایگزیکٹو انجینئر مینٹنس ڈویژن ڈوم ڈیپارٹمنٹ قلات	
۴۵	جناب جاوید خان منور خیل	ہذا	بی-۱۸	ایگزیکٹو انجینئر کنسٹرکشن ڈویژن کوئٹہ ٹروپ	
۴۶	جناب فیصل احمد میٹکا بی ای (سول)	ہذا	بی-۱۸	ایگزیکٹو انجینئر ایئر آر مسرکی نصیر آباد قلات	
۴۷	جناب شاہ محمد کامی	ہذا	بی-۱۸	ایگزیکٹو انجینئر ایئر آر مسرکی تربت	کوئٹہ
۴۸	جناب بلال خان منور خیل	ہذا	بی-۱۸	ایگزیکٹو انجینئر ایئر آر درگشاہ کوئٹہ ٹروپ	
۴۹	جناب فدا علی پکڑتی	ہذا	بی-۱۸	ایگزیکٹو انجینئر ایئر آر ڈویژن کوھلو کوئٹہ	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۱۹۰	جناب اکبر علی پوچ	بی ای (سول)	اسسٹنٹ انجینئر	بی-۱۷	منظر برائے تعیناتی	مکان	—
۱۹۱	جناب نعمت علی	" " "	" " "	بی-۱۷	سب ڈویژن آفیسر بی اینڈ آر سب ڈویژن موگی نبل	کوئٹہ	—
۱۹۲	جناب شبیر احمد	" " "	" " "	بی-۱۷	سب ڈویژن آفیسر بی اینڈ آر سب ڈویژن کوئٹہ	پنجگور	—
۱۹۳	جناب محمد کریم	بی ای (یکل)	" " "	بی-۱۷	سب ڈویژن آفیسر منٹری سب ڈویژن لورالائی	سی	—
۱۹۴	جناب رسول	" " "	" " "	بی-۱۷	سب ڈویژن آفیسر سیکل سب ڈویژن سی	لورالائی	—
۱۹۵	جناب عبدالعین	بی ایس (سول)	" " "	بی-۱۷	اسسٹنٹ ڈیزائن آفیسر بی اینڈ آر سب ڈویژن کوئٹہ	کوئٹہ	—
۱۹۶	جناب احمد فاروق خان	" " "	" " "	بی-۱۷	اسسٹنٹ ڈیزائن آفیسر چیف انجینئر آفس کوئٹہ	کوئٹہ	—
۱۹۷	جناب احمد سہیل بازلی	" " "	" " "	بی-۱۷	" " " " " " " "	کوئٹہ	—
۱۹۸	جناب نواز احمد پوچ	بی ای (سول)	" " "	بی-۱۷	سب ڈویژن آفیسر بی اینڈ آر سب ڈویژن بنگلہ تربت	—	—
۱۹۹	جناب جبار بیٹن پانیزلی	" " "	" " "	بی-۱۷	" " " " " " " "	کنگری لورالائی	زیارت
۱۰۰	جناب نعمت اللہ خان	" " "	" " "	بی-۱۷	" " " " " " " "	گندادہ	کوئٹہ
۱۰۱	جناب عبدالمشہد شاہد	" " "	" " "	بی-۱۷	سب ڈویژن آفیسر " " " " " " " "	بلوچستان یونیورسٹی پشین	—
۱۰۲	جناب عبدالحی خان	" " "	" " "	بی-۱۷	سب ڈویژن آفیسر بی اینڈ آر سب ڈویژن حصہ اولہم	کوئٹہ	—
۱۰۳	جناب خان مندوخیل	" " "	" " "	بی-۱۷	سب ڈویژن آفیسر بی اینڈ آر سب ڈویژن کوہلو ثروپ	—	—
۱۰۴	جناب محمود حسین	" " "	" " "	بی-۱۷	" " " " " " " "	ادھس	مکان
۱۰۵	جناب فراموز خان باوٹی	" " "	" " "	بی-۱۷	" " " " " " " "	نوکندی	چاغی
۱۰۶	جناب عبدالرزاق خان	بی ای (سول)	" " "	بی-۱۷	سب ڈویژن آفیسر بی اینڈ آر سب ڈویژن قصبہ سی	—	—
۱۰۷	جناب فضل محمد	" " "	" " "	بی-۱۷	" " " " " " " "	مینٹس	چھام کوئٹہ
۱۰۸	جناب امیر عمر	" " "	" " "	بی-۱۷	سب ڈویژن آفیسر بی اینڈ آر سب ڈویژن پنجگور نصیر آباد	—	—
۱۰۹	جناب شبیر احمد پوچ	" " "	" " "	بی-۱۷	سب ڈویژن آفیسر مینٹس سب ڈویژن نیم کوئٹہ قلات	—	—

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۱۱۰	جناب غلام عباس	ہذا	بی-۱۷	سب ڈویژن آفسر ایچ بی ایم ہاسٹل کوئٹہ	قلات	-	
۱۱۱	جناب ہدایت لاسی	ہذا	بی-۱۷	سب ڈویژن آفسر بی اینڈ آر سب ڈویژن کنٹرولر سپیڈ		-	
۱۱۲	جناب محمد جان II	ہذا	بی-۱۷	سب ڈویژن آفسر " " " " " " تربت تربت		-	
۱۱۳	جناب شہزادہ بلوچ	ہذا	بی-۱۷	سب ڈویژن آفسر " " " " " " دھھ گوادھ		-	
۱۱۴	جناب عبدالغیاث خان کاسمی	ہذا	بی-۱۷	سب ڈویژن آفسر ورسا	کوئٹہ	-	
۱۱۵	جناب عبدالستار بی ای سیکیو	ہذا	بی-۱۷	سب ڈویژن آفسر مشینری سب ڈویژن مکران	لورالائی	-	
۱۱۶	جناب جاوید اقبال بی ای سیکیو	ہذا	بی-۱۷	اسسٹنٹ ڈیپوٹن آفسر بی اینڈ ڈی سیل کوئٹہ	کوئٹہ	-	
۱۱۷	جناب عبدالرشید ترین	ہذا	بی-۱۷	سب ڈویژن آفسر کھن سب ڈویژن اولی کوئٹہ	شین	-	
۱۱۸	جناب محمد سلیم ترین	ہذا	بی-۱۷	سب ڈویژن آفسر بی اینڈ آر سب ڈویژن زیارت سما		-	
۱۱۹	جناب محمد رضا	ہذا	بی-۱۷	سب ڈویژن آفسر " " " " " " ڈیویژن ٹوب		-	
۱۲۰	جناب کریم علی بی ای سیکیو	ہذا	بی-۱۷	سب ڈویژن آفسر " " " " " " رکھی ٹوب		-	
۱۲۱	جناب شہزاد اللہ بی ای سیکیو اسسٹنٹ انجینئر	ہذا	بی-۱۷	سب ڈویژن آفسر بی اینڈ آر سب ڈویژن آوران	حضدار	-	
۱۲۲	جناب کمال خان	ہذا	بی-۱۷	اسسٹنٹ انجینئر ایم بی لیبارٹری کوئٹہ	ٹوب	-	
۱۲۳	جناب مقبول حسین	ہذا	بی-۱۷	سب ڈویژن آفسر " " " " " " کوئٹہ		-	
۱۲۴	جناب محمد داؤد لاسی	ہذا	بی-۱۷	ایڈھاک زیر تربیت	سپید	-	
۱۲۵	جناب میر محمد ریونس	ہذا	بی-۱۷	سب ڈویژن آفسر " " " " " " تربت		-	
۱۲۶	جناب صاحب علی بی ای سیکیو اسسٹنٹ انجینئر	ہذا	بی-۱۷	ایڈھاک زیر تربیت	بھگلہ	-	
۱۲۷	جناب ظفر اللہ خان	ہذا	بی-۱۷	سب ڈویژن آفسر " " " " " " بھگلہ		-	
۱۲۸	جناب احمد خان	ہذا	بی-۱۷	سب ڈویژن آفسر " " " " " " قلات		-	
۱۲۹	جناب زین اللہ	ہذا	بی-۱۷	سب ڈویژن آفسر " " " " " " کوئٹہ		-	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۱۳۰	جناب گوہر خان	بی اچ ایم کیو اے	ہذا	بی۔ ۱۷	۔	۔	۔
۱۳۱	جناب بولسار	ڈپوٹا انجینئرنگ	ہذا	بی۔ ۱۷	سب ڈویژنل آفیسر کنٹرولنگ ڈویژن ٹریڈ کونٹریول - ڈوب	۔	۔
۱۳۲	جناب عبدالقدوس	ڈپوٹا انجینئرنگ سیول	ہذا	بی۔ ۱۷	سب ڈویژنل آفیسر بی اینڈ آر سب ڈویژن ہسپتال - منہ (کونٹریول)	۔	۔
۱۳۳	جناب محمد یعقوب	اسٹریٹ کالیفائڈ	ہذا	بی۔ ۱۷	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ہیڈنگ بی اینڈ آر کونٹریول) - کونٹریول	۔	۔
۱۳۴	جناب اختر الدین	ڈپوٹا سیول	ایس ڈی او	بی۔ ۱۷	مختصر برائے تعیناتی	۔	۔
۱۳۵	جناب محمد گلزار	ڈپوٹا انجینئرنگ	۔	بی۔ ۱۷	سب ڈویژنل آفیسر بی اینڈ آر سب ڈویژن مسلم باغ - ڈوب	۔	۔
۱۳۶	جناب صفدر حسین شاہ	۔	۔	بی۔ ۱۷	۔	۔	۔
۱۳۷	جناب محمد سلیم وزیر	۔	۔	بی۔ ۱۷	۔	۔	۔
۱۳۸	جناب نوروز خان	ریٹ کوالیفائڈ	۔	بی۔ ۱۷	۔	۔	۔
۱۳۹	جناب محمد اسلم	ڈپوٹا انجینئرنگ	۔	بی۔ ۱۷	۔	۔	۔
۱۴۰	جناب جہد گل	۔	۔	بی۔ ۱۷	سب ڈویژنل آفیسر ایم بی اے ہسپتال روہتیاں ہاؤس کونٹریول - ہنول	۔	۔
۱۴۱	جناب منظور حسین	۔	۔	بی۔ ۱۷	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ہیڈنگ بی اینڈ آر کونٹریول) - رولائی	۔	۔
۱۴۲	جناب نور شید خان	ڈپوٹا ایم کیو اے	۔	بی۔ ۱۷	اسسٹنٹ انجینئر میٹریل ٹیسٹنگ لیبارٹری کونٹریول - کونٹریول	۔	۔
۱۴۳	جناب محمد کبریگ	۔	۔	بی۔ ۱۷	سب ڈویژنل آفیسر بی اینڈ آر سب ڈویژن قمریہ کونٹریول - کونٹریول	۔	۔
۱۴۴	جناب عبدالرشید	ڈپوٹا انجینئرنگ	۔	بی۔ ۱۷	۔	۔	۔
۱۴۵	جناب علی اصغر	کوالیفائڈ	۔	بی۔ ۱۷	۔	۔	۔
۱۴۶	جناب جگ بہادر	ڈپوٹا سیول	ایس ڈی او	بی۔ ۱۷	سب ڈویژنل آفیسر بی اینڈ آر ٹی بی اینڈ آر کونٹریول - ڈوب	۔	۔
۱۴۷	جناب جی ایچ شیرازی	ریٹ کوالیفائڈ	۔	بی۔ ۱۷	سب ڈویژنل آفیسر کوالٹی کنٹرول بی اینڈ آر کونٹریول - کونٹریول	۔	۔
۱۴۸	جناب غلام مصطفیٰ شاہ	کوالیفائڈ ایم کیو اے	۔	بی۔ ۱۷	۔	۔	۔
۱۴۹	جناب شبیر احمد	ڈپوٹا	۔	بی۔ ۱۷	۔	۔	۔

- ۱۔ ۱۵۰ جناب عبدالرحمان بی اے سیول، اسسٹنٹ انجینئر بی۔ ۱۰، منتظر برائے تعیناتی -
- ۲۔ ۱۵۱ محترم فرحانہ انور بی اے پریکٹک اسسٹنٹ ڈائریکٹر ڈولنگ بی۔ ۱۰، اسسٹنٹ ڈائریکٹر ڈولنگ پلاننگ تعمیرات و مواصلات - کوئٹہ
- ۳۔ ۱۵۲ جناب محمد ایوب ہذا اسسٹنٹ ڈائریکٹر آجیکٹ بی۔ ۱۰، اسسٹنٹ ڈائریکٹر آجیکٹ تعمیرات و مواصلات قلات -

وزیر مواصلات و تعمیرات :-

جناب والا! جہاں تک ممبر صاحب کا اعتراض ہے کہ لیڈ پی ڈاکٹر اور پل اکٹھے ہو گئے ہیں تو میں انگ انگ پڑھ دیتا ہوں۔ جہاں تک اسے ڈی پی کے پیسے کا تعلق ہے آپ کو معلوم ہے کہ یہ سارا میرے ہاتھ میں نہیں ہوتا ہے۔

اسے ڈی پی کیلئے پی اینڈ ڈی کا محکمہ ہے فنانس کا محکمہ ہے اور اس کے علاوہ چیف منسٹر صاحب خود بھی ہیں اگر انہوں نے نہیں دیا تو اس میں میرا قصور نہیں ہے۔ سارے سب سے سب سے ڈی پی میں شامل نہیں ہوتے ہیں۔ اور کبھی ہوتے بھی ہیں۔

مسٹر اسپیکر :- جناب آپ صوبائی حکومت کے نوٹس میں لے آئیں اس پل کیلئے جو بقایا پھتیس لاکھ روپے ہیں وہ پیسے آپ صوبائی حکومت سے لے لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات :-

مسٹر اسپیکر :- سوالات کا ایک گھنٹہ مقرر ہوتا ہے جو اب ختم ہو گیا ہے۔

میرے خیال میں تین چار سوال باقی رہے ہیں اگر ہاؤس کی خواہش ہو تو ہم یہ سوالات پوچھ لیتے ہیں ہاؤس کی اجازت کے بعد اگر سوال ممبر متعلقہ دریافت کریں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی :- جناب والا! انہوں نے تفصیل دی ہوئی ہے میں صرف ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ عبدالغفور بلوچ سب سے سینئر ہیں اس وقت وہ آپ کے محکمہ میں سپرنٹنڈنگ انجینئر ہیں۔

منسٹر اسپیکر :- اس کیلئے میرے خیال میں آپ متعلقہ وزیر سے ان کے آفس میں مل لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات :- جناب والا! میں اس کا جواب انہیں دیتا ہوں کہ وہ جو سیارٹی مانگ رہے ہیں کس پوسٹ کیلئے مانگ رہے ہیں سپرنٹنڈنگ انجینئر تو پوچھ لیں ہی ہیں۔

منسٹر اسپیکر :- وہ چیف انجینئر کیوں نہیں ہیں۔ کیا آپ کی مراد یہی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات :- جناب والا! چیف انجینئر کی پوسٹ سلیکشن گریڈ پوسٹ ہے وہ سیارٹی وہ سیارٹی پر نہیں ہے۔ اگر محکمہ والے منسٹر متعلقہ اور چیف منسٹر صاحب یہ طے کر سکتے ہیں کہ کونسا آدمی اس پوسٹ کیلئے موزوں ہوگا۔ اس بات کا انحصار اس کی قابلیت اور کارکردگی پر ہے وہ جو منسٹر بھی ہو سکتا ہے اس کے ساتھ اسے سی آر آر پر منحصر ہے اور یہ پوسٹ سلیکشن گریڈ کی پوسٹ ہے۔ چیف انجینئر کیلئے سیارٹی کی بات نہیں ہوتی۔ اگر آپ کو سیارٹی کے بارے میں بتایا گیا ہے تو غلط بتایا گیا ہے۔ اگر یہی بات ہے تو ہمارے سب سے سینئر سید اظہر حسین زید کا میں انہوں سے اپروچ نہیں کیا۔

میر عبدالکریم نوشیروانی :- جناب والا! اگر اپروچ کی بات نہیں ہے اسے آپ

سیارٹی دے دیں۔ اگر اس کا حق بنتا ہے تو اسے اس کا حق ضرور دیں۔

مسٹر اسپیکر! - نوشیروانی صاحب آپ صحنی سوال کریں۔

میر عبد الکریم نوشیروانی - جناب والا! میں نے تو صرف چیک کرنا تھا۔
کیا انہیں سر دس کے مطابق پوسٹیں ملتی ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات - جناب والا! آپ سر دس رولز پڑھیں تو سہی کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ اس میں یہی بات ہے کہ یہ پوسٹ سفارشی پر ہے اور یہ پوسٹ سفارشی پر نہیں ہے۔ یہ میں آپ کو نہیں بتلا سکا ہوں یہ تو آپ کو رولز بتائیں گے۔ بہتر ہوگا آپ ان رولز کو پڑھ لیں۔

مسٹر اسپیکر - نوشیروانی صاحب آئندہ کیلئے آپ تیار ہو کر آیا کریں۔ اگلا سوال

مسٹر اسپیکر - اگلا سوال مسٹر نصیر باچا صاحب کا ہے۔

پن: ۶۸۳ مسٹر نصیر باچا - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

کیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۸۶ء میں ایم پی اے ہاسٹل کے معائنہ کے دوران جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ ہاسٹل کے ہر کمرے میں ایئر کنڈیشن لگائے جائیں گے لیکن تا حال اس پر کوئی عمل نہیں ہوا کہ اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - پچھلے سال ایم پی اے ہوسٹل میں ایئر کنڈیشن لگانے کیلئے کوئی رقم مہیا نہیں کی گئی تاہم متعلقہ حکام اسمبلی کے مطالبے پر ۳۰ عدد ایئر کنڈیشنرز جی اے بلڈنگز کے منیٹس فنڈ سے

لگائے گئے تھے بقایا جو کمروں میں کل ۵۰ عدد ایرکنڈیشنز لگانے کا تخمینہ لاکھ ۵ لاکھ کے لگ بھگ بنائی گئی ہے رقم مہیا ہونے پر مذکورہ ایرکنڈیشنز لگانے جائیں گے بصورت دیگر مذکورہ بلڈنگ کو مکمل ایرکنڈیشنڈ بنانے کیلئے پراجیکٹ ڈویژن کی تیار کردہ P-C-1 پر غور فرمایا جائے گا۔

مسٹر نصیر احمد باچا :- (ضمنی سوال) جناب والا! وزیر موصوف نے خود فرمایا ہے کہ

مجھے علم نہیں ہے کہ جا صاحب نے وعدہ فرمایا تھا جا صاحب یہاں موجود ہیں گذشتہ سال وہ ایم پی اسے ہوسٹل کا معاوضہ کرنے آئے تھے۔ پونیکر صاحب بھی ان کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے انہیں ہدایت دی تھی جناب باچا لاکھ روپے ایرکنڈیشن پر خرچ آتا ہے۔ اسے مکمل کروائیں۔ مجھے یہاں افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہمارے وزیر ہدایت چھتیس لاکھ روپے مٹی کیلئے دے سکتے ہیں اور مٹی پر خرچ کر سکتے ہیں اور عابدہ پروین کے گلنے اور قوالی پر خرچ کئے جاسکتے ہیں تو

مسٹر اسپیکر :- یہ ضمنی سوال اس سوال سے متعلق نہیں ہے۔ آپ نے جو سوال کیا ہے آپ اس سے متعلق سوال کریں۔

مسٹر نصیر احمد باچا :- جناب والا! اس کے بارے میں یہ ہے کہ بلڈنگ پر باچا لاکھ روپے کئے جاسکتے ہیں تو باچا لاکھ روپے ایرکنڈیشن پر خرچ نہیں کئے جاسکتے؟

مسٹر اسپیکر :- یہ تمہارے رہے ہیں۔

مسٹر نصیر احمد باچا :- جناب والا! ڈیڑھ سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔

مسٹر اسپیکر :- باچا خان کو مسز کی لگ رہا ہے انہیں ایئر کنڈیشن دیا جائے۔

مسٹر نصیر احمد باچا :- جناب والا! ایئر کنڈیشن گرم کرنے کیلئے ہوتا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات :- جناب والا! آج کل ایئر کنڈیشن گرم اور ٹھنڈا دونوں کیلئے ہوتا ہے۔

وزیر اعلیٰ جناب والا! یہاں کہا گیا کہ وعدہ کیا گیا تھا۔ تو جہاں تک وعدہ کا تعلق ہے تو اس میں میرے محترم رکن بھی شامل ہیں۔ تجویز یہ تھی کہ اسمبلی کا ہر رکن اس کارخیز میں اپنے فنڈز سے حصے لگا۔ ان سے یہ کارخیز نہ ہوسکا لہذا آئندہ یہ رقم خود حکومت فراہم کریگی۔ جیسا کہ اس کیلئے دو تجاویز ہیں ایک یہ کہ ہر کمرے میں ایئر کنڈیشن لگایا جائے یا پھر پوری عمارت کو سکل ایئر کنڈیشن کر دیا جائے۔

مسٹر نصیر احمد باچا :- جناب والا! جام صاحب نے فرمایا کہ کارخیز۔

اگر کارخیز کی بات ہے تو وہ اسمبلی کی مسجد ہے اس کارخیز میں تو جام صاحب نے بھی موقع نہیں دیا لیکن ایم پی اے ہاسٹل میں جلد از جلد ایئر کنڈیشن لگائیں اس کیلئے میں ان کا مشکور ہوں گا۔

مسٹر اسپیکر :- اگلا سوال۔

نہجہ ۱۲۰، ملک محمد یوسف اچکزئی :- کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) کیا یہ دستبے کہ قلعہ عبداللہ پیر علیزئی اور گانگلانی روڈ کیلئے سال ۱۹۸۵-۸۶ء میں نے ایم پی اے فنڈز سے

۲۰ لاکھ روپے مختص کئے تھے اور اس پر کوئی کام نہیں ہوا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب نے بجٹ اجلاس میں اس روٹ کے کام کو پریزنٹنگ ٹیم مکمل کرنے کا اعلان فرمایا تھا؟
(ج) اگر جواز (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ روٹ پر کام مکمل نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔ تفصیل سے آگاہ کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات

یہ بالکل درست ہے کہ ۸۶ - ۹۸۵ء میں ایم۔ پی۔ اے فنڈز

سے ۲۰ لاکھ روپے مختص کیے گئے تھے اس ۲۰ لاکھ روپے میں ۸ کروڑ روٹ پر کام ہوا ہے روٹ کا فارمیشن کے لیے مٹی کا کام ہوا ہے اور اس پر بجری بچھائی گئی ہے اور نو پائپ کولرٹ بنائے گئے ہیں جتنا کام پی۔ سی۔ I میں تھا اتنا کام مکمل ہو چکا ہے بقایا کام کے لیے P. C. I بنا کر متعلقہ کام کو بھیج دیا گیا ہے جو کہ زیر غور ہے کوئٹہ، غزنی، ہندوکش، مان روٹ کا P. C. I بنا کر متعلقہ کام کو بھیج دیا گیا ہے جو کہ زیر غور ہے۔

ملک محمد یوسف اچکزئی

جناب اسپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ پچھلے بجٹ اجلاس میں وزیراعلیٰ صاحب نے اعلان کیا تھا سڑک کے جس حصہ پر کام ہو رہا ہے اسکو مکمل کیا جائیگا۔ لیکن اس پر اب تک کام نہیں ہوا ہے لہذا میری گزارش ہے کہ جو فیصلہ کیا جاتا ہے اس پر عملدرآمد بھی ہونا چاہیے۔

وزیر اعلیٰ

جناب اسپیکر! میں اسکا وضاحت کرنا چاہتا ہوں اور محرز رکن کو بتلانا چاہتا ہوں کہ واقعی کمیشنٹ ہوتی تھی بجٹ میں اسکے لئے رقم مختص کی گئی تھی میں پانچ لاکھ کی منظوری بھی دے چکا ہوں لیکن یہ رقم کسی وجہ سے ریلیز نہیں ہوئی ہے میں نے محکمہ کو ہدایت کر دی ہے پی سی ون منظور کریں۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ کے اندر یہ رقم ریلیز ہو جائیگا۔

مسٹر اسپیکر

میرے خیال میں اب آپ مطمئن ہو گئے ہونگے۔

آپ کا کام ایک ہفتہ کے اندر ہو رہا ہے۔ ایک دعوت اگر آپ اور کریں تو یہ کام دنوں میں ہو جائیگا۔

اب اگلا سوال دریافت کریں۔

ب. ۱۵۵، ملک محمد یوسف اچکزئی ۱۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا درست ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے بجٹ اجلاس کے دوران کوئٹہ گلستان غزوہ بند روڈ کی درستگی مرمت و بھجری وغیرہ کروانے کا اعلان فرمایا تھا۔

(ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو اس روڈ پر اب تک کام شروع نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔ نیز یہ کام کب تک شروع کیا جانا متوقع ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔

(الف) ہمارے علم میں کوئی بات نہیں ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے بجٹ اجلاس میں گلستان غزوہ بند روڈ کی بچتگی کے بارے میں کوئی اعلان کیا ہے۔

(ب) حال ہی میں اس روڈ کی مرمت کی گئی ہے جس کی وجہ اس روڈ کی حالت پہلے سے کافی بہتر ہو گئی ہے۔ نیز اس سڑکی کو مزید بہتر بنانے کے لئے اگلے مالی سال میں اے ڈی پی میں شامل کروانے کے لئے کاغذات زیرِ غور ہے۔

مسٹر اسپیکر ۱۔ اگلا سوال حاجی محمد شاہ مردان کی صاحب کا ہے۔

ب. ۱۳۵، حاجی محمد شاہ مردان زئی۔

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات نے رواں مالی سال کے دوران فنڈز مختص کئے ہیں۔

(ب) مختص شدہ فنڈز میں ضلع ٹروہ میں مشگل روڈوں اور دوسری سڑکوں کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے

تفصیل بتلائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) رواں مالی سال کے دوران صوبائی سڑکوں یعنی۔ اسے ون روڈز کی مرمت کیلئے مبلغ ۶۱۔۴۵۲ ملین روپے بجٹ میں مختص کئے گئے ہیں۔
 جس میں سے ضلع ژوب کے سنگل سڑکوں کے لیے تقریباً تیس لاکھ روپے دیئے جائیں گے۔
 (ب) جبکہ مرکزی اہمیت کے سڑکوں یعنی۔ اسے ٹولڈیا روڈز کے لیے ۲۵۱-۱۳ ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جس میں سے انسپکٹر جنرل فرنڈیز کو رنے تقریباً ۱۰۰ ملین روپے ژوب کے سڑکوں کیلئے مختص کئے ہیں اور یہ رقم اب تک محکمہ ہذا کو وصول نہیں ہوئی ہے۔

حاجی شاہ محمد مردان زئی :- (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! کس کس روڈ کیلئے دیا گیا؟

معزز وزیر ذرا انکے نام لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات :- جناب والا! معزز ممبر کا سوال یہ ہے کہ مختص شدہ فنڈز میں سے ضلع ژوب میں سنگل روڈز اور دوسری سڑکوں کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے تفصیل بتائیں۔ آپ کون کون سے روڈز کیلئے چاہتے ہیں چونکہ آپ نے کسی خاص روڈ کا نام نہیں پوچھا۔ سنگل روڈز کی متعلق بتایا گیا ہے۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی :- آپ نے اسے ون روڈز کا لکھا ہے آپ بتائیں کس روڈ کیلئے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات :- جہاں! اسے ون روڈز کیلئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں جس میں سے پڑھا تھا۔ گل کچھ کیلئے بارہ لاکھ روپے منظور ہوئے ہیں۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی ۱۔ جناب والا! اور کس کس روڈ پر کام ہوا ہے؟

مسٹر اسپیکر ۱۔ آپ انکو یہ بتائیں کہ کارو خراسان اس میں سے کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۱۔ جہاں سارے ہو گئے۔

میر عبد الکریم نوشیروانی ۱۔ جناب اسپیکر! آپ کا اجازت سے ایک آخری ضمنی سوال

پوچھنا چاہتا ہوں شاید مسٹر صاحب کابینہ سے نکل رہے ہیں۔
کیا اسٹھ بلین صرف ٹرولر کیلئے ہے یا سارے بلوچستان کیلئے ہو گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات

جناب اسپیکر! جس طرح آپ نے فرمایا تھا معزز ممبر کو چاہیے کہ اپنے علاقے سے متعلق سوال

پوچھیے۔ جیسا کہ ہر علاقے کیلئے فنڈز مختص ہوتے ہیں اگر انکو خاران کے متعلق چاہیے تو میں بتا دوں گا۔

میر عبد الکریم نوشیروانی

جناب والا! میں خاران کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں

مسٹر اسپیکر۔ اگلے سیشن میں پوچھیں۔

مسٹر عبد الغفور بلوچ ۱۔ (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! صوبہ کی اسے دن سڑکوں کیلئے

رقم مختص کیٹی ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں گوادری کچی سڑک کیلئے کتنے پیسے دیئے گئے ہیں؟

مسٹر اسپیکر :- حاجی محمد شاہ مردانزئی اپنے علاقے کے متعلق کہہ رہے ہیں آپ اگلے سیشن میں یہ سوال پوچھیں۔ کیونکہ میرے خیال میں مسٹر صاحب کے پاس سارے بلوچستان کی لسٹ تو نہیں ہے۔

مسٹر عبدالغفور مروتی :- جناب والا ہوگی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات جناب والا! اگر آپ حکم دیں گے تو لسٹ ہم دیدیں گے۔

مسٹر اسپیکر :- پھر تمام ممبروں کو مہیا کریں تاکہ ہر معزز ممبر کو پتہ ہو۔

وزیر مواصلات و تعمیرات :- جناب والا! اگر ہر ممبر کو مہیا کر دی جائے تو آئندہ وہ سوال

نہیں کریں گے۔
میر عبدالکریم نوشیروانی :- جناب اسپیکر! چیف مسٹر صاحب نے پچھلے اے ڈی پی میں پندرہ لاکھ روپے دیئے تھے والبنڈین خاران روڈ کیلئے کیا وجہ ہے اسکو کاٹا گیا ہے؟

مسٹر اسپیکر :- یہ نیا سوال ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات :- جناب والا! اگرچہ نیا سوال ہے تاہم میں عرض کرنا چاہتا ہوں

کبھی ایسا ہوتا ہے پیسہ وقت سے پیسہ نہیں ملا۔ مثلاً جون میں ایک یا دو مہینے رہتے ہیں تو محکمہ یہ پیسہ خرچ نہیں کر سکتا۔ اسکو واپس کرنا پڑتا ہے جناب والا! اسکی یہی وجہ ہوگی ایم پی اے فنڈز واپس نہیں

ہوتے جبکہ فیڈرل اور پراڈنشل گورنمنٹ کے پیسے ہو جاتے ہیں اگر وقت پر نہیں تو پھر واپس کر دیا جاتا ہے۔

میر عبد الکریم نوشیروانی :- جناب اسپیکر! اگر وقت پر نہیں ملے تو فنڈز وقت پر پیر کریں تاکہ سرنڈر نہ ہوں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات :- یہ میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اگر وہ یہ تو پی اینڈ ڈی والوں سے کہیں۔ اگر وہ دیں تو ہم لینے کیلئے تیار ہیں۔

مسٹر اسپیکر :- وقفہ سوالات ختم ہوا۔ اب سکریٹری اسمبلی اعلانات پڑھ کر سنائیں گے۔

مسٹر اختر حسین خان (سکریٹری اسمبلی): میر سلیم اگلے بجٹ صاحب کی درخواست ہے کہ وہ ضروری کام کے سلسلے میں کراچی جا رہے ہیں لہذا انکو آج کی رخصت دی جائے۔

مسٹر اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کیا رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر :-

میر عبد الکریم نوشیروانی صاحب نے مورخہ ۲۳ جنوری ۸۸ کو تحریک استحقاق کانٹریس دیا تھا لیکن انہوں نے اپنی تحریک واپس لے لی ہے انکی یہ تحریک استحقاق سوال نمبر ۵ کے جواب نہ دینے جانے کے بارے میں تھی۔ جس کا تعلق وزیر تعلیم سے تھا۔۔۔ تاہم میں نوشیروانی صاحب سے درخواست کروں گا کہ اس قسم کی تحریک استحقاق کانٹریس لینے سے پہلے اچھی طرح سوچ لیا کریں۔

میر عبد الکریم نوشیروانی :- جناب اسپیکر! سوال نمبر ۵ کا جواب منسٹر صاحب کے

پارلیمانی سکریٹری صاحب نے مجھے دیدیا ہے اور میں انکے جواب سے مطمئن ہوں۔ چونکہ کروڑاٹھائیس لاکھ کے خرچے تو میں مطمئن ہوں لیکن لیاقت پارک صرف اب رہ گیا ہے وزیر متعلقہ اٹھائیس تارکھ کو تیار ہو کر آئیں تو بہتر ہوگا۔

تحریر التواء

مسٹر اسپیکر :- اسمبلی سکریٹریٹ کو دو تحریریں التواء کے نوٹس موصول ہوئے ہیں۔ پہلی تحریر التواء ملک محمد یوسف اچکزئی صاحب کی ہے ملک صاحب اپنی تحریر الیوان میں پیش کریں۔

تحریر التواء

مسٹر اسپیکر :- ملک محمد یوسف اچکزئی اپنی تحریر التواء پیش کریں۔

ملک محمد یوسف اچکزئی :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں درج ذیل فوری اہمیت عامہ کے حامل معاملہ پر تحریر التواء پیش کرتا ہوں۔ تحریر التواء یہ ہے کہ

مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۸۸ء کے روزنامہ جنگ کوئٹہ میں یہ خبر چھپی ہے کہ نیچاری روڈ پر ایک لڑکا شمس اللہ بروز اتوار پڑیاں جمع کر رہا تھا کہ قریبی پل سے گرنے والے تار سے چھو گیا اور کرنٹ لگنے سے موقع پر ہی ہلاک ہو گیا واپٹا کے ہلاکوں کی غفلت کی وجہ سے ایک قیمتی جان ضائع ہو گئی لہذا الیوان کی کارروائی روک کر اس فوری اور اہمیت عامہ کے حامل معاملہ پر بحث کی جائے۔

مسٹر اسپیکر :- تحریر یہ ہے کہ :- مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۸۸ء کے روزنامہ جنگ کوئٹہ میں یہ

خبر چھپی ہے کہ نیچاری روڈ پر ایک لڑکا شمس اللہ بروز اتوار ہڈیاں صبح کر رہا تھا کہ قریب ہی پول سے گرنے والی تار سے چھو گیا اور کرنٹ لگنے سے موقع پر ہی ہلاک ہو گیا واڈاکے اہلکاروں کی غفلت کی وجہ سے ایک قیمتی جان ضائع ہو گئی۔ لہذا ایوان کی کارروائی روک کر اس فوری اور اہمیت عامہ کے حامل معاملہ پر بحث کی جائے۔

مسٹر اسپیکر :- کیا جا صاحب اس کے متعلق کچھ کہیں گے۔

وزیر اعلیٰ :- تحریک التوا، جو ہوتی ہے کسی مقصد کے لیے ہونی چاہیے۔

بحث برائے بحث نہ ہو ہمارے معزز رکن جنہوں نے تحریک التوا پیش کی ہے وہ ہمارے وزیر بھی رہ چکے ہیں میں اگر ان کی اس تحریک التوا کو کہوں کہ یہ بے ضابطہ تو کچھ مناسب نظر نہیں آتا ہے۔ لیکن میں اس معزز ایوان کے اراکین کو بتانا چاہتا ہوں کہ جو تحریک التوا پیش کی جائے اور اچھا مقصد ہو۔ گو اس کا مقصد اچھا ہے اور ہوتے اور اس میں خلوص ہے۔ اور جو تحریک التوا اس ایوان میں پیش ہوتی ہے تو وہ ضابطے کے مطابق ضرور ہو۔ اب میں اس تحریک التوا کو پڑھتا ہوں جس کو معزز ممبر صاحب نے اپنے قلم سے لکھا ہوا ہے انہوں نے لکھا ہے کہ اٹھانہ سبزی ۸۸ء کے اخبار روز نامہ جنگ میں خبر چھپی ہے کہ نیچاری روڈ پر ایک لڑکا شمس اللہ بروز اتوار ہڈیاں صبح کر رہا تھا قریب ہی سے پول سے گزرنے والی تار۔ یعنی بعد میں اگر کوئی یہ نہیں ہے کہ تار پہلے سے لگا ہوا تھا یہ تو عاداتی بات ہے لمبی ذرہ بچہ کو ڈھبیز کر سکتے ہے۔ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس میں کہاں تک واڈاکے یا اس کے عملہ کی غفلت کا اظہار ہوتا ہے۔ اگر پہلے سے وہاں تار گری ہوئی تھی اور اس گری ہوئی تار کے متعلق محکمہ کوئی شخص اطلاع دیتا کہ یہ تار وہاں گری ہوئی ہے تاکہ محکمہ والے آجائیں اس تار کو ہٹائیں اگر پھر محکمہ نے عدم توجہ کا اظہار کیا ہو تو یہ غفلت میں ضرور شمار ہوتا ہے۔

جناب والا! نظر لیے آتے ہیں جیسا کہ ہمارے معزز ممبر صاحب نے تار کے اس گرنے کو ایک مہلک بنا دیا ہے شاید وہ اس سے محکمہ کی کارکردگی پر بحث مباحثہ کرنا چاہتے ہیں اور اگر وہ بحث کرنے کے خواہش مند ہوں تو اس محکمے پر بے شک بحث مباحثہ کریں۔ کیونکہ اسمبلی میں اس وقت دوسری کارروائی نہیں ہے اگر معزز رکن چاہتے ہیں اور وہ

اپنے مفید مشوروں سے ہم کو نوازا چاہتے ہیں تو میں انکو خوش آمدید کہتا ہوں اور معزز رکن کو یہ علم ہونا چاہیے کہ یہ تحریک انتزاعی بالکل بے ضابطہ ہے اصول کے مطابق تو اسے اسمبلی میں پیش بھی نہیں ہونا چاہیے چونکہ معزز رکن ہمارے وزیر بھی رہ چکے ہیں لہذا وہ کہیں عوام کا مسئلہ دیکھتے ہیں کوئی دکھ دیکھتے ہیں تو یہ دکھ ان سے سہا نہیں جاتا ہے۔ اب یہ سنا کہ جو ایک انسانی جان کی ہلاکت کا باعث ہوا ہے اگر یہ ایوان اس پر بحث کرتا چاہتا ہے تو میں تیار ہوں بحث کرنا چاہتے ہیں تو بے شک بحث کر سکتے ہیں۔

مشراپیکر :- پہلے اس کے باضابطہ ہونے کا فیصلہ کر لیا جائے اور معزز ممبر نے تمھانہ قائد آباد کے ایف آئی آر کا بھی حوالہ دیا ہے کہ واقعی یہ لڑکا بجلی کے کرنٹ لگنے سے مر گیا ہے۔ اب جہاں تک اس کے منظور ہونے کا تعلق ہے تو یہ واقعی ۱۸ جنوری ۸۸ء کو پیش ہوا ہے لیکن اس کے بعد اسمبلی کا اجلاس بیس تاریخ کو ہوا بیس تاریخ کو ہوا ان دونوں سیشن میں یہ مسئلہ ملک یوسف صاحب نے پیش نہیں کیا۔ جو بات اہم اور بہت ضروری ہو وہ اسمبلی کے پہلے اجلاس میں پیش کرنا چاہیے اب دیکھنا یہ ہے اس کے متعلق وزیر متعلقہ صفا کیا کچھ ہے۔

سردار یعقوب خان ناصر (وزیر آبپاشی و برقیات)

جناب اسپیکر! میں معزز رکن کو تسلی کے لئے بتا دیتا ہوں جب انہوں نے یہ تحریک التوا پیش کی ہے اور ہم نے اس کے متعلق معلوم کیا ہے کہ یہ ماجرا کیا ہے۔ تو پتہ چلا ہے کہ واپڈ نے اس کے متعلق تحقیقات کیٹیج قائم کی ہے وہ ہائر لے رہی ہے اگر یہ واپڈ کی غفلت سے کچھ ہوا ہے تو انشاء اللہ قصور دار کو ذرا توجی سزا دی جائیگی اور جو معاوضہ واپڈ کی طرف سے مقرر ہے اگر اس کا حق بنتا ہے تو اس لڑکے کے درنا کو دیا جائے گا میں ایوان کو تسلی دیتا ہوں اور ایوان کو تسلی دینے کے لئے میں نے یہ عرض کیا ہے اور اگر آپ بعد میں چاہیں تو ہم کیٹیج کی پوری اطلاع کاروائی ہاؤس کے سامنے پیش کریں گے۔

ملک محمد یوسف اچکزئی

جناب اسپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس واقعہ

کی کچھ تفصیلات عرض کرنا چاہتا ہوں سب سے پہلے یہ واقعہ ۱۷ جنوری کو ہوا ہے اور اخبارات میں ۱۸ تاریخ کو آیا ہے میں نے اس واقعہ کی اطلاع کسی دیر کے بغیر اس دن سیکرٹری اسمبلی کو اپنی تحریریک التوا پیش کر دی اس کو تو اسمبلی دفتر نے دیر سے رکھا ہے اور اسمبلی دفتر کو چاہئے تھا کہ بجٹ کیلئے دوسرے دن اجلاس میں بجٹ کیلئے پیش کرتا۔ اب اس کو بجٹ کیلئے پیش کرنا ایم پی اے کی ذمہ داری نہیں ہے یہ سیکرٹری اسمبلی کی ذمہ داری ہے اور ساتھ ساتھ اس کے ثبوت کیلئے میں جو رپورٹ تھانہ میں، ۱۷ جنوری ۸۸ کو درج ہوئی ہے وہ بھی پیش کی ہے تھانہ میں سترہ اٹھارہ سال کی عمر کے لڑکے کی فوتیگی کی رپورٹ درج ہوئی ہے اور ضابطہ ۴، ا کے تحت انہوں نے کارڈوائی کی ہے اور یہ روزنامہ نمبر ۲ پر ہے جس کی نقل میں نے فراہم کی ہے۔

میں نے اس سلسلے میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ یہ موت واپڈا کی غفلت کی وجہ سے ہوئی ہے اور یہ لاش ایک گھنٹے تک وہاں پڑی رہی اور اس کی واپڈا کے جتنے ایجنسی اسٹیشن تھے ان کو دی گئی وہاں پر بھی کوئی موجودہ تھا اس کا ثبوت میرے پاس موجود ہے اور اس کے بیٹے وہاں کے معززین گواہی دینے کے لیے تیار ہیں اور وہاں کی انتظامیہ کا ثبوت بھی میرے پاس موجود ہے۔

جناب والا! یہ واقعہ پہلی مرتبہ کوٹہ میں نہیں ہوا ہے ایسے واقعات بار بار کوٹہ میں ہوتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں کی تاریخ اور سردی تاریخ بالکل برانی ہو چکی ہیں جب یہاں بارش ہوتے ہیں یا تھوڑی ہوا چلتی ہے شہر میں بجلی غائب ہو جاتی ہے اور تاریخ زمین پر گر جاتی ہیں جس چیز کا تمام شہریوں کو بخوبی علم ہے۔ اسپیکر صاحب بھی شہر میں رہتے ہیں اور ہم تمام شہر میں رہتے ہیں میرا کسی سے ذاتی اختلاف نہیں ہے اگر اس روڈ پر تاروں میں خرابی تھی تو واپڈا کو چاہئے تھا اس کو درست کرنی تھی واپڈا سے ہمارا کوئی ذاتی اختلاف نہیں ہے ہمارا ذاتی دشمنی نہیں ہے ہمارے سابق گورنر ملک امیر محمد خان سے بلوچستان گورنر ہاؤس میں کہا تھا کہ میں واپڈا کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لے سکتا میں بے بس ہوں آپ دیکھیں ملک امیر محمد خان

جیسے آدمی ان کے سامنے جھک گئے۔ لیکن میرا واپڈا سے کوئی ذاتی اختلاف نہیں ہے۔ ممبر صوبائی اسمبلی کی حیثیت سے میرا فرض ہے کہ میں اس مسئلے کی ترجمانی کروں یہ واقعہ واپڈا کی غفلت سے ہوا ہے اور ایسے واقعات شہر میں پہلے سے بھی ہوتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر وزیر متعلقہ صاحب نے آپ کو یقین دہانی کرائی ہے اور واپڈا نے اس کے متعلق باقاعدہ کمیٹی بنائی ہے۔ اس کی باقاعدہ تحقیقات ہو رہی ہے اگر واقعی یہ معاملہ ہو گیا تھا اور ان کا قصور تھا تو معاوضہ بھی دیں گے۔ کیا آپ پھر بھی اس تحریک پر زور دے رہے ہیں۔ کیا وزیر متعلقہ صاحب کچھ اور کہیں گے

وزیر آبپاشی و برقیات جناب اسپیکر صاحب کی اجازت ہو تو میں وضاحت کروں ۶ معزز رکن نے جو تحریک التوا پیش کی ہے اس سے ہمیں بڑی خوشی ہے کہ انہوں نے اپنی تحریک التوا سے حکومت کو باخبر رکھا تاکہ فیسٹور اور حکومت اپنی کارکردگی پر نظر رکھیں۔ یہ ایم پی اے صاحبان کی بھی ذمہ داری بنتی ہے اس جاتی نقصان سے ہمیں بھی اتنا ہی صدمہ ہوتا ہے جتنا کہ دوسروں کو ہوا ہے۔ جیسا کہ معزز ممبر نے فرمایا اور نواب کالا باغ اور سفید پاتھی کی یہاں باتیں ہوئی۔ میں یہ کہوں گا کہ دراصل واپڈا کو کنٹرول کرنا ذرا مشکل ہوتا ہے۔ مگر ہم کوشش کریں تو ہم عوام کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اور صحیح طریقہ سے خدمت کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ ملک صاحب نے فرمایا پورے شہر میں اور پورے جوچستان میں تو اس طرح سے سوال بڑھ جاتا ہے۔ اور پھر اس کا حل بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں اگر وہ اپنی صحیح نشاندہی کریں کہ کس روڈ اور کس محلہ میں کس جگہ کی تاریں ٹھیک نہیں ہیں تو متعلقہ محکمہ اور واپڈا والوں کو بتایا جاسکے کہ فلاں روڈ کی تاریں خراب ہیں۔ وہاں بھی یہ حادثہ پیش آسکتا ہے۔ انشاء اللہ ہم ملکر اس کا تدارک کر سکتے ہیں۔ جہاں تک اس سانحہ کا تعلق ہے اس کیلئے ہم نے تحقیقاتی کمیٹی بنائی ہے۔ اپنی طرف سے یعنی صوبائی حکومت کی طرف سے اس میں نمائندگی کی گئی ہے۔ تاکہ واپڈا والے صحیح طریقہ سے اس سانحہ کی انکوائری کریں۔ جیسا کہ میں نے اس ہاؤس میں بتایا کہ متعلقین کو معاوضہ دیا جائے گا۔ اور یہ سانحہ عملہ کی غفلت کی وجہ سے ہوا ہے تو انہیں قرار واقعی مناد بھیجائیگی۔

مسٹر اسپیکر میرے خیال میں آپ وزیر صاحب کی اس یقین دہانی کے بعد اپنی تحریک التواء پر زور نہیں دیں گے۔

ملک محمد یوسف اچکزئی :- جناب والا آپ جیسا مناسب سمجھیں۔

مسٹر اسپیکر :- چونکہ محرک اپنی تحریک التواء پس لینا چاہتے ہیں اور اسکی اجازت دی جاتی ہے۔ اب ایوان کے سامنے ایک اور تحریک التواء ہے جو نصیر احمد باچا نے دی ہے **آغا عبدالظاہر** :- (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا قواعد و ضوابط کے مطابق رولز ۷۲ ایف کے مطابق کس دن ایک نئے زائد تحریک التواء پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جائیگی (تالیماں)

مسٹر اسپیکر :- آغا صاحب آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ چونکہ تحریک التواء ایڈرٹ نہیں ہوتی ہے چونکہ یہ تحریک التواء ایڈرٹ نہیں ہوتی اسلیئے یہ دو تحریک التواء نہیں بن سکتی ہلیٰ نصیر احمد باچا اپنی تحریک التواء پیش کریں **مسٹر نصیر احمد باچا** :- جناب اسپیکر! آپکی اجازت سے میں حسب ذیل واضح اور عوامی اہمیت کے حامل مسئلہ جان دمال کی عدم تحفظ کے مسئلہ پر بحث کی غرض سے تحریک التواء پیش کرتا ہوں واقع یہ ہے کہ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۸۸ء کی شام تقریباً ۷ بجکر ۴۰ منٹ پر کوئٹہ شہر کے معروف شارع پرنس روڈ پر واقع معروف ترین جگشن مارکیٹ کے گیٹ پر بم کا ایک زبردست دھماکہ ہوا جس میں دو محصور جانیں ضائع ہوئیں اور ۱۳ افراد زخمی ہوئے جس سے عوام کی جان و مال کی موثر تحفظ نہ ہونے کے باعث عوام میں سخت بے چینی پھیل گئی ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس فوری اہمیت اور مسائل ماہانہ سے متعلق مسئلہ پر بحث کی جائے

مسٹر اسپیکر :- نصیر باچا صاحب کی تحریک التواہ ہے کہ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۸۸ء کی شام تقریباً بجکر ۴ منٹ پر کوئٹہ شہر کے معروف شارع پرنس روڈ پر واقع معروف ترین جنگشن مارکیٹ کے گیٹ پر پہا ایک زبردست دہماکہ ہوا جس میں دو معصوم جانیں ضائع ہوئیں اور ۱۳ افراد زخمی ہوئے جس سے عوام کی جان و مال کی مؤثر تحفظ نہ ہونے کے باعث عوام میں سخت بے چینی پھیل گئی ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس فوری اہمیت اور امن و امان سے متعلق مسئلہ پر بحث کی جائے۔

وزیر اعلیٰ :- جناب والا! جہاں تک تحریک التوا کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ واقعی یہ ایک بہت بڑا اور اہم مسئلہ ہے اس کا نہ صرف بلوچستان سے تعلق ہے بلکہ پورے پاکستان سے جیسا کہ معزز رکن گلجی علی علم ہے کہ اس قسم کے بم بلاسٹ ملک کے بہت سے حصوں میں ہوتے رہتے ہیں۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ اس تحریک التوا کو کسی ٹیکنیکل گرافنڈ پر رد کر دیا جائے۔ میرے خیال میں اس اہم مسئلہ کیلئے اس ایوان میں پورا ایک دن مقرر ہونا چاہیے تاکہ اس ایوان سے معزز اراکین اس پر بحث کر سکیں اور اپنے خیالات کا اظہار کریں اور اس کے ساتھ وہ اپنے مفید مشوروں سے بھی آگاہ کر سکیں تاکہ حکومت ان بم بلاسٹ کا تدارک کر سکے اور یہ کہ انہیں کن طریقوں سے روکا جاسکتا ہے میں انکی مفید تجاویز کا خیر مقدم کرونگا۔ یہاں میں ضرور کہوں گا کہ جب اس معزز ایوان میں کوئی شخص اپنے ساتھ ہتھیار لیکر آتا ہے اور ہم انہیں روک نہیں سکتے تو آپ یہ بخوبی جانتے ہیں کہ بم کی تو ایک چھوٹی سی ڈبہ ہوتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس کے باوجود ہماری حکومت نے اس سلسلے میں پوری تحقیق کی ہے ایسے بہت سے افراد جو اس قسم کے بم بلاسٹ میں ملوث تھے ہم نے ان کا تدارک کیا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ لوگوں کو پھانسی کی سزائیں ہوئی ہیں۔ بہت سے ملزموں کو تیس تیس سال اور چالیس چالیس سال کی سزائیں دی گئی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے اپنا فرض منصبی پورے طریقہ سے ادا کیا ہے لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ جب تک حکومت کو معزز اراکین اسمبلی کا اور ان لوگوں کا جو سرحد پر رہتے ہیں تعاون حاصل نہیں ہوتا ہم پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکتے۔ آپ جانتے ہیں کہ تخریب کار سرحدوں سے

بلا سٹ کا میٹریل لیکر آتے ہیں ان کا محاسبہ نہیں کریں گے اس وقت تک اس پر قابو پانا اتنا آسان نہیں جب تک سرحد کے رہنے والے لوگوں کا اراکین اسمبلی سے اور حکومت سے تعاون نہیں ہوگا میں سمجھتا ہوں یہ کام اتنا آسان نہیں ہے یہ بہت کٹھن کام ہے میں یہ بھی آپ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ لوگ اس کو ظاہر نہیں کرنا چاہتے ہیں تو پھر میں یہ ضرور کہوں گا کہ یہ بلا سٹ کہاں سے ہو رہے ہیں کس طرف سے ہو رہے ہیں۔

مسٹر اسپیکر ! جا صاحب آپ پہلے اس تحریک التوا کو منظور تو ہونے دیں اس کے بعد آپ اس پر اپنی رائے کا اظہار کریں۔

وزیر اعلیٰ : جناب والا! ٹھیک ہے مجھے اس تحریک التوا پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر معزز اراکین اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس پر اپنے مفید مشوروں سے مجھے مستفید کرنا چاہتے ہیں تو میری تجویز ہے کہ اس کیلئے باقاعدہ ایک پورا دن مقرر کیا جائے۔ تاکہ اس تحریک التوا پر مفصل بحث ہو سکے۔ میں بھی آپ کے سامنے وہ میٹریل پیش کر سکوں جس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم اور آپ کہاں تک اس قانون کا احترام کرتے ہیں مجھے امید ہے کہ جب قانون کے احترام کا سوال آئے گا۔ اور جب قانون کے بالادستی سمجھی جائے گی تو پھر ایسی چیزیں رونما نہیں ہوں گی۔ میں ایک مرتبہ پھر یہی کہوں گا کہ اس تحریک التوا کیلئے ایک الگ دن مقرر کیا جائے۔ جناب والا! میں اس بحث کو خوش آمدید کہوں گا۔

مسٹر اسپیکر ! میں تحریک التوا کو باضابطہ قرار دیتا ہوں۔ چونکہ گورنر صاحب کے اجلاس کو ملتوی کرنے کے احکام بھی آگئے ہیں اگر ایوان اراکین مناسب سمجھیں اسمبلی کی بقید کاروائی کے بعد اس پر بحث کر لی جائے یا پھر اگلے سیشن میں اس تحریک کو زیر بحث لایا جائے۔ (داعلیٰ میں) دیسے میرے خیال میں ایجنڈے کے مطابق دو کمیٹیاں بنانا ہیں۔ اس کو اس طرح کر لیتے ہیں کہ اسمبلی کاروائی کے بعد چائے کا وقفہ کر لیتے ہیں اور بعد میں اس پر بحث کر لی جائے۔ تو بہتر ہوگا۔

مسٹر نصیر احمد باچا :- (پوائنٹ آف آرڈر) جا صاحب نے فرمایا ہے کہ اسے

انگلے سیشن کیلئے رکھا جائے۔ میں یہ کہوں گا کہ زندگی کا کیا بھروسہ ہے۔ پتہ نہیں پھر ملنا ہو کوئی ٹیٹ میں اور بھی دہاکے ہوتے ہیں۔ ہم اس پر بحث نہ کریں۔ کیا پولیس والے اس کے خلاف کارروائی بھی کریں گی میری گزارش ہے کہ اس پر آج بھی بحث ہو جائے۔ اور جو ممبران بحث کرنا چاہتے ہیں وہ آج بھی بحث کر سکتے ہیں۔ جو جا صاحب کے کہنے پر بحث میں حصہ نہ لیں وہ بعد میں بھی حصہ نہیں لیں گے

مسٹر اسپیکر :- جا صاحب تو چاہتے ہیں کہ اس پر بحث ہو۔ چونکہ جا صاحب کی بھی خواہش ہے کہ اس پر بحث ہو جائے اور وہ تعمیری تاجاؤں کو دیکھ کر کہیں گے۔ میرے خیال میں ہم پندرہ بیس منٹ یا آدھ گنٹھ کا وقفہ کر لیتے ہیں چائے وغیرہ کے بعد آجائیں گے۔

مسٹر نصیر احمد خان باچا :- (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! ابھی اگر پندرہ منٹ ایوان کو موقع دیا جائے ایک بج چکا ہے نماز کا بھی وقت ہے اور کھانے کا وقت بھی ہے اگر ہم اب چلے جائیں تو نماز قضا ہو جائیگی اور کھانے کا وقت بھی ختم ہو جائیگا میری گزارش ہے کہ آج ہی اس پر بحث کر لی جائے۔ (آوازیں انگلے سیشن میں)

مسٹر اسپیکر :- جا صاحب سے مشورہ کرتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ :- جناب والا! مجھے آج ایک اہم میٹنگ میں شرکت کیلئے اسلام آباد پہنچنا ہے میں جاہتا ہوں جیسے کہ پروردگ کے آرڈرز آگئے ہیں اسکو ہم اٹھائیس کے تمام کیلئے رکھ

دیتے ہیں میں بحث کو خوش آمدید کرتا ہوں۔ جیسا کہ معزز رکن نے کہا زندہ کی کاپی بھر دوسرے ہے میری دعا ہے اللہ انکو حضرت خضر کی عمر عطا کرے انشاء اللہ ایسی بات نہیں۔ لوگ آتے جاتے ہیں لیکن یہ معزز ایوان قائم رہے گا اگر ہم لاور آپ نہیں رہیں گے تو کوئی اور ہوگا یہ تحریک بعد میں بھی پیش ہو سکتی ہے

مسٹر اسپیکر :- جا صاحب اپنے آج کتنے بچے جانا ہے؟ زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹے یہ تحریک لے لے گی اگر اچھے مقررہ بولیں۔

وزیر اعلیٰ :- جناب والا! جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے میں اس پر بحث کرنا چاہتا ہوں جس قدر وقت میں ایک دن میں یا دو دن میں عرض کروں گا یہ ایسی چیز ہے جس کیلئے مجھے میٹرل جمع کرنا پڑے گا۔ وہ آلات میں ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ ایوان کو معلوم ہو جائے کہ کن کن لوگوں کا اس بلاسٹ میں ہاتھ ہے یہ بلاسٹ اس بلوچستان میں کیوں ہوتے ہیں اس کا پس منظر کیا ہے اور کیا وجوہات ہیں اسکی۔ میں سمجھتا ہوں میرے پاس میٹرل نہیں ہے مجھے موقع دیں تاکہ میں میٹرل لے کر آؤں اور آپکو سناؤں۔ اگر بلاوجہ بحث کرنا چاہتے ہیں تو مجھے اسمیں کوئی اعتراض نہیں ہے میں چاہتا ہوں کہ ایک دن اسکے لئے دیدیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- جناب اسپیکر ویسے اسمبلی کے قواعد کے قاعدہ نمبر ۵، کے تحت دو گھنٹے ہیں اگر کوئی تحریک التوا منظور کر لی جائے۔ اس پر تین دن کے اندر اندر بحث ہونی چاہیے۔

مسٹر اسپیکر :- واقعی دن ۵، میں یہ ہے ایک طرف پروردگ کے آرڈر اور

دوسری طرف تین دن کی پابندی ہے میرا خیال ہے جاں صاحب با آج ہی کر لیتے ہیں۔
 ایک دفعہ اسکو نمٹالیتے ہیں۔ لہذا پندرہ بیس منٹ کے لیے وقفہ کر لیتے ہیں تاکہ تمام ممبران فریش ہو کر جائیں
 اب ۱۴ نے کھٹیاں بنانی ہیں۔ میں اقبال احمد خان کھوسہ سے کہوں گا کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں

مجلس قائمہ برائے خوراک و زراعت

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان

صوبائی اسمبلی کے مندرجہ ذیل اراکین پر مشتمل ایک کمیٹی برائے خوراک و زراعت تشکیل دی جائے۔

۱۔ مسٹر اقبال احمد کھوسہ

۲۔ سردار نور احمد مری

۳۔ میر عبدالغفور بلوچ

۴۔ میر احمد خان زہری

۵۔ مسٹر ناصر علی بلوچ

مسٹر اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے مندرجہ ذیل اراکین پر مشتمل

ایک کمیٹی برائے خوراک و زراعت تشکیل دی جائے۔

۱۔ مسٹر اقبال احمد کھوسہ

۲۔ سردار نور احمد مری

۳۔ میر عبدالغفور بلوچ

۴۔ میر احمد خان زہری

۵۔ مسٹر ناصر علی بلوچ

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر :- کھورہ صاحب اب دوسری تحریک پیش کریں۔

مسٹر اقبال احمد خان کھورہ :- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کے مندرجہ ذیل اراکین پر مشتمل ایک کمیٹی برائے ایوان ولایت بری تشکیل دی جائے۔

۱۔ آغا عبدالظاہر۔ ڈپٹی اسپیکر۔ چٹوہن۔

۲۔ میر محمد نصیر مینگل۔

۳۔ مسٹر ارجن داس بگٹی۔

۴۔ مسز فزید عالیانی۔

۵۔ سردار نواب خان ترین۔

مسٹر اسپیکر :- تحریک یہ ہے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے مندرجہ ذیل اراکین پر مشتمل ایک

کمیٹی برائے ایوان ولایت بری تشکیل دی جائے۔

۱۔ آغا عبدالظاہر۔ ڈپٹی اسپیکر۔ چٹوہن۔

۲۔ میر محمد نصیر مینگل۔

۳۔ مسٹر ارجن داس بگٹی۔

۴۔ مسز فزید عالیانی۔

۵۔ سردار نواب خان ترین۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر :- اجلاس پندرہ منٹ کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(دوپہر ایک بجکر دس منٹ پر اجلاس پندرہ منٹ کیلئے ملتوی ہو گیا)

(اجلاس دوبارہ ایک بجکر چالیس منٹ دوپہر)

زیر صدارت مسٹر اسپیکر شروع ہوا۔

مسٹر اسپیکر ! - اب میں مسٹر نصیر احمد خان باچا کو دعوت دوں گا کہ وہ اپنی تحریک التوا پر بحث کا آغاز کریں۔

مسٹر نصیر احمد باچا : - جناب اسپیکر ! سب سے پہلے میں اس ایوان کا شکریہ

کہ آپ نے مجھے اس تحریک التوا پر بحث کرنے کا وقت دیا۔ جناب والا! کوئٹہ کی مہر و شاہراہ پر جرم کا دہاکہ ہوا ہے ایسے کاروباری جگہ پر دہاکہ سے کوئٹہ اور بلوچستان کے عوام بالخصوص اور پاکستان کے عوام بالعموم مصیبت میں مبتلا ہوئے ہیں اور انہی پریشان میں اضافہ ہوا ہے۔ میں جناب وزیر اعلیٰ سے گزارش کرتا کہ صوبے میں رونما ہونے والے ان واقعات پر اپنی توجہ دیں اور اپنی انتہی میر کو جو کس کر دیں۔ جناب والا! اب سے چند منٹ پہلے جاؤ صاحب نے یہ کہا کہ اس ایوان میں بیشتر ممبر صاحبان اسلمو سے لیس ہو کر آتے ہیں میں افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ جاؤ صاحب کا یہ اشارہ میری طرف ہے جناب والا! جنہوں نے انکو یہ بتایا وہ بالکل غلط ہے جناب اسپیکر میں جاؤ صاحب کا بیمہ مشکور ہوں کہ انکو میرے پستول لانے کا پتہ تو چل جاتا ہے لیکن باہر ہونے والے جرم کے دہاکوں کا انکو کوئی علم نہیں ہوتا۔ گزشتہ دنوں چمن میں ایک زوردار دہاکہ ہوا لیکن وزیر اعلیٰ کی طرف سے نہ تو کسی اخبار میں افسوس کی بات آئی اور نہ ہی انہوں نے خود کسی ذریعہ سے مریضوں کی عیادت کی اس دہاکہ میں ایک شخص شہید ہوا تھا جناب والا! اس کے باوجود انہوں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ اس سے ہمارے علاقہ کے عوام خوش ہوتے ہیں جناب والا! جناب وزیر اعلیٰ نے بذریعہ ٹیلیگرام یا ٹیلیفون کوئی رابطہ قائم کر لیتے۔ اس سے ہم خوش ہوتے ہیں کیونکہ ہمارا

اس بمباری سے زخمی ہو گئے ہیں اور جو شہید ہو گئے ہیں۔ وہاں آکر ان زخمیوں سے ملیں ان کو انعام دیں اور شہیدوں کے پسماندگان کو رقم دینے کا اعلان کریں۔ جناب والا! بعض اوقات ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب وہاں چمن آکر اعلان کرتے ہیں وہاں کے لوگ غریب ہیں لیکن انکو پیسے نہیں ملتے میں اس معزز ایوان کے توسط سے وزیر اعلیٰ صاحب سے ایسی کرونگا جن تخریب کاروں کو پکڑا جاتا ہے انکو جلد از جلد سزا دی جائے اور اس کے بعد جو تخریب کار پکڑے جائیں انکو سزا پھانسی دی جائے۔ تاکہ آئندہ کوئی ایسی واردات نہ کرے۔ جس سے ہمارے عوام میں بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔

جناب اسپیکر! میں اپنی زیر عنوان تحریک التوا کی حمایت سے اس معزز ایوان کی توجہ ان گزارشات کی جانب مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ اس حقیقت میں کوئی شک نہیں کہ عوام کی جان و مال کے تحفظ کی ضمانت انتظامیہ کی بنیادی ذمہ داری ہے اسکے لئے میں انتظامیہ کی کوششوں کا مشکور ہوں۔ انتظامیہ نے جتنی کوشش کی ہے بالکل صحیح ہے اور میں اسے خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے کہا امن و امان اور عوام کی جان و مال کا تحفظ انتظامیہ کی بنیادی ذمہ داری ہے اور ہمارے وزیر اعلیٰ نے خود بھی بار بار کہا اسکے باوجود کورٹ کے بارونق کاروبار میں مرکز میں ہوں کے دھماکے جان لیوا ثابت ہوتے ہیں میں وزیر اعلیٰ جام صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ پولیس افسروں کو جنہوں نے تخریب کاروں کو گرفتار کیا ہے انعامات دیں تاکہ انکی حوصلہ افزائی ہو سکے۔ یہ نہ ہو کہ جو پولیس آفیسر کسی تخریب کار کو پکڑتا ہے اسکو بجائے اس کے کہ ترقی دی جائے اور ان افسروں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ انکو بجائے ترقی دینے کے ٹرانسفر کر دیتے ہیں۔

جناب اسپیکر! آپ کے علم میں بھی ہوگا۔ چمن کا ایک اے ایس آئی تھا جس نے تخریب کار

پکڑے تھے اور ان سے لم برآمد کیئے۔ گذشتہ دنوں اس تخریب کار کو چھالیس سال کی سزا بھی ہوئی۔ گذشتہ دنوں چار پانچ لوگ وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس آئے اور چند مرتبہ وہ آئی جی پولیس سے بھی اس سلسلے میں ملے تھے کہ اس کو وہیں چمن میں رہنے دیا جائے لیکن وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ تخریب کار پولیس افسر ہے اور ان کے پاس اس کا ثبوت ہے۔ جناب والا! میرے خیال میں اسکی جی ٹی آئی بھی ہو چکی ہے۔ لیکن اس کی ٹرانسفر ابھی تک چمن میں نہیں ہوئی ہے اس کے علاوہ اور واقعات ہیں چمن کے ایک حمام میں ایک بے گناہ بچہ دو تخریب کاروں کی کلاشن کی گولیوں سے مر گیا دو آدمی زخمی ہو گئے بلکہ دو بھی مر گئے رھیری گزارش ہے کہ اگر ہمارے ساتھ اتنے فنڈ نہ نہیں کہ فریوں کی امداد کی جائے میں صرف اتنی گزارش کروں گا انکی حوصلہ افزائی تو کیجئے۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے عرض کروں گا کہ وہ کم از کم انکی تعزیت کیلئے وہاں جائیں کیونکہ چمن ایک پسماندہ علاقہ ہے ہمارے ہاں لوگوں کا کاروبار مجھے کہنا تو نہیں چاہیے لیکن پھر بھی کہنے پر مجبور ہوں کہ ہمارے علاقہ کی مجبوری اسمگلنگ ہے یہ ایک کاروبار ہے مگر لوگ اسے اسمگلنگ کہتے ہیں لیکن مجبوری سے اسے تجارت کہتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر:- میرے خیال میں اسمگلنگ آپنی تحریک سے متعلق نہیں ہے۔ آپ صرف اپنی تحریک التوا سے متعلق بات کریں۔ یہاں اسمگلنگ کی بات نہیں ہو رہی ہے۔

وزیر اعلیٰ:- (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! یہ ریکارڈ کیا جائے کہ معزز رکن خود اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ وہ اسمگلنگ کو تجارت کہتے ہیں اور اسمگلنگ کو تجارت سمجھتے ہیں۔ جناب والا! یہ ریکارڈ کیا جائے۔ یہ میری گزارش ہے۔

مسٹر اسپیکر :- باچا صاحب آپ اپنی تحریک التوا کے متعلق بات کریں باقی ریکارڈ وغیرہ کرتا ہمارا کام ہے میں آپ کا احترام کرتا ہوں آپ میری بات مانا کریں اور تحریک التوا پر بحث کریں۔

مسٹر نصیر احمد باچا :- جناب اسپیکر! میں آپکی بات مانتا ہوں انشاء اللہ آئندہ بھی مانا کروں گا۔ میں اپنی تحریک کے متعلق مزید یہ عرض کروں گا کہ عوام میں اعتماد اور تحفظ بحال کرنے کے لئے صرف مقتولین کے ورثہ کو چند ہزار روپے دینا کافی نہیں اور نہ ہی یہ رقم ان قیمتی جانوں کے مقابلے میں کوئی قیمت رکھتی ہے دوسری طرف عوام کو اپنے خوف و ہراس کے اظہار کے لئے جلسہ اور جلوس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا ہے جس سے بلاشبہ امن و امان کا مسئلہ پیدا ہونے کا امکان ہے لہذا خدا نہ کرے ایسا کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما ہونے سے پہلے حکومت کو ہوں کے آئے دن جان لیوا دھماکوں کو روکنے کی خاطر موثر ترین اقدامات اٹھانے کے لئے دوسرے امور کے ساتھ ہی ہوں کے دھماکوں سے متاثر افراد کو عوضانہ کی رقم سے کم سے کم ایک لاکھ روپے دینے کی اجازت دیکھائے یہ میری وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش ہے میں آپ کا مزید وقت نہیں لینا چاہتا ہوں اور اگر کوئی دوسرا مندرجہ بولنا چاہتا ہے تو آپ اسے وقت دیں۔ شکریہ۔

مسٹر اسپیکر :- مسٹر عبدالکریم نوشیروانی اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی :- بسم اللہ الرحمن الرحیم شروع کرتا ہوں اللہ کے بابرکت نام

سے جو بڑا رحمان اور رحم کرنے والا ہے۔

جناب اسپیکر! میرے ساتھی نے اسمبلی میں جو تحریک التوا پیش کی ہے میرے ساتھی سوچیں کہ یہاں جو بموں کے دھماکے ہوئے اور حال ہی میں ایک مارکیٹ میں بم کا دھماکا ہوا اور ان تین سالوں میں کئی بموں کے دھماکے ہو چکے ہیں جو کہ کراچی میں کوئٹہ سندھ پنجاب اور پشاور میں ہوئے ہیں سارے ملک میں ہوتے ہیں میں معذرت چاہتا ہوں کہ جب ہم کسی دوسرے آدمی کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں تو سب سے پہلے ہم اپنے گریبان کو دیکھیں کہ ان بموں کے دھماکوں میں کون ملوث ہے اور یہ بموں کے دھماکے اس ملک میں کون کر رہا ہے؟ تو صرف اس حکومت پر تنقید کرتے ہیں لیکن حکومت تو ہم اور آپ ہیں عوام کو بھی چاہیے کہ وہ ان ملک دشمن عناصر کو دیکھیں انکا گلہ بائیں اور وہ یہ بھی دیکھیں کہ یہ ہم کہاں سے آ رہے ہیں۔ میرے بھائیو! اس ناخوشگوار واقعے پر ہم سب کو افسوس ہے اور افسوس کے ساتھ کہتا پڑتا ہے کہ ہمارے ملک میں لوگ کرسی کی خاطر کیا نہیں کرتے ہیں کرسی کی خاطر جان و مال اور ملک داؤ پر لگا دیتے ہیں اور اس کرسی کی خاطر عوام کا جان و مال بھی داؤ پر لگا دیتے ہیں اس حکومت کا تو فرض ہے کہ امن و امان قائم رکھے ہم صرف افسران کو یہ نہ کہیں کہ امن و امان کو سمجھالیں یہ صرف ڈپٹی کمشنر کا فرض نہیں ہے کمشنر کا فرض نہیں ہے اس میں عوامی نمائندوں کا بھی فرض ہے وہ ڈپٹی کمشنر کا ہاتھ بٹائیں اور مشترکہ کوشش کریں اور عوام دشمن عناصر کو دیکھے کہیں ہم عوام دشمن عناصر کو اپنے گھر دلیں تو جگہ نہیں دیتے ہیں اور پیسے لے کر کم سپلائی کئے جاتے ہیں اور بعد میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ حکومت نے کیا ہے ملک میں بم بلا سٹ ہو رہے ہیں اور اوہلا کیا جاتا ہے حکومت خیل ہو رہی ہے لہذا حکومت استعفیٰ دے دے ہمیں یہ دیکھنا ہے حکومت کون ہے۔

میرے ساتھیو! امن وامان اسوقت بحال ہوگا کہ ہم اور آپ اسمبلی کا ہر ممبر اور سب پاکستانی
 بھائی اس ملک کے ساتھ مخلص ہو کر کام کریں۔ امن وامان اس صورت میں ہی بحال ہو سکتا ہے جب
 سب ملکر کوشش کریں ورنہ ہم صرف یہ سوچیں کہ اس کو صرف اس کو پولیس کنٹرول کرے اس کو
 ڈپٹی کمشنر اور کمشنر کنٹرول کریں تو یہ ناممکن ہے۔ ان سے کیا کنٹرول ہو سکتا ہے۔ ہم اس چیز کو سب
 ملکر کنٹرول کریں امن وامان قائم کریں ہم اس خطے کو اس خطہ اور پاکستان کو دشمن کی نظروں سے
 بچائیں ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ ہم کو چاہیے کہ دیکھیں اس ملک میں کون کر رہا ہے اس ملک کی
 خاطر کافی جانیں قربان ہوئی ہیں۔ ہم نے اس ملک کو اس لیے حاصل نہیں کیا ہے کہ اس کو ہم
 بلاسٹ کر کے ختم کر دیا جائے اور لوگوں کے جان و مال سے کھیلیں میرے ساتھیو!
 انشاء اللہ تعالیٰ ہم تمام اسمبلی کے ممبران اور بلوچستان کے عوام سب کا اولیں فرض ہے
 ہم اپنے جان و مال اور ملک کا تحفظ کریں تو میں آپکا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا کیونکہ
 اس پر جم صاحب نے بھی تفصیل سے بات کرنا ہے میں آپکا شکریہ ادا کرتے ہوئے
 اجازت چاہتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر :- اب میر عبد البنی جمالی صاحب کچھ فرمائیں گے۔

میر عبد البنی جمالی (وزیر مال) جناب والا! میں آپ کا بہت کم وقت لوں گا کیونکہ
 ہمارے پاس وقت بہت کم ہے لیکن اس کم وقت میں بھی بات پتے کی کروں گا عرض
 یہ ہے کہ موجودہ حکومت اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہی ہے کہ ایسے حالات
 پیدا نہ ہوں کہ یہاں بم بلاسٹ ہوں آپکو اچھا پتہ ہے ہم لوگوں نے جو موقف اسلام
 خاطر اپنایا ہے اور اپنے مہاجرین بھائیوں کو اپنے ہاں پناہ دی ہے اس چیز کو پوری

دنیا کا بھی رہا ہے اور جنرل اسمبلی نے اس کو تسلیم کیا ہے کہ یہ مسئلہ حل ہونے کے قریب ہے انشاء اللہ یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ لیکن آپ کو پتہ ہے کہ متاثرہ ملک اور ساتھ کے ملک یہاں آکر بلاسٹ کر رہے ہیں اور یہی لوگ کارروائی کر رہے ہیں۔ آپ کو علم ہے۔ ہم لوگ ایک ہیں۔ ہماری شکلیں لباس اور رسم و رواج ایک ہیں۔ یکسانیت کا وہ سب سے عوام دشمن عناصر کو گرفت میں لانا ذرا مشکل ہے۔ لیکن حکومت کو شش کر رہی ہے اور فیصلہ ہونے کے کو قریب ہے۔

جناب والا! پچھلے دنوں صدر صاحب نے ایک بات کہی تھی۔ جو میں یہاں دھرانا چاہتا ہوں انہوں نے فرمایا تھا کہ یہ دھماکے ہوتے ہیں گے۔ جب تک حالات درست نہیں ہوتے ہیں۔ ہم ان کو کھلے دل اور بہادری سے اس کو نبھائیں کیونکہ یہ آج کی بات نہیں ہے جب تک مسئلہ افغانستان حل نہیں ہوتا ہے اور افغانستان کو آزادی نہیں ملتی ہے۔ اتنے تک یہ حالات رونما ہوتے رہیں گے۔ تو میری بھائیوں سے گزارش ہے اور مجھے صدر پاکستان کے وہی الفاظ یاد آرہے ہیں کہ ان کو خوش اسلوبی سے بہادری سے برداشت کرو۔ اور یہ آپ اسلام کی خاطر برداشت کرو۔ لہذا ہم اسلام کی خاطر برداشت کو رہے ہیں۔ اور ہمیں اس بات پر فخر ہے۔ اسلام کی خاطر اور اپنے بھائیوں کی خاطر اگر کوئی جانیں بھی جا رہی ہیں۔ تو ہم ان کو قربان کرتے ہیں۔ لیکن میں یہاں کی انتظامیہ کو داد دیتا ہوں کہ بہ نسبت دوسرے صوبوں کے یہاں بلوچستان کے حالات کافی بہتر ہیں آپ اخباروں میں بھی دوسرے صوبوں کے حالات پڑھتے ہونگے تو میری گزارش ہے جب تک عالمی مسائل حل نہیں ہوتے ہیں ہم مضبوطی سے فراخ دلی سے ان کو برداشت کرتے رہیں۔ اور آپ دیکھیں کہ ساری دنیا میں ایسے حالات ہیں۔ فلسطین کے حالات دیکھیں مشرق وسطیٰ کے حالات دیکھیں اور آذربائیجان جو کچھ ہو رہا ہے آپ وہاں کے حالات دیکھیں۔ ہمیں چاہیے ہم ہمت نہ ہاریں اور اپنے سینے کو بڑا رکھیں اور اسلام کے خاطر جو چیزیں قربانی دینی پڑے ہم اس کو برداشت کریں اور انشاء اللہ ہم اسکے لئے قربانیاں دیں گے۔ شکر ہے۔

مٹرا اسپیکر :-

اب میر محمد نصیر مینگل اپنے خیال کا اظہار فرماتے ہیں گے۔

میر محمد نصیر مینگل (وزیر صنعت و حرفت) جناب والا! ہمارے معزز رکن نے جو تحریک التواذ پیش کی ہے اور اس سانچے پر ہم سب کو افسوس بھی ہے کہ اس میں درقیمی جانیں ضائع ہوئی ہیں اور اس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے لیکن افسوس تو یہ ہے کہ تحریک التواذ کسی اور مسئلے پر ہوتی ہے اور پھر بات کسی اور مسئلے پر چھڑ جاتی ہے۔ جس میں تجارت اور سمگلنگ وغیرہ پر ختم ہوتی ہے۔ ہمیں اپنے موضوع کو سمجھنا چاہیے۔ اور اس سے ہی متعلق بات کرنی چاہیے اور کسی کی ذات کے خلاف بھڑاس نہیں نکالنی چاہیے۔ ہم کی تو صرف بات ہوتی ہے لیکن ہم دل کی بھڑاس کسی کے خلاف نکالتے رہتے ہیں۔ تو اس سلسلے میں میری جناب والا سے گزارش ہے کہ جب آپ کی صدارت میں یہ اجلاس ہوتا ہے تو ہمیں پارلیمان سسٹم کو مد نظر رکھتے ہوئے زیر بحث مسئلے کے متعلق بات کرنی چاہیے۔

جناب اسپیکر! اب میں اس سانچے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے حکومت وقت کی طرف سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اس سے پہلے بھی کچھ واقعات ہوتے ہیں یہ بات ایوان کونسن کر خوشی ہوگی کہ اس سے پہلے جتنے بھی بم کے دھماکے کوٹہ میں ہوتے اس کے تمام ملزم پکڑے گئے ہیں۔ اور ان میں سے کچھ کو سزا بھی سنائی گئی ہے۔ جبکہ کچھ پر مقدمات چل رہے ہیں۔ کوئی ایسا واقعہ نہیں تھا کہ بم میں ملوث افراد پکڑے نہ گئے ہوں۔ علاوہ ازیں کراچی میں بم کا بڑا دھماکہ ہوا۔ جہاں پندرہ کئی لوگ مر گئے تھے۔ اس سلسلے میں وزیر اعظم کو اپنا بیرونی ملک کا دورہ بھی ملتوی کرنا پڑا۔ کئی دھماکے اسلام آباد

اور فریڈرک میں ہوتے ہیں اگر اس نسبت سے دیکھا جائے تو بلوچستان میں بہت کم دھماکے ہوئے ہیں اور اس کا کریڈٹ بلوچستان کی حکومت کو جام صاحب کی قیادت میں جاتا ہے کہ یہاں زیادہ دھماکے نہیں ہوتے ہیں۔ اور جتنے ہوتے ہیں۔ ہم لوگوں نے ان پر قابو پایا ہے۔ ایک چیز کو صفحہ ہستی سے مٹانا تمام تحفظات کے باوجود ناممکن ہے ابھی چند روز پہلے کی بات ہے کہ افغان حکومت کے اندر جہاں روس جیسی عالمی اور سپر طاقت موجود ہے اس مجمع میں بھی خان عبدالغفار خان کی مدین کے وقت وہاں پورے دھماکے ہوئے اور کئی لوگ مارے گئے ہیں۔ کئی چیزیں ہیں جو انسان کے بس میں نہیں ہوتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے بس میں ہوتی ہیں۔ جیسا کہ سورۃ یسین میں فرمایا ہے۔ کُحْشِ فِکُوْضِ وَه اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہو جاتا ہے۔ انسان کے بس سے کئی چیزیں باہر بھی ہوتی ہیں انسان کی تو صرف کوشش ہوتی ہے اور اس کوشش کو دیکھا جاتا ہے کہ اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے۔ لوگوں پر کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے بتایا ہے کہ ایک طرف تو موجودہ حکومت پر تنقید ہو رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ موجودہ حکومت نا اہل ہے یہ بموں کے دھماکوں پر قابو نہیں پار رہی ہے اور ساتھ ہی اس حکومت کی انتظامی مشینری کی تعریف ہو رہی ہے کہا جا رہا ہے کہ اس کی انتظامیہ کو انعام و اکرام دینے چاہئیں۔ معززہ رکن کو اور سب کو علم ہونا چاہیے۔ تمام انتظامی مشینری موجودہ حکومت کی ہدایت کے مطابق چل رہی ہے اگر کوئی دھماکہ ہوتا ہے۔ تو اس پر قابو پایا جاتا ہے اور اس کا کریڈٹ موجودہ حکومت کو جاتا ہے کہ انہوں نے اس پر قابو پایا ہے۔ یہاں جو تحریک التواء پیشی کی گئی ہے اس میں کافی تضادات تھے کہا گیا ہے کہ بلوچستان کی حکومت کے سربراہ یعنی قائد ایوان کو ان باتوں کا پتہ نہیں چلتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف کہا جاتا ہے اس حکومت کی انتظامیہ کو پولیس وغیرہ کو انعام و اکرام سے نوازا جاتا ہے۔ جبکہ اس مشینری کا سربراہ بھی

ہمارا قائد ایوان ہے۔ جب آپ کریڈٹ انتظامیہ کو دیتے ہیں تو پھر یہ کریڈٹ اس کے سربراہ الحاج جام میر غلام قادر خان کو بھی دیدیں۔ ساتھ ہی انعامات غلط افراد کو نہیں دینے چاہئیں۔ جہاں کہیں بھی سخریہ کارروائی ہوتی ہے کہا جاتا ہے۔ حکومت سب کچھ کرے لیکن حکومت کے علاوہ ہمارا بھی فرض ہے کیونکہ یہ عوامی حکومت اپنے عوام کے سامنے جوابدہ ہے۔ عوام کا تحفظ اور امن و امان کا قیام موجودہ حکومت کا اولین فرض ہے اور اس سلسلے میں موجودہ حکومت نے جتنے اقدامات کئے ہیں ان سے مسائل پر قابو پایا ہے۔ یہ قابل تحسین ہیں۔ بلوچستان کی تاریخ میں انگریزوں کے چلے جانے کے وقت سے آزادی حاصل کرنے کے وقت سے بلوچستان میں اتنا امن و سکون پہلے نہیں رہا ہے۔ جتنا اس موجودہ حکومت کے دوران ہے مجھے پتہ ہے میں تو ایسے علاقے سے تعلق رکھتا ہوں۔ جہاں ہمیشہ پر آشوب دور رہا ہے اور جہاں ہمیشہ امن و امان کا مسئلہ رہا ہے۔

لیکن موجودہ حکومت کے وقت میں اور خاص طور پر جنرل ضیاء الحق صاحب نے جب سے اقتدار سنبھالا ہے۔ بلوچستان میں امن و امان کا بول بالا ہے۔ اور اب جو امن قائم ہے۔ اس کا ثبوت کہیں بھی نہیں ملتا ہے۔ جناب والا! جس دن سے اس موجودہ عوامی حکومت نے اقتدار سنبھالا ہے اس کے بعد تو امن و امان کا مسئلہ کبھی پیش نہیں آیا۔ جیسا کہ میرے ایک معزز ساتھی ممبر صاحب نے کہا ہے کہ ہمیں صرف انتظامی مشینری پر انحصار نہیں کرنا چاہیے اس کے ساتھ پبلک کے عوامی نمائندوں کا بھی فرض ہے کہ وہ حکومت کا ہاتھ بٹاتیں جب کہ کبھی بھی اس قسم کا واقعہ ہوا ہے۔ ہمارے معزز ڈپٹی اسپیکر صاحب موجود ہیں۔ تمام ممبران کو پتہ ہے وزیر اعلیٰ صاحب نے اسی وقت بلایا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ فلاں جگہ پر پہنچ جائیں اور حالات خود جا کر دیکھیں۔ اور یہ کہ مزید صورت حال خراب نہ ہونے پاتے۔ ہمیشہ عوامی نمائندے موقع پر پہنچے ہیں اور اس طرح مسائل کو حل کرتے رہے ہیں۔ موجودہ حکومت کے

جو وزیر اعلیٰ جام غلام قادر صاحب ہیں۔ ان کی قیادت میں موجودہ حکومت اس مسئلے پر دن
 رات توجہ دے رہی ہے کہ کسی طریقے سے بلوچستان میں امن و امان قائم کیا جائے۔ اور اس
 سلسلے میں جتنا موجودہ حکومت نے جام صاحب کی قیادت میں کیا ہے۔ جیسا کہ میں نے بلوچستان
 کے متعلق بتایا ہے کہ بلوچستان کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائیگا۔ ان کے دور حکومت میں بلوچستان امن و امان
 رہا ہے کہ بلوچستان میں اس سے پہلے کبھی امن و سکون نہیں رہا ہے۔

تاہم اس قسم کے چھوٹے چھوٹے واقعات تو ہر جگہ ہوتے رہتے ہیں۔ ہمیں ان کے ساتھ
 پوری ہمدردی ہے جن گھروں میں ماتم ہے ہم اس میں برابر کے شریک ہیں۔ ہم اس
 پس رنج اور افسوس کرتے ہیں لیکن یہ واقعہ تو موجودہ حکومت کی غفلت سے نہیں ہوا ہے۔
 ان عناصر پر ہم سب کو کڑی نظر رکھنی چاہیے۔ ہمیں ان کی مدد نہیں کرنی چاہیے۔ اگر ہم ایوان میں
 حکومت پر تنقید کرتے ہیں۔ کاش ہم سڑکوں پر نکل کر ان ملک دشمن عناصر کے خلاف بھی آواز
 بلند کرتے۔ اور پوچھتے کہ یہ ہم کہاں سے آتے ہیں اور ان کو کون لارہا ہے اور گھروں کو
 کیوں تباہ کیا جاتا ہے۔ اگر تمام معزز اراکین اس چیز کا فیصلہ کر لیں کہ ان کی ہر ممکن کوشش
 ہوگی کہ وہ اس کا تدارک کریں گے کیونکہ یہ حکومت ان کی ہے اسمبلی ان کی ہے اور عوامی حکومت
 کا دور ہے اور ایسا نڈاری کے ساتھ فیصلہ کریں کہ اس قسم کے واقعات نہیں ہونے دیں گے۔
 تو میں ڈھونڈی سے کہتا ہوں کہ اس بلوچستان میں کبھی بم بلاسٹ نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر ہماری نیت
 صاف نہ ہوگی اور یہاں رونا روئیں گے کہ بم بلاسٹ ہو رہے ہیں اور باہر جا کر ملک دشمن عناصر
 کو شاباش دیں گے تو اس حکومت پر انحصار کرنا غلط ہوگا۔ یہ موجودہ وزیر اعلیٰ صاحب کے
 بس میں نہیں ہے۔

جناب اسپیکر! مجھے امید ہے اس سلسلے میں پورا ایوان اور تمام اراکین ہمارا ساتھ
 دیں گے اور اس تباہی کو اپنی تباہی سمجھیں گے اور ہر گھر کے ماتم کو اپنا ماتم سمجھیں گے

قریہ مشکل نہیں ہے کہ یہاں بلاسٹ ہوں۔ جب کسی راستے سے بھی ہم نہیں آسکیں گے تو یہاں بلاسٹ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ اس طرح اس کا تدارک ہو جائے گا چونکہ باقی اراکین نے بھی اس مسئلے پر اظہار خیال کرنا ہے۔ لہذا میں ان الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر! اور کوئی صاحب اظہار خیال فرمائیں گے۔؟

مسٹر ارجمند اس بگٹی: جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے۔

جناب والا! میں محرک کی اس تحریک کے حوالے سے یہ فرور گزارش کروں گا کہ ہفتہ کی رات جنکشن مارکیٹ میں ہونے والے دھماکہ سے دو افراد ہلاک اور چودہ زخمی ہوئے اس کے علاوہ لاکھوں روپے کا مالی نقصان بھی ہوا۔ جنکشن مارکیٹ کی چوالیس دکانوں میں سے کوئی دکان بھی نقصان سے نہیں بچ سکی۔ ایک جنرل اسٹور جس کے سامنے دھماکہ ہوا۔ مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ اس جانی و مالی نقصان کے ساتھ کچھ لوگوں کی قوت سماعت بھی جاتی رہی۔ بحوالہ روزنامہ جنگ مورخہ ۸۸-۱-۲۵ میں ایک خبر چھپی ہے کہ اس ضمن میں صوبائی اور ضلعی حکام نے نقصان کا جائزہ لیا اور نہ ہی دکانداروں کی دلجوئی کی یہ بات صحیح ہے کہ اس قسم کے تخریب کاروں کو کوئی بھی اچھا نہیں سمجھتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا فعل ہے جس سے انسانی جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ اور ایسا فعل جس سے کسی کو تکلیف ہوتی ہو کسی بھی انسان دوست شخص کے لئے یہ فعل قابل قبول نہیں ہے اور نہ ہی ایسا شخص خدا سے برتر و اعلیٰ کے سامنے کوئی اعلیٰ مقام حاصل کر سکتا ہے اس ناخوشگوار واقعہ کا ہم سب کو بہت دکھ ہے۔ اور ہم سب کو ان قیمتی جانوں کے ضائع ہونے پر دکھ ہے۔ چونکہ میں اس امر کو عوامی مفاد کی بات سمجھتا ہوں لہذا اس ایوان کے توسط سے صوبائی حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس قسم کے تخریب کاروں کی پوری پوری روک

ملاقات کریں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ متاثرہ افراد اور قیمتی جائزوں کے نقصان پر ان کے خاندانوں کو دست معاونت دیں کیونکہ میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ حکومت کے دست معاونت دینے میں کچھ تاخیر اور گریز برتی جاتی ہے۔ حالانکہ متاثرہ افراد بالکل بے گناہ ہوتے ہیں۔ ان کو سہارا دینا ہم سب کا اولین فرض ہے۔ اس حوالے سے میں یہ بھی ضرور گزارش کروں گا۔ کہ کچھ عرصہ قبل اس نوعیت کے تخریبی حادثے میں میں اپنے ایک دوست جو قلات کے رہنے والے مسٹر مہانڈ بھی متاثر ہوئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ موجودہ متاثرہ افراد کے ساتھ میرے اقلیتی بھائی کو بھی دست معاونت دی جاسکے۔ میں موجودہ حکومت کی تخریب کاروں کے خلاف کوششوں کو بھی سراہوں گا۔ خدا کرے کہ وہ اس کارنیک میں نمایاں کامیابی حاصل کریں۔

مسٹر اسپیکر :-
حاجی عید محمد نو تیزی صاحب !

حاجی عید محمد نو تیزی - جناب والا ! باچا خان نے جو تحریک التواہ پیش

کی ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے۔ مگر اس قسم کے بلاسٹ تو ہر جگہ ہوتے ہیں۔ اس دھماکہ میں جو دو جانبی فاصلہ ہوئی ہیں ان کا تعلق چاغی سے ہے اور وہ لوگ مینگل قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ دو اشخاص اور بھی زخمی ہوئے ہیں ان کا بھی تعلق چاغی سے ہے یہاں میں یہ کہوں گا کہ اس میں صرف انتظامیہ کا فرض نہیں بنتا۔ بلکہ ہمارا بھی فرض بنتا ہے کہ ہم حکومت کے ساتھ تعاون کریں۔ ویسے بھی بارڈر پر فائرنگ ہوتی رہتی ہے۔ جب تک ہمارے مہران صاحبان انتظامیہ کے ساتھ تعاون نہیں کریں گے۔ ہم لوگ اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم انتظامیہ کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔ اور ان کا ہاتھ بٹائیں۔ کیونکہ یہ بلاسٹ تو ہر ایک جگہ ہو سکتے ہیں۔ اس میں عوام کا تعاون نہیں ہوگا۔ اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمیں چاہیے کہ تخریب کاروں کو ختم کرنے کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کریں۔

مسٹر اسپیکر ! کوئی اور معزز رکن ؟ اب میں جام صاحب سے کہوں گا کہ وہ اس تحریک التواؤ پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

وزیر اعلیٰ :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جناب والا ! میں نے موک کی تحریک التواؤ کو بڑے غور سے پڑھا اور سنا۔ اس پر میرے معزز رکن نے جو تقریر کی ان کے انداز بیان کو بھی میں نے بڑے غور سے سنا اور سننے والوں نے بھی غور سے سنا ہوگا۔ میں یہاں ایک مثال دینا مناسب سمجھوں گا کہ جس طرح کھوس کا مینڈک کنویں میں گردش کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ بس دنیا یہی کنواں ہے میرے خیال میں ان کی تقریر کا انداز بیان صرف ذاتیات پر چلا گیا۔ جس کی کسی معزز رکن سے توقع نہیں کی جاسکتی ہے۔ میرا یہ خیال تھا کہ کوئی ایسی اچھی سجاویر معزز رکن کی طرف سے پیش کی جائے گی۔ جس سے حکومت کو مدد مل سکے گی۔ اب میں ان کی تقریر کے چند پہلوؤں پر بات کروں گا پہلی بات تو یہ کہ لوگ کہیں گے کہ واہ واہ کیسی اچھی تقریر تھی۔ مگر گناہ گاروں کی بڑی حمایت ہو رہی ہے۔ کاش ہم بھی اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھتے کہ ہم سے بھی کتنے گناہ سرزد ہو رہے ہیں۔ یہاں کوئی اپنے گریبان میں جھانک کر نہیں دیکھتا۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہم اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھتے۔

جناب والا ! دوسری اہم چیز یہ ہے کہ جیسے بعض لوگ دن کو لات بھتے ہیں اور رات کو دن تو یہ بڑی عجیب بات ہے۔ یہاں میں ایک اور مثال دوں گا ایک کہادت ہے کہ اگر کوئی گناہگار کو کاٹتا ہے تو کوئی خبر نہیں بنتی لیکن اگر انسان کٹے کو کاٹے تو خبر بن جاتی ہے۔ شاید میرے معزز رکن نے اخبار نہیں پڑھا ہوگا۔ یا ٹیلیوژن نہیں دیکھا ہوگا۔ کیونکہ وہ قومی لوگ ہیں ان کی مفروضات بہت زیادہ ہیں۔ قومی خدمت کرتے ہیں اور قومی خدمت میں ہمیشہ وہ سرگرداں اور پریشان

رہتے ہیں۔ انہیں وقت نہیں ملتا کہ وہ کسی اور طرف بھی توجہ دیں۔ میرے معزز رکن کو یہ علم ہونا چاہیے کہ جب مجھے اس واقعہ کا علم ہوا تو میں زخمیوں کو دیکھنے کے لئے ہسپتال گیا اور میں نے ان زخمی جوانوں کی عیادت کی۔ میرے معزز رکن نے جس طریقہ سے یہاں الٹ پلٹ کر باتیں کیں اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے اخبار نہیں پڑھا اور ٹی وی نہیں دیکھا۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جام صاحب وہاں جاتے جاتے پر گئے تو ان کی تحریک التوا میں فرہ نہیں آتا ہے۔ اب جناب والا! بات ہم بلاسٹ اور تحریک التوا کی تھی لیکن انہوں نے ذکر اے ایس آئی کا کیا شاید ہمارے معزز اراکین کو اس بات کا علم نہ ہو کہ مذکورہ اے ایس آئی انکا بڑا قریبی رشتہ دار ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کے سامنے کوئی بھی اپنے قریبی رشتہ دار کا ذکر نہیں کرتا ہے۔ لیکن میں آپ کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ میرے پاس ایسے مواد موجود ہیں ایسی تصاویر موجود ہیں کہ اے ایس آئی افغانستا سے ہوتا ہوا آیا ہے۔ افغانستا میں اس کی تصویر بھی نکالی گئی ہے۔ اب ایسا کرنا کسی فرد کا اور کسی سرکاری فرد کا اتنے اچھے عہدے پر ہوتے ہوئے ملک کی سالمیت کا اس طرح مذاق اڑانا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک معزز رکن کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ لہذا کسی ایسے فرد کیلئے جو اچھے سرکاری عہدے پر ہوتا ہے ایسا نہیں کرنا چاہیے آپ ملاحظہ فرمائیں۔ اگر اس طرح ملک کی سالمیت کا مذاق اڑایا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ معزز رکن کو ایسا نہیں کرنا چاہیے جناب والا! اس کے خلاف بہت سے ایسے مواد ہیں میں اس پر کافی بحث کر سکتا ہوں لیکن میں تحریک سے ہٹ کر بات نہیں کرنا چاہتا۔ جناب والا! انتظامیہ بڑی اچھی ہے پولیس بڑی اچھی ہے لیکن برا کون ہے؟ میں آپ سے بتلانا چاہتا ہوں کہ اس انتظامیہ کو اس پولیس کون کنٹرول کرتا ہے؟ جناب والا! میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں اتنے اچھے نتائج قطعاً آتے اگر میں انکو کنٹرول نہ کرتا۔ میں مزید یہ بتانا چاہتا ہوں عیادت دن اسی امر میں کوشاں ہوں اور یہی کوشش کرتا ہوں کہ ایسی چیز نہ ہو۔ نئے پائے لیکن افسوس کا مقام ہے جب کریڈٹ دیا جاتا ہے پولیس افسروں کو اور ان کو اچھے کام کی مبارک باری جاتی ہے جناب والا! میں بھی انکو مبارکباد دینا

چاہتا ہوں اور ہمیشہ مبارکباد دیتا ہوں تاہم آپ دیکھیں کتنے لوگوں کو انعامات ملے پولیس والوں کو اس سے نواز کیا جبکہ میرے بھائی کو یہ چیز نظر نہیں آئی کیونکہ یہ چیز انکی تحریک التوا میں رکاوٹ ڈالتی تھی میں سمجھتا ہوں اس تکشن میں میرے معزز رکن بھی موجود تھے جس میں یونین اور پولیس افسروں کو انعامات سے نوازا جا رہا تھا لیکن ۔۔۔

مسٹر ظہیر احمد باچا - جناب والا! میں اس تقریب میں موجود نہیں تھا۔ جام صاحب نے نہیں

بلا یا تھا۔

دعوت تو معزز رکن کو دی گئی ہوگی۔

وزیر اعلیٰ۔

مسٹر ظہیر احمد باچا - مجھے افسوس ہے کہ دعوت بھی نہیں دی گئی تھی ایسی غلط بیانی سے کیا فائدہ؟

وزیر اعلیٰ۔

اگر موجود نہ ہونگے تو انہوں نے اخبارات میں پڑھا ہوگا۔ (مدخلت)

مسٹر اسپیکر

نیمرو باپا صاحب آپ بیٹھ جائیں یہ ایسی کوئی بات نہیں۔

وزیر اعلیٰ

جناب اسپیکر! چمن میں جو فائرنگ ہوئی پرائم منسٹر صاحب بہ نفس نفیس چمن شریف

لائے تھے انہوں نے گزرتے کا اعلان کیا اور لوگوں کو کچھ انعامات ملے میں سمجھتا ہوں اس طرح واقعات الٹ پلٹ کر پیش نہیں کرنا چاہیے یہ نہیں ہونا چاہیے۔ جناب والا! اب میں چند بنیاد کی چیزیں آپکی خدمت میں عرض کروں گا یہاں میرے بھائی نے بڑے انداز سے بیان کیا تھا کہ کلاشن کوفی کے ذریعے فائرنگ کر کے ایک آدمی کو قتل کیا گیا۔ وہاں قتل ہوا لیکن میرے بھائی نے یہ بتانے کی ضرورت گزارہ نہیں کی اور مجھے اس بات کی خوشخبری ہے کہ انہوں نے خود ایسا اشارہ کیا تھا جو اس طرف جاتا تھا اور اس

طرح انہوں نے خود ہی بات مٹا کر دی میں اپنے بھائی کو ایک بات خاص طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں اس وقت
 جو صورتحال ہے اس کا میرے بھائی کو علم ہونا چاہیے اس وقت افغانستان میں ایسا بیرونی
 ملک کا قبضہ ہے لیکن افغانستان کے غیور عوام جدوجہد آزادی کیلئے لڑ رہے ہیں اور میرے
 عزیز بھائی کو یہ بھی علم ہے کہ افغانستان کے عوام یہاں رہ کیوں آکر پناہ لیتے ہیں؟ اس لئے پچھن
 افغانستان کے نزدیک ہے پشین کے بھی نزدیک ہے آپ کو علم ہے کہ یہ بلاسٹ اور
 یہ تخریب کاری کیوں ہو رہی ہے یہ کون کر رہا ہے اس کی کیا وجوہات ہیں کس کا دل گروہ ہے
 اتنا؟ جناب والا! اس ملت پاکستان کو یہ درد اور یہ احساس ہے اس لئے اس ملت پاکستان
 کے لوگوں کی معصوم جانیں ان بلاسٹس کا وجہ سے ضائع ہو رہی ہیں کہتے ہیں یاروں کو سامنے لاتے
 ہو لیکن جو یار ہیں وہ اغیار ہیں۔ وہی تو یاروں کا ہمیں بدلہ لاکر ہانا آتے ہیں کاش میرے بھائی اسکا اظہار
 کرتے۔ میں اپنے بھائیوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس کا پورا احساس ہے کہ وہ اس مرحلہ پر
 رہے ہیں ان کو بھی علم ہے کہ یہ تخریب کاری کون کر رہا ہے اس میں کس کا ہاتھ ہے لیکن ہم
 اس پر خوش ہیں اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے جیسا میں نے کہا ہمارا دل بڑا ہے اگر پاکستان
 سے قربت ہے اگر واقعی ہمارے معصوم بھائیوں کا ہمیں خیال ہے تو ہم بہت کچھ کر سکتے
 ہیں۔ لیکن ہم یہ گوارہ کرتے ہیں کہ یہاں تحریک التوا پیش کرتے ہیں جناب اسپیکر! پولیس والوں
 کو کٹھنٹ دیا جائے انتظامیہ کو کٹھنٹ دیا جاتا ہے لیکن جناب والا! یہ پولیس کس کی
 ہے؟ یہ انتظامیہ کس کی ہے؟ یہ جو کچھ بھی ہے لیکن ہے تو ہماری تحویل میں یہ انتظامیہ اس معزز ایوان کے
 سامنے جواب دہ ہے تاہم اس کے باوجود بیچ بات کہنا گوارا نہیں ہوا جناب والا!
 میں عرض کروں گا یہ بلاسٹ اس لیے ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے جبکہ ہمارے نظریے
 افغان بھائیوں پر ظلم و تشدد ختم نہیں ہوتا بلوچستان اور پاکستان کے عوام جانتے ہیں
 جیسے میرے بھائی نے اشارہ بھی کیا۔ جناب والا! کہنے والے کہہ گئے سانپ چلا گیا

لیکن لکیر رہ گئی۔ انہوں نے اشارہ کیا لوگوں کو دعوتِ فکر و کی کہ آڈیٹروں پر نکل
 آؤ جناب دانا! میں اس دیوان کے سامنے بیان دیتا ہوں اور اپنی انتظامیہ کو کہتا ہوں کہ
 وہ بھی جو کس رہے کیونکہ کہنے والا بہت کچھ کہہ گیا ہے۔ جناب والا! جب تک عوام
 پر ظلم و تشدد ختم نہیں ہوتا وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کو اس کے موقف سے ہٹایا جائے اور ہم اپنے موقف پر چاہیں
 ہمارا موقف کیا ہے جناب والا! ہم نے کبھی اپنی سرحدوں میں توسیع نہیں چاہی ہے کسی
 کی سرزمین پر یا افغانستان کی سرزمین پر ہم قبضہ نہیں چاہتے ہیں تو صرف یہ چاہتے ہیں
 کہ افغان عوام کو اپنا فیصلہ خود کرنے کا حق دیا جائے۔ اپنی آزادی کا فیصلہ وہ خود
 کر سکتے ہیں جب تک یہ نہیں ہوتا۔ جناب والا! ہم اس وقت جو کچھ دیکھ رہے ہیں ہم
 بلاسٹ ہو رہے ہیں دوسری تحریکیں ریاں ہو رہی ہیں اور یہ رد عمل ہے آزاد قوموں کا اس عمل کیلئے تیار رہنا چاہیے
 افغان عوام اپنی آزادی قائم کریں گے جناب والا! میرے معزز رکن اور بھائی کو شاید یہ
 بات گوارہ نہیں ہے اور یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ بہت سی قربانیوں سے گذرنا
 پڑتا ہے۔ جناب والا! میں بتانا چاہتا ہوں کہ میری پوری کوشش ہوتی ہے کہ چین کی بارڈ
 کی چیکنگ ہونا چاہیے اور معزز ایوان کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہنے والے کے لئے تو
 کہنا آسان ہے لیکن اگر اس طریقے سے گرفت کرتے ہیں اور اس طریقے سے حکومت
 عمل کرتی ہے تو یہی عوامی نمائندے چیخ اٹھتے ہیں کہ ایسا عمل کیوں ہوا اس کی چیکنگ اور
 اسلحہ کا کاروبار کہاں نہیں ہوتا کون نہیں جانتا کہ ناجائز اسلحہ کا کاروبار نہیں ہوتا لیکن
 جب صحیح معنوں میں جو کس کریں اور صحیح معنوں میں نگہداشت کریں یا صحیح معنوں میں چیکنگ
 کریں میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ نہ معلوم کہ کیا زمین و آسمان کے قلابے
 ٹائے جائیں گے اگر میں تفصیل میں گیا۔ لیکن اس کے باوجود میری کوشش ہے اور
 تمام ایجنسیوں کو میری مدد ہے کہ عوام کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔ لیکن پھر

بھی قدرے نہ قدرے مہلت ملتی ہے اور اسی آڑ میں وہ بلاسٹ لے کر آجاتے ہیں
 میرے معزز رکن نے مشاہدہ کیا ہے یا نہیں کہ کس طرح سے بلوچستان میں بم بلاسٹ
 ہوتے ہیں یہ بلاسٹیٹریل ایک دروازے کے جنگلے میں رکھا گیا تھا سبز مارکیٹ ہے
 جہاں لوگوں کا آنا جانا ہوتا ہے کسی کو کیا پتہ ہے کہ کسی کی جیب میں کیا رکھا ہے
 کیا معلوم پنسل ہے یا کچھ اور یا اس ایوان کے سارجنٹ ایٹ آرم کیا معلوم
 کہ بری جیب میں کیا پڑا ہے جب تک سارجنٹ ایٹ آرم اور اسکی پڑتال تحقیقات
 کرنے کا اس وقت تک بہت کچھ ہو چکا ہوگا۔ لہذا آپ اس سے تعاون کریں اگر
 آپ تمام ایم پی اے صاحبان تعاون نہیں کرتے ہیں تو وہ کچھ نہیں کر سکتا اگر
 آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ ایم پی اے ہیں وزیر ہیں چیف منسٹر ہیں میری گاڑی
 کو کیوں روکا گیا میری چیکنگ کیوں ہوئی پڑتالی ہو گئی جناب والا اچھوڑ دینے
 کی وجہ سے ایسی چیزیں ہو جاتی ہیں اگر ہم سب چیکنگ کرائیں اور قانون کو بالاتر
 سمجھیں اگر یہ احساس دلا یا جائے کہ قانون سے کوئی بالا تو نہیں ہے اور چیف منسٹر
 کی گاڑی بھی کہیں سے گزرتی ہے تو وہ بھی کھڑے ہو کر اپنی چیکنگ کرائیں عوام میں
 سے کوئی بھی جاتا ہے تو وہ بھی بلا اتیاز چیکنگ کرائے اور ڈول بڑا کر کے کہے کہ
 بھائی کھولو میری گاڑی کی ڈک اور اسکو چیک کرو اس کا پڑتال کرو اگر صحیح چیکنگ ہوئی
 تو پھر صورت حال کچھ مختلف ہو جائے گی۔ ابھی تک بہت کمزوریاں ہیں خامیاں ہیں مجھے امید
 ہے وقت کے ساتھ ساتھ ان خامیوں کا بھی تدارک ہو جائے گا۔ ہمارے عوام ہیں تعاون
 کرتے ہیں۔ بڑے اچھے لوگ ہیں بڑے پیارے لوگ ہیں بڑے محب وطن لوگ ہیں
 جب ان کو احساس ہو جائے گا جب ان کو علم ہو جائے گا کہ ایسے عناصر ہیں جو عوامی
 جگہوں پر بلاسٹ کرتے ہیں مجھے امید ہے پھر وہ حکومت کے ساتھ پورا تعاون
 کریں گے۔

اب جناب والا! جہاں تک امن امان کا تعلق ہے بڑی خوشی کی بات ہے۔
 تحریک التوا پیش کرتے ہوئے بھی امن امان کا کریڈٹ موجودہ حکومت کو دیا ہے میں
 ایک مثال پیش کرتا ہوں جو کہ ایک چھوٹا سا لطیف ہے۔ ایک غریب گھرانہ تھا اس
 شخص کی بیوی کے میکے میں ایک کھجور کا درخت تھا وہ ہر وقت اس کی طرف کھرتا رہتی تھی خاوند
 بے چارہ کھا کر لاتا اور جتنا اچھا کھجور بھی خاوند لاتا تو بھی اس کی بیوی کہتی داد ہمارے
 میکے میں جو کھجور ہوتی ہے وہ اچھی تھی خاوند غصے میں آکر اس کھجور کے درخت کو کاٹ
 ڈالا پھر اس کھجور کے بتوں سے سائے کے لئے جگہ بتائی پھر بھی اس کی بیوی کہتی تھی کہ
 واہ کتنا اچھا سا سایہ ہے میرے کھجور کے بتوں کا۔ آپ دیکھیں حکومت کی اتنی محنت
 اور کوشش کے باوجود حکومت کو کریڈٹ انہوں نے صرف اس وجہ سے دیا ہے کہ پولیس
 میں اے ایس آئی الکا اپنا عزیز تھا آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہم قومی معاملے میں
 اس قدر ذاتیات پر چلے جائیں تو کتنے بڑے افسوس کا مقام ہے جناب اسپیکر! مجھے تو
 امید تھی کہ اس ایوان میں مجھے مفید مشوروں سے نوازاجائے گا یہ تو ہم سب چاہتے ہیں کہ
 ہم بلاسٹ نہ ہوں اس ملک میں بہتر کا امن و امان ہو تو خیر کارہوں قاتل نہ ہوں رہن نہ ہوں
 قاتل قتل کر کے کھلے عام نہ پھرتے ہوں لیکن کاش مجھے کچھ ٹھوس تجاویز ملیں جو ابھی نہیں
 ملی ہیں میں ایک اہم اجلاس تمام اسمبلی ممبران کا طلب کردوں گا تاکہ ہم بیٹھیں صلاح و مشورہ کریں
 اور سوچیں کہ اس مسئلے کو کیسے نمٹایا جاسکتا ہے قاتلوں سے کسے نمٹا جاسکتا ہے اور جو
 قتل کرتے ہیں پھر بھی اف نہیں کرتے ہیں۔ ہم ایسے لوگوں سے کسے نہٹ سکتے ہیں جو
 رہنروں اور قاتلوں کو پناہ دیتے ہیں ہم ایسے افراد سے کیسے نہٹ سکتے ہیں جو پاکستان
 کا سالمیت کو ٹکڑے کرنے پر تلے ہوئے ہیں ان کا تدارک کیسے کیا جاسکتا ہے ہمیں
 دیکھنا چاہیے کہ ہم بلاسٹ کرنے والے کون ہیں ان کو پناہ دینے والے کون ہیں ہم کہاں

سے آتے ہیں کس سمت سے آتے ہیں شمال سے آتا ہے جنوب سے آتا ہے ہمیں یہ صلاح و مشورہ کرنا ہو گا جب میں اہم اجلاس طلب کرونگا مجھے امید ہے اس معزز ایوان کے معزز اراکین سے صحیح مشورہ ملے گا۔ میں اس معزز ایوان کے ایک ایک رکن کو یقین دلانا چاہتا ہوں اور جن معزز اراکین نے تحریک التواپیش کی ہے ان کو بھی یقین دلانا چاہتا ہوں۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے (دہلیاں)

تو میں یہ کہوں گا کہ اس گھر کو گھر کے چراغ سے آگ لگ گئی ہے میں اس پر اپنی تقریر کا اختتام کرتا ہوں اور تمام معزز اراکین کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ امن امان قائم رکھنا ہمارا فرض ہے امن قائم رکھنا ہے امن بحال رکھنا ہے جناب اسپیکر! اس ہم بلا سٹ میں جو بھی طوٹ ہوئے تو آپ دیکھیں گے جلد یہ شخص گرفتار ہونگے اور ان افراد کو عوام کے سامنے سزا دی جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین آفرین)

مسٹر اسپیکر:-

میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب و ذرا صاحبان اور تمام اراکین اسمبلی کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اسمبلی اجلاس کے دوران کارروائی کی خوش اسلوبی سے انجام دہی کے سلسلے میں مکمل تعاون کیا نیز پریس کے تعاون کا بھی بے حد مشکور ہوں۔

آغا عبد الظاہر:-

جناب والہ ہمیشہ سے یہ روایت رہی ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ

اختتام پر کچھ خطاب فرماتے ہیں۔ یہ ہمیشہ روایت رہی ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب خطاب فرماتے ہیں لہذا وہ خطاب فرمائیں۔

وزیر اعلیٰ: میں اپنے ٹوپٹی اسپیکر جناب آغا صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میری

توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے اور میں انکا مشکور ہوں میرے بھائی جیگر تقریباً بار بار سننا چاہتے ہیں نہ جانے کیا وجہ ہے میں جناب اسپیکر صاحب آپ کا مشکور ہوں اور ڈپٹی اسپیکر صاحب کا بھی مشکور ہوں بڑھے اچھے طریقے سے صدارت کی ہے اور ڈپٹی اسپیکر صاحب کو جب بھی صدارت کا موقع ملا ہے انہوں نے بھی دانشمندی اور فہم و فراست سے اس ایوان کو چلایا ہے جیسا کہا جاتا ہے کہ بلوچستان کے لوگ اُن پڑھ میں جاہل ہیں انکی سمجھی کچھ نہیں آتا ہے۔ آپ سب نے اسمبلی کی پوری کارروائی دیکھی ہوگی مجھے بڑی خوشی ہے بہت اسمبلی کی اچھی کارروائی ہے آپکو یہ روق پنجاب اسمبلی میں بھی نظر نہیں آئیگی بلوچستان کی اسمبلی میں ہے۔ حالانکہ ایک چھوٹا سا ایوان ہے لیکن اس ایوان میں جیسے معزز ممبران تحریر کیا ہے پیش کرتے ہیں سوال پیش کرتے ہیں یہ ساری کارروائیاں آگے چل کر تاریخ کا حصہ بنیں گی اور کہا جائے گا کہ اسمبلی میں کتنے اچھے معزز اراکین تھے کہ جو علم پر اور قابلیت پر حاوی رہے ہیں کہ وہ کوئی غلط سوال بھی پیش نہیں کرتے ہیں لہذا اسمبلی میں جو کارروائی ہوتی ہے وہ اعلیٰ ہوتی ہے تمام معزز اراکین نے تحمل سے کارروائی کو سنا ہے۔

جناب والا! کوئی سمجھے نہ سمجھے میں اپنے آپکو عوام کے سامنے جوابدہ سمجھتا ہوں اور اور ایوان کے ہر رکن کے سامنے ہمیشہ جوابدہ سمجھتا رہوں گا۔ کیونکہ جو اعتماد میرے معزز اراکین نے مجھ پر کیا ہے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں میں ایوان کے ہر رکن کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو انہوں نے میرے ساتھ تعاون کیا ہے وہ مثالی ہے ہمیشہ انکا تعاون میرے ساتھ رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں ایک پتیر ایوان کے بھائیوں کو بتلانا چاہتا ہوں کہ میں اپنے آپکو اور تمام کو اپنی اس کشتی میں سوار دیکھنا چاہتا ہوں اور لقمین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر ساحل پر جائیں گے تو اکھٹے جائیں گے اور اگر ڈوبیں گے تو اکھٹے ڈوبیں گے۔ (تسکین و آفرین)

اس کے علاوہ جہاں تک بلوچستان کی پریس کا تعلق ہے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں میرے پاس ان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں کیونکہ بلوچستان پریس نے میرے ساتھ میری حکومت کے ساتھ ہمیشہ تعاون کیا ہے یہ گمان نہیں ہو سکتا ہے کہ کس طرح تعاون کر رہے ہیں۔ لاہور اور پٹنڈی کے اخبارات بھی حیران ہیں اور کراچی کے اخبارات والے حیران ہیں کہ یہ چیف منسٹر کی کیوں اتنی تعریف کرتے ہیں اپنے کالوں میں اتنی جگہ کیوں دیتے ہیں ان اخبار والوں کی جو محبت ہے خلوص ہے جو خالص اور پیار محبت انہوں نے مجھے دکھا ہے بے مثال ہے۔

میں ان الفاظ کے ساتھ اخباری رپورٹرز کا انکی انتظامیہ کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ اخبارات کے مالکان کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے بے حد میرے ساتھ تعاون کیا ہے۔

جناب اسپیکر صاحب ایک بار پھر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر و راز فرمائے تاکہ آئینہ بھی آپ مجلس کے وقار کے بلند کرتے ہیں۔
شکروالسلام۔

مسٹر اسپیکر :- اب سیکریٹری اسمبلی گورنر کا اعلان پڑھ کر سنائیں گے

MR. AKHTAR HUSAIN KHAN :-
Secretary Assembly

ORDER

"In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973, I, General (Rtd) Muhammad Musa, H.J., Governor of Balochistan, hereby prorogue the Provincial Assembly of Balochistan, on Monday the 25th January, 1988, after the session is over."

Dated Quetta,
The 25th January, 1988.

Sd/-
GENERAL (RTD) MUHAMMAD MUSA
H.J.,
Governor of Balochistan.

مسٹر اسپیکر :- جناب گورنر کے حکم کے تحت اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔
ر دوپہر دو بجکر تیس منٹ پہلے اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔